صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

ہفتہ، ۱۰ نومبر، ۱۹۹۰ء

شنبہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ

جلد ۱۱ ——— شمارہ ۲

سرکاری رپورٹ

مندرجات

ہفتہ، ۱۰ نومبر ۱۹۹۰ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک	۱
صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل	۳
اراکین اسمبلی کا حلف	۳
وزیر اعلیٰ پنجاب پر اعتماد کے اظہار کی قرارداد	۵

اجلاس کی طلبی کا فرمان

No. LEGIS - (21) 90/159   Dated Lahore, 8th Nov, 1990

In exercise of the powers conferred by Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on SATURDAY the 10th November, 1990 at 11a.m. in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated LAHORE, THE
8th November, 1990.

MIAN MUHAMMAD AZHAR
"Governor of the Punjab"

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

ہفتہ 10 نومبر 1990ء

صوبائی اسمبلی پنجاب

پنجاب اسمبلی کا تیسرا اجلاس

ہفتہ 10 نومبر 1990ء

(شنبہ 21 ربیع الثانی 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 12.00 بجے دوپہر منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

پارہ ۲۶ الحجرات ۴۹ آیت ۱۱

اے ایمان والو! تم میں سے کوئی قوم دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا تمسخر اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے پر طعن کرو اور نہ ہی دوسروں کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد برے نام رکھنا گناہ ہے اور جو ایسا کرنے سے توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل

سیکرٹری اسمبلی: قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973 کے قاعدہ 14 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اجلاس ہذا کے لئے چار معزز ارکان پر مشتمل بحیثیت ترتیب و تقدیم مندرجہ ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے :-

1۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب

2۔ ملک سلیم اقبال صاحب

3۔ جناب سعید احمد منیس صاحب

4۔ مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی صاحب

اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی قبل اس کے کہ ہم آگے بڑھیں۔ ہمارے نہایت ہی معزز دوست جناب چودھری اختر علی پچھلے دنوں ایک حادثے میں زخمی ہو گئے تھے۔ اللہ تعالٰی کا شکر ہے کہ وہ آج اس ایوان میں موجود ہیں اور حلف لینے کے لئے تشریف لائے ہیں سب سے پہلے میں ان سے حلف لوں گا اور ان کے علاوہ اقلیتوں کے تین معزز ارکان کا بھی نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے اور مہراختر عباس بھروانہ صاحب بھی حلف لینے کے لئے تشریف لائے ہیں ۔ اب یہ سب صاحبان اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔

اس نشست میں جن اراکین نے حلف اٹھایا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :۔

نمبر شمار	نام رکن	حلقہ نیابت
1۔	مہراختر عباس بھروانہ	پی پی 70 جھنگ X
2۔	چودھری اختر علی	پی پی 106 سیالکوٹ V
3۔	جناب دریاس پستونجی	مخصوص نشست برائے غیر مسلم اقلیتیں
4۔	سیٹھ صورتا رام	مخصوص نشست برائے غیر مسلم اقلیتیں
5۔	ملک نعیم الدین خالد	مخصوص نشست برائے غیر مسلم اقلیتیں

(اس مرحلہ پر مندرجہ بالا فاضل ارکان سے حلف لیا گیا)

راجہ محمد خالد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ جو حلف نامہ لکھا گیا ہے یہ مسلم منتخب ممبران حضرات کے لئے لکھا گیا ہے۔ کیا یہ اقلیتی نمائندے بھی اس کے پابند ہیں؟

جناب سپیکر: جی! وہ بھی منتخب ہیں اس میں کیا شک و شبہ ہے؟

شیخ محمد طاہر رشید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی! شیخ محمد طاہر رشید صاحب۔

شیخ محمد طاہر رشید: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی منفرد نوعیت کی اسمبلی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ استحکام پاکستان کے فیصلے کا نتیجہ ہے تو یہ بے جا نہ ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

شیخ محمد طاہر رشید: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ استحکام پاکستان کے ان ارکان کی فاتحہ خوانی سے اس اجلاس کی ابتداء کی جائے جنہوں اس اسمبلی کے انعقاد کے لئے فعال کردار ادا کیا ہے۔ میری مراد سندھ کے ان شہداء سے ہے جو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے 'پل صراط سے گزر کر اس انتخاب کے انعقاد کا سبب بنے۔ ان شہدائے حیدر آباد اور شہدائے کراچی کے لیے فاتحہ خوانی کے آغاز سے اس کارروائی کا آغاز کیا جائے۔

میاں شہباز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی! میاں شہباز صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

میاں شہباز احمد: جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کرنا تھا کہ آپ نے ہمیں دوبارہ پرائمری سکول میں بٹھا دیا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ماشاء اللہ یہاں پر ہمارے پنجاب سے منتخب ہونے والے معزز ممبران صوبائی اسمبلی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کو آپ نے ایسے بٹھا دیا ہے جیسے پرائمری سکولوں میں بچے بیٹھتے ہیں۔ مہربانی فرما کر آپ اسمبلی کی توسیع کا کوئی بندوبست کریں اور اس میں نشستوں کا اضافہ کریں تاکہ ہم باآسانی بیٹھ سکیں۔

جناب سپیکر: اچھا آپ کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہال چھوٹا ہے کوئی بڑا ہال بنایا جائے۔

میاں شہباز احمد: جی بالکل یہ جگہ بہت تنگ ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک ایک بنچ پر آٹھ آٹھ ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جیسے بچے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ان کے ساتھ بچوں والا حساب ہو گیا ہے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز....

میاں شہباز احمد: مہربانی فرما کر اس پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب آپ کو علم ہے کہ Mother of parliament جو ہے ' House of Commons جو ہے اس کے کوئی چھ سو سے زائد ممبرز ہیں اور تین سو کچھ سیٹیں ہیں۔ باقی تمام لوگ کھڑے ہو کر یا فرش پر بیٹھ کر کارروائی میں حصہ لیتے ہیں۔

میاں شہباز احمد: اس کے لئے کچھ نہ کچھ بہتری ضرور ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: یہاں تو آپ سب کے لئے ماشاء اللہ بیٹھنے کا اہتمام ہے۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال: جناب والا! ہماری کافی نشستیں خالی پڑی ہیں اگر حاجی صاحب چاہیں تو ہماری نشستوں پر بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک اقبال احمد خان لنگڑیال صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ادھر ہماری طرف سیٹیں خالی ہیں اگر کوئی صاحبان تشریف لانا چاہیں تو وہ بیٹھ سکتے ہیں۔

سید چراغ اکبر شاہ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے ....

جناب سپیکر: جی سید چراغ اکبر صاحب کس پوائنٹ آف آرڈر پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

سید چراغ اکبر شاہ: جی سر!

جناب سپیکر: ذرا معاملات کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہو گا ۔

سید چراغ اکبر شاہ: جی! ٹھیک ہے ۔ جناب یہ جو پوائنٹ آف آرڈر پہلے اٹھایا گیا ہے کہ فاتحہ خوانی کی جائے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے اس لئے کہ اس میں کسی قاعدے کو Infrindge نہیں کیا گیا ہے پھر کس قاعدے کے تحت وہ یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں ۔ میں صرف آپ

سے یہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ کس رول کے تحت انہوں نے آپ کے سامنے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے کہ فاتحہ خوانی کی جائے؟

جناب سپیکر: وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب! آج پھر کوئی Pamphlet تو نہیں پڑھنا چاہتے؟

سید وسیم اختر: گزارش یہ ہے کہ ساری قوم پچھلے چند دنوں سے سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے یہ خصوصی اجلاس ہے اور اس میں کوئی اور کارروائی نہیں ہو سکتی لیکن میں یہ گزارش ضرور کروں گا کہ وزیر قانون صاحب کی طرف سے کوئی قرارداد بابری مسجد کے حوالے سے ضرور آنی چاہئے۔ سرحد اسمبلی نے پاس کر دی ہے۔ یہاں سے بھی کوئی ایسی کارروائی ضرور ہونی چاہیے۔

وزیراعلیٰ پنجاب پر اعتماد کے اظہار کی قرارداد

جناب سپیکر: معزز اراکین آج کی یہ نشست جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل 130 کے تحت وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں پر اعتماد کے ووٹ کے اظہار کے لئے مخصوص ہے۔ اس ضمن میں ایک قرارداد جناب نصراللہ خان دریشک ' چودھری پرویز الٰہی ' مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی اور محمد ارشد خان لودھی صاحب کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ سردار نصراللہ خان دریشک صاحب قرارداد پیش کریں گے۔

سردار نصر اللہ خان دریشک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ .....

"یہ ایوان جناب غلام حیدر وائیں پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے"۔

جناب سپیکر: ایک محرک کی طرف سے پیش کردہ قرار داد تمام محرکین کی طرف سے پیش کردہ تصور ہو گی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ ....

"یہ ایوان جناب غلام حیدر وائیں پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے"۔

تو اس وقت میں سب سے پہلے سردار نصراللہ خان دریشک صاحب کو دعوت دوں گا کہ وہ اس پر کچھ

اظہار خیال فرمانا چاہیں تو وہ فرمائیں۔

سردار نصر اللہ خان دریشک: جناب پہلے ووٹنگ ہو جاتی۔

جناب سپیکر: جی

سردار نصر اللہ خان دریشک: جی پہلے ووٹنگ ہو جاتی ۔ جناب ہاؤس کو put کرتے ۔

جناب سپیکر: جی ! یہ درست ہے ۔ یہ درست ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ ......

"یہ ایوان جناب غلام حیدر وائیں پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے"۔

(قرارداد منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

اس قرار داد کے محرکین اور کچھ دیگر معزز اراکین کی طرف سے اس پر اظہار خیال کرنے کے لئے میرے پاس ان کے ناموں کی چٹیں آئی ہیں تو سب سے پہلے ہم سردار نصراللہ خان دریشک سے شروع کرتے ہیں ۔ جی سردار نصراللہ خان دریشک صاحب ۔

سردار نصر اللہ خان دریشک: بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر! میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی حیثیت سے اعتماد کا ووٹ لینے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا ! اس ایوان کی تاریخ میں بہت کم ایسے خوش نصیب وزرائے اعلیٰ ہوں گے جن کو اس قدر بھاری اکثریت کے ساتھ ایوان کا اعتماد حاصل رہاہو۔ جناب والا ! جتنی بھاری اکثریت کے ساتھ ایوان کا اعتماد حاصل رہا ہے ۔ جناب والا ! جتنی بھاری اکثریت کے ساتھ جناب غلام حیدر وائیں کو اعتماد کا ووٹ دیا گیا ہے اتنی ہی زیادہ توقعات ان سے اس ایوان کی وابستہ ہیں اور اتنی بڑی ذمہ داری ان پر عائد کی گئی ہے ۔ جناب والا ! مسائل لا محدود ہیں لیکن وسائل محدود ہیں ۔ مجھے جناب غلام حیدر وائیں کی اہلیت ، ہمت ، سیاسی بصیرت پر یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ اس مشکل کام کو احسن طریقے سر انجام دے سکیں گے۔

جناب والا! جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی ایمانداری ، اہلیت ، پارٹی کے ساتھ لگن کی

مثال نہیں ملتی ہے۔ یہ خود اس میں لاثانی ہیں' جناب سپیکر! ہماری آنکھوں نے وہ وقت بھی دیکھا جب جناب غلام حیدر وائیں صاحب نے اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے سال 1988ء میں نگران حکومت بنی۔ اس وقت انہوں نے ٹرک میں سامان رکھ کر اگلی نشست پر بیٹھ کر وزارت کو ٹھکرا کر عازم میاں چنوں ہوئے یہ ان کی اصول پرستی اور پارٹی کے ساتھ محبت کا عملی ثبوت تھا۔ جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ کی ہر پارٹی میٹنگ میں جس خلوص' جانفشانی اور محنت سے انہوں نے پارٹی کو کامیاب کرنے کے لئے اور پارٹی کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے جو کام کیا ہے' اس سے ہمارے معزز ایوان کے وہ اراکین جو 1985ء اور 1988ء میں رکن رہے ہیں' وہ اچھی طرح سے واقف ہیں اور جو ہمارے نئے بھائی آئے ہیں اگر ان کا براہ راست تعلق ایوان سے نہیں رہا تھا تو پارٹی سے تو ان کی وابستگی تھی' وہ بھی اس چیز سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ جناب سپیکر' جب ان کو مرکزی حکومت میں قائد حزب اختلاف کا رول دیا گیا تو اس وقت بھی انہوں نے حق کی آواز بلند کرنے میں کوئی کمی نہ رکھی' ٹیلی ویژن پر ان کی تقریر کا وہ نقشہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ یہ اکیلے اتنی زور سے تقریر کر رہے تھے اور وہاں پر حزب اقتدار والے ان کو بات نہیں کرنے دے رہے تھے اور یہ بات کر رہے تھے۔ اس ایوان نے وہ وقت بھی دیکھا تھا جب معزز اراکین کو حق بات سے روکنے کے لئے اٹھا کر باہر پھینکا جاتا تھا۔ تو وہاں پر ان کی بات کو ٹوکنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ لیکن ان کی حق کی ایک آواز سینکڑوں باطل کی آوازوں پر بھاری تھی اور وہاں پر انہوں نے جس احسن طریقہ سے اپنا کردار بطور قائد حزب اختلاف قومی اسمبلی میں ادا کیا وہ بھی ان ہی کا حصہ ہے۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو عہدہ اور جو عزت ان کو ملی ہے' یہ صرف ان کی محنت' پارٹی سے ان کی محبت نیک نیتی اور ایمانداری کا نتیجہ ہے۔ بعض لوگ منصب کے پیچھے بھاگتے ہیں' یہ ایک ایسا موقع ہے کہ جس پر مجھے یہ کہنے میں باک نہیں ہے کہ یہ منصب خود ان کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ اس میں ان کی ذاتی کوشش اور ذاتی خواہش کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جناب سپیکر! میں توقع کرتا ہوں کہ انشاء اللہ جناب غلام حیدر وائیں پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کے اور ایک بڑی پارٹی کے اہم عہدہ دار اور ذمہ دار کی حیثیت سے جو کہ آئی جے آئی کی سب سے بڑی پارٹی ہے اور جس کو اس صوبہ کے عوام نے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں بھی عوام نے بھرپور اعتماد کیا ہے۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ پاکستان کے عوام نے 1946

والی تاریخ کو دہرایا ہے اور پاکستان جو کہ بہت زبردست بحران اور غیر یقینی صورتحال سے دوچار تھا۔ ایک ایسا راستہ دکھانے کے لئے عوام نے ہمیں یہاں بھیجا ہے کہ ہم پاکستان کو ایک عظیم اور مضبوط قلعہ بنائیں اس سلسلہ میں جناب والا! مجھے یقین ہے کہ جناب غلام حیدر وائیں اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کریں گے اور میری دلی دعائیں ان کے ساتھ ہیں کہ وہ انشاء اللہ اپنے اس کام میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

جناب والا! اس موقعہ پر اگر میں جو ہمارے سابق قائد ایوان جناب میاں نواز شریف کو اگر ہدیہ تبریک پیش نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا بخل ہو گا۔ اس سلسلہ میں میں نے ایک باقاعدہ قرارداد دی ہے جو کہ کل اس ایوان میں پیش ہو گی لیکن میں مختصراً" یہ عرض کروں گا کہ جناب میاں نواز شریف صاحب نے سال 1985ء سے 1988ء تک جس طریقہ سے اس ایوان کو چلایا جس طریقہ سے پنجاب کے عوام کی خدمت کی' جس طریقہ سے مسلم لیگ کو مستحکم کیا ہے' اس کے نتیجہ میں پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا' پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ انہیں دوبارہ انتخاب کے ذریعہ دوبارہ منتخب ہوتے۔ یہ پہلے وزیر اعلیٰ ہوتے جو Sitting Chief Minister دوبارہ اس ایوان کے قائد بنے اور اس کے بعد چونکہ وہ بحیثیت قائد ایوان جس طریقہ سے انہوں نے اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کیا' جس طرح سے وہ ایک مرد آہن بن کر مرکزی حکومت کے غلط رویہ کے خلاف سینہ سپر رہے' اس کے نتیجہ میں وہ آج وزیر اعظم کی کرسی پر متمکن ہیں' میں ان کی خدمت میں بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کی خدمت میں اپنی طرف سے اور اپنے معزز اراکین پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک شعر پیش کر کے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

(نعرہ ہائے تحسین)

بہت شکریہ جناب والا

جناب سپیکر: اس وقت میرے پاس تین صاحبان ایسے ہیں جو قرارداد کے محرکین ہیں اور اس کے علاوہ چالیس دوست ایسے ہیں جو کہ اس قرارداد پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے کھانے کی دعوت بھی ہے' ساڑھے بارہ بج چکے ہیں۔ ہمارے پاس ایک گھنٹہ ہے' تو میں قرارداد کے محرکین کو چار چار منٹ اور باقی صاحبان جو بات کرنا چاہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جن کے

نام میرے پاس آئے ہیں وہ سب مبارکباد دے دیں لیکن دو منٹ سے زیادہ نہیں ۔ اس کی مکمل پابندی کرنا ہو گی ۔ کہ محرکین چار منٹ اور باقی صاحبان دو منٹ لیں گے ۔ ۔ ۔ ۔
جناب چودھری پرویز الٰہی صاحب ۔

چودھری پرویز الٰہی : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں اپنی طرف سے اور رفقا کی طرف سے جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ' میں اس ایوان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے آج ایک ایسے شخص پر اعتماد کا اظہار کیا ہے جو واقعی اس کا اہل تھا اور وہ اس قابل ہے اور اس ایوان میں ایسے شخص پر اعتماد کا اظہار کیا ہے جس نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ایک عام کارکن کی حیثیت سے بلدیہ کے کونسلر کی حیثیت سے کیا اور پھر ان تھک محنت 'کوشش 'مرلگن اور نیک مقاصد کے حصول کے لئے دن رات محنت اور کوشش کی اور آج اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کا انعام دیا ہے ۔ کہ ہمارے ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب کے اور سب سے بڑے عہدے پر پہنچے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وائیں صاحب کی سب سے بڑی دولت ' ان کا کردار اور ان کی ان تھک کوشش اور محنت ہے۔ وہ کل بھی مسلم لیگ کے لئے اپنی جماعت کے لئے محنت کرتے رہے ۔ وہ کل بھی قائد اعظم کے سپاہی رہے اور آج بھی قائد اعظم کے سپاہی ہیں ۔ ان کا ماضی ' + یہ بات صرف اور صرف جناب غلام حیدر وائیں صاحب کے بارے میں کہی جا سکتی ہے کہ ان کا ماضی تحریک پاکستان تھا ۔ ان کاحال نظریہ پاکستان ہے اور انشاء اللہ ان کا مستقبل استحکام پاکستان ہو گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) انہوں نے اپنی سیاسی زندگی میں کبھی عہدے کے لئے جدوجہد نہیں کی ۔ اصولوں پر ڈٹے رہے ۔ یہاں یہ بات بھی میں بتانا چاہوں گا کہ عہدوں کے لئے بڑی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے لیکن جب اصول سامنے رکھے جائیں تو پھر وائیں صاحب جیسے شخص نے ایک موقع پر ضیاء الحق کے زمانے میں وزارت سے انکار کیا۔ وہ نگران حکومت تھی۔ انہوں نے اپنا سامان اٹھایا اور واپس میاں چنوں چلے گئے اور کہا میں اصولوں پر سودے بازی نہیں کر سکتا ۔ انہوں نے اپنی زندگی ایک نمونے کے طور پر پیش کی ہے ۔ آج بھی ان کا کوئی گھر نہیں ہے ۔ اگر انہوں نے گھر بنایا ہے ۔ تو کارکنوں کے دلوں میں بنایا ہے ۔ اگر گھر بنایا ہے تو مسلم لیگ کے دلوں میں بنایا ہے ۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف میری اور آپ کی دعائیں اور نہ صرف اس ایوان کی دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی بلکہ ایک عام کارکن اور ایک غریب کی دعائیں انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل کرم وائیں کے ساتھ ہوں گی اور انشاء اللہ ہم سب مل کر تمام مشکلات پر قابو پالیں گے ۔ کوئی بھی نئی

حکومت جب نئی نئی اقتدار میں آتی ہے تو کس حکومت کو مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا لیکن سربراہ کے لئے یہ ضروری ہوا کرتا ہے کہ اس کی نیت ٹھیک ہو۔ اس کی سوچ ٹھیک ہو' اس کا مقصد ٹھیک ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں ضرور برکت ڈالتا ہے۔ اور وائیں صاحب کے بارے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ تمام چیزیں ہمارے قائد ایوان جناب غلام حیدر وائیں صاحب میں موجود ہیں ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مشکلات وفاقی سطح پر بھی ہوں اور صوبائی سطح پر بھی ہوں گی جس طرح ہمارے قائد اسلامی جمہوری اتحاد کے صدر میاں جناب نواز شریف صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اگر ہم اصولوں پر چلتے رہے' اگر ہم نے غریبوں کے لئے استحقاق کو اپنائے رکھا۔ ان کی بھلائی کے لئے دن رات کوشش کی اور محنت کی تو پھر خدا کے فضل و کرم سے ہم تمام مشکلات پر قابو پا لیں گے ۔ اور آج ہمیں خوشی اس بات کی ہے کہ پنجاب کی سطح پر ہم نے ایک ایسا رہنما چنا ہے جس میں وہ تمام اہلیت اور قابلیت موجود ہے ۔ میری دعائیں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کے ساتھ ہوں گی ۔ میری کوشش اور محنت میں خدا کے فضل و کرم سے کوئی کمی نہیں آئے گی ۔ایوان سے بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ بھی جہاں پر اصول ہو گا' جہاں پر استحقاق ہو گا وہ آپ کا ساتھ دیں گے ۔ اور آپ سے بھی میں گزارش کروں گا کہ آپ بھی تمام ممبران کو ساتھ لے کر چلیں ۔ ان کو اعتماد میں لیجئے' مشورے سے چلئے تو خدا کے فضل و کرم سے کوئی مشکل سامنے نہیں آئے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی ۔

مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے قائد ایوان' وزیر اعلیٰ پنجاب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج انہوں نے اس معزز ایوان کا اعتماد حاصل کیا ہے اور ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر میدان میں کامیابی سے ہمکنار کرے ۔ جناب سپیکر! مجھے خوشی اس بات کی ہو رہی ہے کہ اس معزز ایوان نے آج اس کو اعتماد دیا ہے جس نے ساری عمر نظریے کا ساتھ دیا ۔ ساری عمر نظریاتی سیاست کو ترجیح دی ۔ شخصیات سے بڑھ کر نظریے اور نظریاتی سیاست کو ترجیح دی ۔ اس نظریے کی پاسداری کے لئے اس نے جیلوں کا بھی سامنا کیا ۔ اس ملک کی سیاسی تحریک میں جو ان کا 30 سالہ تجربہ ہے وہ اس بات کا گواہ ہے کہ وہ نہ کبھی بکے ہیں اور نہ کبھی جھکے ہیں ۔ اصولوں کا ساتھ دیا' جمہوری روایات کا ساتھ دیا ۔ جناب سپیکر! ہمیں خوشی ہے کہ آج ہم نے اس شخصیت کو اعتماد کا ووٹ دیا ہے جس شخصیت کا دامن صاف ہے۔ جس شخصیت نے اپنی 30، 35 سالہ سیاسی زندگی میں اپنے دامن کو بچا کر رکھا۔

p.2/25/7

جناب سپیکر! ہمیں خوشی اس بات کی ہے کہ جس شخصیت کو ہم نے اپنا قائد ایوان چنا اس نے تصویر کے دونوں رخ دیکھے ہیں ۔ اس نے لیڈر آف اپوزیشن کا کردار بھی ادا کر کے دیکھا ہے اور یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اپوزیشن میں رہنے کے کیا فوائد اور نقصانات ہیں اور اس نے وزارت اعلیٰ کے منصب پر بھی بیٹھ کر دیکھا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ منجھے ہوئے سیاستدان ہیں ۔ جس نے تصویر کے دونوں رخ دیکھے ہیں انشاء اللہ ایوان ان کے ساتھ چلے گا ۔ اور ہم مل کے ان کے سیاسی بصیرت سے مستفید ہوں گے ۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ وائیں صاحب کا تعلق متوسط طبقے سے ہے ۔ انہوں نے عوام کے مسائل عوام میں رہ کر دیکھے ہیں ۔ یہ جانتے ہیں کہ ایک غریب کسان ' ایک غریب مزدور کے کیا مسائل ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس ملک میں بجلی کا ایک میٹر لگوانا ہو ' ٹیلیفون کا کنکشن حاصل کرنا ہو ۔ اپنا حق مانگنا ہو تو ایک عام شہری کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ملک کے کسان اور مزدور کی حالت کو سدھارنے کی کوشش کریں گے ۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ جناب وائیں کا تعلق ایک دیہی حلقے سے ہے اور یہ معزز ایوان ان سے یہ توقع کرتا ہے کہ صوبے کی 73 فیصد آبادی دیہات سے تعلق رکھتی ہے اور دیہی عوام کے مسائل ان کے سامنے ہیں ' ان سے پوشیدہ نہیں ہیں ۔ آج بھی اس صوبے کی 73 فیصد آبادی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے ' پینے کے صاف پانی سے محروم ہے ' بجلی سے محروم ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ یہ ان کے مسائل کی طرف توجہ دیں گے ۔

آخر میں کہوں گا کہ جناب والا ! اس وقت جتنا بڑا Mandate اسلامی جمہوری اتحاد کو ہماری قوم نے دیا ہے اتنی ہی بڑی توقعات لوگ ہم سے رکھتے ہیں ۔ لوگ اصلاحات چاہتے ہیں ' لوگ بنیادی تبدیلیاں چاہتے ہیں ۔ جناب والا ! اگر مجھے اجازت دیں تو میں کہوں کہ :-

Right now the people of this province are expecting change. They are receptive to change and if we do not give them change in the near future, they will reject us in 1995. We have to realise that and we have to live up to the expections of the teeming millions who have returned us to this august house.

Thank you.

(Applause)

جناب سپیکر: محمد ارشد خان لودھی ۔

جناب محمد ارشد خان لودھی : جناب والا! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا سب سے پہلے میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اور اس معزز ایوان میں بیٹھنے والے معزز اراکین کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک سیاسی کارکن کے بارے میں اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جناب والا ! جناب غلام حیدر وائیں صاحب ایک سیاسی کارکن کے ناتے سے آج وزیر اعلیٰ پنجاب کے منصب پر فائز ہوئے ہیں۔ انہوں نے کارکنوں کی جدوجہد بھی دیکھی ہے وائیں صاحب نے کارکنوں کے مصائب بھی دیکھے ہیں ۔ جناب غلام حیدر وائیں صاحب نے اس ملک کے غریب عوام کی آنکھوں میں آنسو بھی دیکھے ہیں اور اس ملک میں بسنے والے وہ لوگ جن کے تن پہ کپڑا نہیں ہے ان کے مصائب بھی دیکھے ہیں ۔ اور وائیں صاحب نے وہ لاکھوں انسان بھی دیکھے ہیں جو فٹ پاتھ پر مرجاتے ہیں اور ان کو علاج کی سہولت مہیا نہیں ہوتی ۔ جناب سپیکر! یہ کارکن کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے ۔ جناب وائیں صاحب تجربہ کار ہیں ' شفیق ہیں ' مہربان ہیں اور وہ لوگوں کے مسائل کو بڑے نزدیک سے جانتے ہیں ' ان کی آوازیں اس معزز ایوان میں بھی گونجتی رہی ہے اور وہ ایوان بالا میں بھی قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں ۔ اور انشاء اللہ اس پاکستان کے عوام نے اسلامی جمہوری اتحاد کو Mandate دیا ہے اور یہ Mandate یقینی طور پر ہمارے اور کے قائد میاں نواز شریف کے حق میں ہے اور ہم یقین کرتے ہیں کہ جناب غلام حیدر وائیں صاحب میاں نواز شریف کی قیادت میں اس پنجاب کے چھ کروڑ عوام کی خدمت دوسروں سے انشاء اللہ تعالیٰ بہتر طور پر انجام دیں گے اور ہم جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ انہوں نے ایک ایسی پارٹی کی خدمت کی ہے جس نے اس ملک کو بنایا اور وہ اس وقت بھی مسلم لیگ کا جھنڈا تھامے رہے ۔جب تمام لوگ اس پارٹی کو چھوڑ گئے تھے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم سب انشاء اللہ آپ کے ساتھی بنیں گے ' آپ کا ساتھ دیں گے اور قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے جو تصورات ہیں اور جو ان کے خیالات تھے ہم انشاء اللہ آپ کی قیادت میں ان کو پورا کریں گے۔ جناب سپیکر! آخر میں ایک دفعہ پھر میں آپ کا مشکور ممنون ہوں ۔

جناب سپیکر: شکریہ ۔ جی تو اب دو ' دو منٹ ..... فوزیہ بہرام صاحبہ۔

بیگم فوزیہ بہرام : بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ شکریہ جناب سپیکر! میں آج اس مبارک موقع پر اپنی

طرف سے خصوصی طور پر کیونکہ بدقسمتی سے یہاں پر خواتین نہیں ہیں۔ وائیں صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں۔ اور میں آج اس ہاؤس کو بتانا چاہتی ہوں کہ سب سے پہلے میری ملاقات 1985ء میں وائیں صاحب سے ہوئی شائد وائیں صاحب کو یاد ہو کہ نہ ہو یہ مسلم لیگ کے دفتر کے درمیان والے کمرے میں بیٹھے تھے اس وقت میں اپنے گاؤں سے پرائمری مسلم لیگ کی صدر منتخب ہوئی تھی میں ان کو بڑی خوشی سے بتانے کے لئے آئی۔ انہوں نے بغیر میرا نام پوچھے اور جانے بغیر میں کون ہوں مجھ سے چند ایسی باتیں کیں۔ اس کے بعد میں لگا تار محنت کرتی رہی اور اس روز انہوں نے مجھے اس طریقے سے encourage کیا کہ میرا ایمان ہو گیا کہ استحقاق کو خداوند تعالیٰ ضرور honour کرتے ہیں اور آج دو دفعہ منتخب ہونے کے بعد میں اس سوچ کو اس روز وائیں صاحب سے ملاقات کے بعد اپنے دل میں لے کر گئی تھی۔ اس کو قطعی طور پر اپنے لئے اور اپنے علاقے کی خواتین کے لئے بھی سچ ثابت کیا۔ میں اس کے لئے آج وائیں صاحب کی انتہائی مشکور ہوں اور میں توقع کرتی ہوں کہ صرف خواتین کی نشستیں بحال ہونے سے ہی وائیں صاحب سمجھتے ہیں کہ خواتین کے حقوق بحال نہیں ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان جناب نواز شریف صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں بتایا کہ وہ اسلام کے مطابق خواتین کے تمام بنیادی حقوق کو بحال کریں گے۔ میں وائیں صاحب سے درخواست کروں گی کہ ان حقوق کی بحالی کے بعد پنجاب میں ان کی implementation ہو، صرف کاغذی طور پر حقوق بحال ہونے سے ہمیں حقوق نہیں مل جائیں گے جب تک کہ ان کی عملی طور پر implementation نہ ہو گی اور میں وائیں صاحب سے توقع رکھتی ہوں کہ وہ اپنے کام کی ابتداء اچھے طریقے سے کر رہے ہیں۔ اس میں اپنے پنجاب کی ماؤں بہنوں کو نظرانداز نہیں کریں گے۔ اور ایسے اقدامات کریں گے کہ خواتین کو بھی وائیں صاحب کے اندر ایک شفیق باپ، ایک ہمدرد بھائی اور ایک با اصول رہ نما نظر آئے۔ پنجاب کی ہی نہیں بلکہ پورے ملک کی خواتین واضح طور پر ابھی تک محسوس نہیں کر سکیں۔ وہ تمام محرومیاں میں سمجھتی ہوں کہ وائیں صاحب کے دور میں پنجاب کی خواتین کے لئے خصوصی طور پر ختم ہوں گی۔ میں ایک دفعہ پھر اپنی طرف سے وائیں صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں اور توقع رکھتی ہوں کہ ان کا دور پنجاب کیلئے ایک بہترین دور ہو گا۔ اور ہر ممکنہ تعاون کا آئینہ دار ہو گا۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ جناب نصیر خان صاحب۔

جناب محمد نصیر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب والا! سب سے پہلے تو میں جناب غلام

حیدر وائیں وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی نیک خواہشات کو کامیاب کرے کیونکہ وقت کم ہے اور میں اس ہاؤس کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سارا جو کچھ ہو رہا ہے انتخابات ہو رہے ہیں ' دوسرے ملکوں میں جو نظام آتے ہیں چاہے وہ ڈیمو کریسی ہو' چاہے وہ مارکسزم ہو ' چاہے وہ جمہوریت ہو ' چاہے وہ اسلام ہو سب کی بنیادی چیز جو ہے وہ کیا ہے ؟ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے سے لے کر قیامت تک ایک ہی بات ہے اور یہ جدوجہد نیکی اور بدی کی ہے جو بھی اسمبلیاں آتی ہیں ان کا کام ہے کہ وہ نیکی کو بدی پر حاوی رکھے۔ چاہے وہ انگلستان ہو ' چاہے وہ ہاؤس آف کامنز ہو ' چاہے وہ پنجاب اسمبلی ہو اور یہ جنگ قیامت تک چلتی رہنی ہے اور میں اپنی طرف سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھاری ذمہ داری جناب غلام حیدر وائیں کے کندھوں پر رکھی ہے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت دے کہ ان کے قدم نیکی کی طرف اٹھیں اور ان کے ہاتھ کسی کو شفقت دینے کے لئے اٹھیں کسی کے گریبان پہ نہ جائیں۔

جناب سپیکر: شکریہ ۔

جناب محمد نصیر خان : جناب والا ! اگر اجازت دیں تو میں قائد اعظم کے الفاظ پڑھنا چاہتا ہوں قائد اعظم نے 1947ء میں یہ کہا تھا کہ : ۔

"Politics is the most serious profession in the world and people with utmost honesty, integrity and character should participate in this profession. And I urge the Muslim Leaguers to come out into the field and to stop people who do not possess these qualities to come into the Assemblies. However, if you cannot stop them, please do not bring them into the corridors of power."

قائد اعظم کے الفاظ زبردست ہیں کہ ہمارے حکمران اس پر عمل کریں یا اس کی پابندی کریں تو مجھے امید ہے کہ پاکستان جنت بن جائے گا ۔ ہماری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب غلام حیدر وائیں کو کامیاب کرے۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب سپیکر: جناب عاشق حسین گوپانگ

سردار عاشق حسین گوپانگ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

شکریہ جناب سپیکر ! میں آپ کے توسط سے محترم میاں غلام حیدر وائیں کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے

پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! محترم وائیں نے دو دن قبل جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا' ان ارشادات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں مجبور ہو گیاہوں کہ آج کچھ عرض کروں۔ جناب والا! پنجاب کا ہر شخص اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ ان کا بدترین دشمن بھی ان کی دیانتداری کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ مزید برآں وہ پچھلے ساڑھے تین سال تک ہمارے ہاں صوبائی وزیر کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے ہیں اور ہم نے یہ دیکھا ہے کہ استحقاق اور انصاف کے علاوہ وہ کوئی اور بات جانتے ہی نہیں۔ اگر ان کا بدترین دشمن استحقاق پر پورا اترتا ہے تو وہ اس کے حق میں فیصلہ کریں گے۔ اور اگر ان کا بہترین دوست استحقاق پر پورا نہیں اترتا تو وہ اس کے حق میں فیصلہ کرنے سے ہمیشہ گریز کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ملکی حالات اتنے مثالی نہیں ہیں۔ اس لئے وائیں صاحب کو یقیناً" بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جناب وائیں صاحب اپنے کردار کی پختگی کی وجہ سے اور اپنے بے داغ ماضی کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام مشکلات پر قابو پانے میں کامیاب رہیں گے۔
جناب والا! جناب غلام حیدر وائیں نے نچلے طبقے کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ ان میں رہ کر دیکھا ہے۔
ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے بھی انہوں نے سیاست کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ایک سیاسی کارکن کی مشکلات کیا ہوتی ہیں؟ ایک غریب آدمی کی مشکلات کیا ہوتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ چونکہ ان کے اپنے ہاں کوئی لالچ نہیں ہے' کوئی طمع نہیں ہے اور کرسی سے چمٹے رہنے کی اتنی بڑی خواہش نہیں ہے' اس لیے میں توقع کرتا ہوں کہ وائیں صاحب نے اپنے دل میں جو نظریات بسائے ہوئے ہیں' جو انہوں نے اپنے دل میں خواب بسائے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ وہ ان تمام خوابوں کی تعبیر بن کر ہمارے سامنے آئیں گے اور پنجاب کے عوام کی خوشحالی کا ضامن بن کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میرے دو ساتھی ہیں جن کا تعلق ضلع مظفر گڑھ سے ہے۔ ملک غلام ربانی کھر اور ملک سلطان محمود ہنجرا صاحب۔ انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میں غلام حیدر وائیں صاحب کو اپنی طرف سے اور اپنے ان دونوں ساتھیوں کی طرف سے مکمل حمایت کا یقین دلاؤں۔ چونکہ غلام حیدر وائیں صاحب ہمیشہ قواعد و ضوابط کی حکمرانی چاہتے ہیں اور میرا ایمان ہے کہ جو شخص استحقاق اور قواعد و ضوابط کی حکمرانی پر یقین رکھتا ہے۔ اسے انشاء اللہ تعالیٰ ہر میدان میں کامیابی نصیب ہو گی۔
جناب سپیکر! میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکر گزار ہوں اور جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو بھی

مکمل حمایت کا یقین دلاتا ہوں ۔ خدا حافظ۔

جناب سپیکر: جناب اصغر علی گجر ۔

چودھری اصغر علی گجر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شکریہ جناب سپیکر! میں آج اس موقع پر جناب غلام حیدر وائیں کو دلی طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہیں اس ایوان نے اعتماد کا ووٹ دیا ہے ساتھ ہی یہ عرض کرتا ہوں کہ حقیقت میں یہ عہدہ ایک ذمہ داری ہے یہ ایسی ذمہ داری ہے کہ جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے انتہائی برگزیدہ انسان پکار اٹھا کرتے تھے کہ یا اللہ ہمیں اس ذمہ داری سے پوری طرح سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمانا اور ہمیں فرائض پورے کرنے کی توفیق عطا فرمانا ۔ خود حضرت عمرؓ اپنے نو سالہ دور کا ذکر کرتے ہوئے آخری دنوں میں کہہ رہے تھے کہ یا اللہ مجھ سے ان نو سالوں کی نہ تو خوبیوں کا حساب لینا اور نہ ہی خامیوں کا حساب لینا ۔ مجھے اسی طرح سے بخش دینا ۔ چنانچہ یہ ایسی بھاری ذمہ داری ہے کہ اس کو نبھانا انتہائی دشوار ہے اس لئے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ غلام حیدر وائیں صاحب کو ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ جہاں پنجاب کے عوام نے ان سے بے حد امیدیں لگائے بیٹھے ہیں ' وہاں جماعت اسلامی بھی ان سے بے حد امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ غلام حیدر وائیں صاحب اس بات میں کامیاب ہو جائیں گے کہ وہ اس ملک اور اس صوبے میں اسلام کی بالا دستی کو قائم کریں گے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ جناب غلام حیدر وائیں اس بات میں کامیاب ہو جائیں گے کہ وہ اس صوبے سے غربت اور افلاس کو ختم کر دیں گے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ جناب غلام حیدر وائیں اس بات میں کامیاب ہو جائیں گے کہ اس صوبے میں جہاں جہالت عام ہے ' جہاں ایک غریب بچے کو پڑھنے کے لئے کوئی سہولت حاصل نہیں ' وہاں تاریکیوں میں علم کے چراغ روشن کریں گے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ جناب غلام حیدر وائیں اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے کہ ایک سائل جو صدیوں سے ' پشت با پشت ' در بدر انصاف کے لئے پھرتا ہے ' دفتروں کے چکر لگاتا ہے ' جا بجا عدالتوں میں پھرتا ہے وہ اس سائل کے دروازے تک انصاف کو لے جائیں گے ۔ جناب والا ! میں آخر میں جناب غلام حیدر وائیں سے یہ گزارش کروں گا ۔ کہ اس کو پنجاب کے "اندر" جو نقش کہن نظر آئے مٹا دے ۔ جہاں تک کوشش کر سکے ' برائی کو ختم کرنے میں کامیاب ہو ۔ آخر میں ایک اہم مسئلے کے لئے گزارش کروں گا ۔ میں جناب غلام حیدر وائیں سے اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ وہ پنجاب کے ہی نہیں ' بلکہ پاکستان

کے اہم مسئلے کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے فوراً" مرکز سے رجوع کریں اور انہیں اس بات کے لئے گزارش کریں کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے کالا باغ ڈیم کی تعمیر شروع کریں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے و آخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین

KHANZADA TAJ MOHAMMAD KHAN : Sir, I would like to raise a point of order that no controvertial issue between the provinces should be brought here until the policy of the Central Government is made clear on that. The prime Minister of Pakistan has already declared that all the problems of the provinces will be solved by consensus and by agreement. Therefore, any opinion expressed by the biggest Assembly of Pakistan will only invite adverse criticism from them. Therefore, I would suggest those words should be allowed to be withdrawn.

جناب سپیکر: شکریہ خانزادہ صاحب۔ جناب سعید احمد ظفر صاحب

مہر سعید احمد ظفر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں خلوص نیت سے جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر اور وزیر اعلیٰ پنجاب بننے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دراصل وائیں صاحب کا یہ انتخاب ان کا اپنے اصولوں پر ڈٹے رہنا' خلوص نیت اور نیک نیتی سے پاکستان مسلم لیگ اپنی پارٹی سے ان کا لگاؤ' میں سمجھتا ہوں کہ آج انہی باتوں کا ثمر ہے کہ غلام حیدر وائیں صاحب آج صوبہ پنجاب کے قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں۔ مجھے یقین کامل ہے کہ وائیں صاحب کے قائد ایوان منتخب ہونے سے ہمارا صوبہ پنجاب انشاء اللہ تعالیٰ بہتری سے زیادہ بہتری کی طرف اور خوشحالی کی طرف گامزن ہو گا۔ ہم انشاء اللہ اس صوبے میں اصولوں پر' دیانتداری سے' نیک نیتی سے اور محنت سے انہیں اپنا تعاون پیش کرتے رہیں گے۔ ہم ان کا ساتھ دیں گے اور ہم صوبہ پنجاب کو انشاء اللہ تعالیٰ ایک عظیم تر اور خوش حال تر صوبہ بنائیں گے اور اس میں پاکستان کی بہتری اور عظمت بھی مضمر نظر آئے گی۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: حاجی محمد افضل چن صاحب

حاجی محمد افضل چن: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں غلام حیدر وائیں صاحب کی جتنی بھی تعریف کی جائے اتنی ہی کم ہے۔ کیوں؟ آپ بھی مجھے جانتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی کی تعریف نہیں

کی اور نہ ہی میرا یہ شیوہ ہے۔ لیکن میری نظر

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

غلام حیدر وائیں صاحب ایک ایسی شخصیت ہے۔ قائداعظم کے بعد اس انسان کا ماضی بالکل بے داغ ہے اور ہمیں ان کو آج ووٹ دیتے وقت اتنی خوشی ہوئی ہے۔ ہم لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ بھائی ضمیر کے مطابق ووٹ دو میں نے بہت سے انتخاب لڑے لیکن میں بھی آج تک اس ایوان میں ضمیر کا فیصلہ نہ کر سکا اور یہ میرے بھائی بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ لیکن میں نے کسی کو اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آج پہلی دفعہ ہمارا فخر کے ساتھ سر اونچا ہے۔ کہ غلام حیدر وائیں جیسا شخص جس کا ماضی بے داغ ہے۔ آج ہم نے اس کو ووٹ دیا ہے۔ وائیں صاحب جتنا اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اتنا ہی کم ہے۔ وہ کیوں؟ کہ آپ جیسا دیانتدار ہمیں اللہ تعالیٰ نے وزیر اعلیٰ دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہمارا ایوان اور ہم سب بھائی آپ کے ساتھ ہیں۔ لیکن جتنا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑا منصب دیا ہے تو اس کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ آپ پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری عائد کی ہے۔ غلام حیدر وائیں صاحب ہمیشہ استحقاق کے قائل ہیں۔ اس پنجاب کے ساتھ اس پاکستان کے ساتھ آج تک ظلم و ستم ہوتا رہا ہے۔ استحقاق کا نام زبان سے نکلتا ہے لیکن ہر کام استحقاق کے الٹ کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں غلام حیدر وائیں جیسا شخص جس کا ماضی بے داغ ہے۔ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ نہ تو پیپلز پارٹی میں ایسا تھا اور نہ مسلم لیگ میں ایسا تھا میری نظر میں نہ اس وقت کوئی ہے۔ تو جناب غلام حیدر وائیں پر یہ اعتماد کرتے ہوئے انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے میں اب دیکھوں گا کہ ان کی کابینہ کیا میرٹ کے مطابق آتی ہے۔ کیونکہ یہ قائداعظم کے وہ ساتھی ہیں۔ میں کہتا ہوں مسلم لیگ کے لئے کہ "غلام حیدر وائیں اللہ و محمد نال تیرے سائیں" انشاء اللہ تعالیٰ اے دوران انہاں دیاں سبب بنائیں۔ ساڈی مدد انشاء اللہ اللہ دے حکم نال تہاڈ ے نال ہووے گی۔ سانوں عہدے نہیں چاہی دے" لیکن ہم نے جو آپ کے سامنے حلف اٹھایا ہے۔ اس حلف کا ہی پاس رکھیں۔ ان لوگوں کو لائیں جو نظریہ پاکستان کے حامی ہوں جن کے متعلق ہم کہہ سکیں او لوگو! ہمارے وزیر اعلیٰ پر کوئی انگلی اٹھائے۔ ہمارا وزیر اعلیٰ دیانتدار ہے۔ اس طرح ہمارا سر اونچا ہو گا جیسا ہم وزیر اعلیٰ کے متعلق کہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں امید کرتا ہوں کہ اپنی سمجھ سے کام لیتے ہوئے غلام حیدر وائیں صاحب استحقاق کی بنیاد پر کابینہ بنائیں گے۔ میں آخر میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

اے بھریا اسدا جدا توڑ چڑیا خدا حافظ۔

جناب سپیکر: ریاض احمد فتیانہ صاحب

جناب ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جناب غلام حیدر وائیں صاحب کا بطور وزیر اعلیٰ پنجاب بننا۔ مجھے پاکستان کی تاریخ کا تو صحیح پتہ نہیں ہے۔ لیکن مسلم لیگ کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک غریب اور متوسط گھرانے کے سیاسی کارکن کو اٹھا کر پنجاب کا وزیر اعلیٰ بنایا گیا ہو۔ یقیناً" ان کی دیانتداری ان کی محنت ان کے بااصول ہونے کی بنا پر آج انہیں یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں ان کی توجہ پنجاب کے سلگتے ہوئے مسائل کی طرف بھی دلوانا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر پنجاب میں اور اس ملک میں غربت و افلاس کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ آزادی کے ثمرات چند محدود طبقات پر ہی نہ رہ جائیں اور پنجاب کے پسے ہوئے طبقات تک بھی پہنچنے چاہئیں اور آپ یقیناً" پنجاب میں غربت اور افلاس کے خاتمے کے لئے کوشاں ہونگے ۔ علاوہ ازیں پنجاب کا سب سے بڑا دوسرا مسئلہ کرپشن ہے۔ آپ کرپشن خواہ وہ سیاسی عہدوں پر فائز ہوں یا انتظامی عہدوں پر فائز اشخاص میں ہو' پوری ہمت کے ساتھ اس کا قلع قمع کریں ہمارا تعاون آپ کے ساتھ ہو گا۔ علاوہ ازیں پنجاب میں ایک اور اہم مسئلہ عدل و انصاف میں تاخیر ہے اور وہ مہنگا ہے تو براہ کرم پنجاب میں عدل و انصاف کو سستا اور فوری کرنے کے لئے اقدامات کریں۔ تاکہ دکھی اور سسکتی ہوئی انسانیت کو عدل و انصاف اسی نسل میں اور تھوڑے عرصہ میں فراہم کیا جا سکے۔ بیروزگاری تعلیم اور علاج کی بہتر سہولتیں اور خاص طور پر پنجاب کے حقوق کی بات اس کے علاوہ معاملات ہیں۔

محترم پنجاب کے طلبا اور مزدور کسان آپ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں اور میں چاہوں گا کہ آپ ان تمام طبقات کے مسائل حل کرنے کے لئے پوری ہمت اور کوشش کریں۔ اور جنہوں نے اس ملک میں انسانی حقوق اور جمہوریت کی بقا کے لئے بہت کام کیا ہے۔ ان کے مسائل کی طرف بھی آپ توجہ دیں گے ۔ یقیناً" مستقبل میں اسلامی جمہوری اتحاد اور مسلم لیگ عوام کی بہتر خدمت کرنے کی آپ کی وجہ سے کامیاب ہو گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر محمد شفیق صاحب

ڈاکٹر محمد شفیق: جناب سپیکر! مجھے آج فخر ہے کہ میں حیدر کے غلام کو اقتدار کی نایاب اور گراں قیمت "وائیں" سے سرشار ہوتے ہوئے اراکین اسمبلی کی دولت سے مزین ہوتے ہوئے مبارکباد پیش

کر رہا ہوں۔ یہاں پر میں نے ان کی تعریف و توصیف بہت سنی ہے۔ لیکن مجھے تاریخ کچھ کہنے پر مجبور کر رہی ہے۔ کہ کیا آج غلام حیدر وائیں ہی متوسط طبقے سے سامنے آئے ہیں۔ دیانتدار سیاستدان سامنے آئے ہیں۔ حضور والا! مسلم لیگ کے اندر عبدالرب نشتر جیسے موتی۔ ظفر علی خان جیسی ہستیاں اور حسرت موہانی جیسے لوگ موجود ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو عوام کی مسلمانوں کی خدمت کا موقع نہ دیا۔ اور اس لئے آج میں آپ کے توسط سے اپنے بڑے بھائی وائیں صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہونگا کہ وہ اس لمحہ فکریہ کی طرف توجہ دیں۔ ان ہستیوں کو خدمت کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔ کیا ان شاہینوں کو کرگسوں نے اپنے گھیرے میں تو نہیں لے لیا تھا۔ ابھی میرے ایک ساتھی نے ان کو Merit کی نشان دہی کی ہے کہ اس کا آغاز اپنی کابینہ کے انتخاب سے کریں۔ تو جناب والا جب تک ان کی کابینہ اور ان کے انتظامی عہدیدار صحیح طور پر کام نہیں کریں گے۔ اس وقت تک کچھ نہیں ہو گا۔ یہ تعریف و توصیف علامہ اقبال کی ایک رباعی کے بقول میں یوں کہونگا۔

هزاران سال با فطرت نشستم
باو پیوستم و از خو گستم
و لیکن سرگذشتم این دو حرف است
تو اشیدم پرستیدم شکستم

کہیں ایسا نہ ہو کہ۔ آج جس شخص کی تعریف کر رہے ہیں کل ہم اس کو برا کہنے والے ہوں تو میں وائیں صاحب سے یہ کہونگا اور میرے ایک بزرگ بھائی ان کا نام مجھے یاد نہیں' جنہوں نے ان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ صحیح ساتھیں کا انتخاب کریں۔ کیونکہ

بدلنا ہے تو زندوں کو کہیں کہ اپنا چلن بدلیں
فقط ساقی بدلنے سے مے خانہ نہ بدل جائیگا

جناب سپیکر: جناب حافظ سلمان بٹ صاحب۔

حافظ سلمان بٹ : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر میں! آپ کی وساطت سے غلام حیدر وائیں صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور یہ مبارک باد اور تعریف و توصیف ہمارا شعار نہیں رہا۔ ہم نے اپنی زندگی میں اہل اقتدار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انکو چیلنج کرنا ہی سیکھا ہے۔ اہل اقتدار کو سیدھے راستے پر چلانے کے لئے ان کے سامنے کھڑا ہونا سیکھا ہے۔ اس موقع پر صوبے کی مقتدر ترین شخصیت کو محض اس لئے

مبارکباد پیش کر رہا ہوں کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ ان اکرمکم عنداللہ اتقکم اللہ کے نزدیک محبوب ترین شخص وہ ہے جو اللہ کا خوف رکھتا ہو۔ اور ہمارا وائیں صاحب کے بارہ میں یہ خیال ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں شاید پہلا شخص ہے جو اپنی پارٹیوں کو بدلے بغیر اس عظیم منصب پر یہاں تک پہنچا ہے۔ ان کی اس عظمت کو سلام کہتے ہوئے میں یہ بات ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی نیت آپ کی صلاحیت اور قابلیت کو اچھا سمجھتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے مستقبل کا ایک بہت بڑا چیلنج موجود ہے۔ اس معاشرے کے اندر معاشی اور معاشرتی بے انصافی موجود ہے۔ یہاں پر تھانے بکتے ہیں یہاں پر کچہریوں میں انصاف بکتا ہے۔ یہاں پر تھانوں میں اس وقت تک رپٹ درج نہیں ہوتی جب تک منشی کی جیب میں لال نوٹ نہ چلا جائے۔ اس ملک کی عدالتوں سے وہ فیصلے حصول نہیں ہو سکتے جب تک کے سائل سے معاوضہ وصول نہ کر لیا جائے۔ اس ملک کے اندر غریب آدمی کا بیٹا پڑھ نہیں سکتا۔ اس لئے وہ قلی بن کر سٹیشن پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس ملک کے اندر لوگوں کو علاج معالجے کی سہولت میسر نہیں۔ اس ملک کے اندر غریب پس رہا ہے۔

اس ملک کے اندر غربت اور افلاس کی بنیاد پر فیصلے ہو رہے ہیں۔ ایک غریب کا بیٹا کارپوریشن کے سکول میں پڑھتا ہے۔ جہاں ٹاٹ بھی میسر نہیں ہے۔ اور ایک وڈیرے کا بیٹا خواہ وہ صلاحیت اور قابلیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو وہ لارنس کالج اور ایچی سن کالج میں پڑھ کر اس ملک کا ایس پی اور ڈی سی لگ جاتا ہے۔ جناب والا! میں غلام حیدر وائیں صاحب کو اس موقع پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری بے انصافیاں صرف ایک بات سے ممکن ہو سکتی ہیں۔ اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کو اس ملک میں قائم کرنا ہے۔ اگر اسلامی نظام انصاف یہاں آئے گا تو "ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز" والی بات یہاں پر چل سکتی ہے۔ یہاں پر پھر بڑائی اور کوئی روپے اور پیسے کی بنیاد پر نہیں چل سکتی۔ میں آخری بات کے طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں جماعت اسلامی کے ایک رکن کی حیثیت سے پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ غلام حیدر وائیں جیسے نیک نیت آدمی کے ساتھ ہمارا تعاون بھرپور طریقے سے رہے گا۔ انشاء اللہ اس لئے کہ کالی کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ **من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد اکمل الایمان** (رواہ ابو داؤد) (باب الایمان) مشکوۃ شریف

ہمارے ایمان کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب ہم اللہ کے لئے محبت کریں۔ جب ہم اللہ کے لئے دشمنی کریں اور جب ہم اللہ کے لئے کسی کو کچھ کہیں اور اللہ کے لئے کسی کو منع کریں۔ ہم غلام

حیدر وائیں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر کے اپنی محبت کا حقدار ٹھہراتے ہیں اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ انصاف کی بنیاد پر پاکستان کے عوام کو معاشی اور معاشرتی انصاف مہیا کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب راجہ محمد خالد خاں صاحب!

راجہ محمد خالد خاں: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان اور پھر وزیراعلیٰ کا اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر جناب غلام حیدر وائیں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بے شک یہ بہت بڑا اعزاز ہے لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی باور کرانا چاہتا ہوں کہ یہ پھولوں کی سیج ہرگز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ اس منصب اور عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں اس فیلڈ میں کامیاب و کامران فرمائے۔ جیسا کہ انہوں نے تذکرہ کیا کہ میں مسلم لیگ کا ایک عام کارکن ہوں تو میری ان سے یہ گزارش ہے کہ "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" انہوں نے زندگی کا بہت لمبا عرصہ مسلم لیگ کی خدمت میں گزارا اور اس کا صلہ اللہ تعالیٰ نے اس وزارت اعلیٰ کے منصب پر فائز کر کے دیا۔ میں اس کے ساتھ ہی قائد حزب اختلاف کے مثبت رویے کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا کہ انہوں نے اس ایوان میں جو مخالفت برائے مخالفت نہ کرنے کا عہد کیا ہے۔ تو جناب والا جناب غلام حیدر وائیں صاحب نے قانون سازی کے بارے میں فرمایا تھا۔

ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم ہوا دیتا ہے
شکوہ کرتا ہوں تو اندیشہ رسوائی ہے

جناب وائیں صاحب! آپ قانون کن لوگوں کے لئے بنا رہے ہیں؟ جنہیں پیٹ بھر کر روٹی میسر نہیں۔ جنہیں سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں۔ جنہیں تعلیمی سہولتیں میسر نہیں۔ جن کے بچوں کا مستقبل درخشاں نہیں۔ جن کی بنیادی ضروریات، جن کے بنیادی حقوق ان کے دروازے تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور یہ قانون اوڑھنا بچھونا نہیں ہے۔ قانون ان لوگوں کے لئے بنایا جاتا ہے جو نہایت ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ معاشرے میں ان کو ایک باعزت مقام حاصل ہوتا ہے۔ جناب والا! قانون تو موجود ہے مگر اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ یہ ملک بالعموم اور یہ صوبہ بالخصوص Police State بنا چلا آرہا ہے۔ ہر آنے والے حکمران نے اپنے اقتدار کی طوالت کے لئے انہیں استعمال کیا ہے اور ہر ناجائز کام

ان سے کروایا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ پولیس کے ان بے لگام گھوڑوں کو لگام دینے کی ضرورت ہے۔ یہ جس وقت چاہیں جسے چاہیں' جب چاہیں' جیسا جرم چاہیں وہ سزا دلوا سکتے ہیں اور چالان کروا سکتے ہیں۔ تو آپ سے گزارش ہے کہ پولیس کو ذریعہ طوالت بنانے کی بجائے ان سے ان کے ذمے سونپے گئے فرائض کی ادائیگی کے بارے میں باز پرس کی جائے۔ پولیس رولز میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ نئے پڑھے لکھے Human face بھرتی کئے جانے چاہیں۔ اور ان کو ان کی تعلیم کے مطابق تنخواہیں اور مراعات بھی دی جائیں تاکہ آنے والے وقت میں ہم سر خرو ہو سکیں۔ میری ان سے آخر میں یہ ایک شعر کی صورت میں گزارش ہے۔

اپنی ذات کی قسم آپ کی عظمت کی قسم
ہم کو تعظیم کے معیار پرکھنے ہونگے

و آخر دعو نا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

جناب سپیکر: جناب سعید احمد قریشی صاحب !

جناب سعید قریشی: نحمدہ و نصلی علی رسول لکریم ۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر ! آج میں فخر کے ساتھ ایک اپنے وزیر اعلیٰ کی تعریف اور ان کو مبارکباد پیش کر رہا ہوں جو سچے معنوں میں اور حقیقت میں قائداعظم کے سپاہی۔ جس کا ماضی قائداعظم سے وابستہ اور مستقبل ان کی روایات کا امین ہے۔

جناب سپیکر! جناب غلام حیدر وائیں انتہائی دیانتدار ہونے کے ناتے سے آج ایوان میں پہچانے جا رہے ہیں اور خدا وند تعالیٰ ان کی آئندہ بھی مدد فرمائے۔ میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو آپ کی وساطت سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جناب وائیں صاحب ! آپ جہاں مسلم لیگ کے سپاہی ہیں وہاں اسلامی جمہوری اتحاد کے ساتھی بھی ہیں اور اس کے کارکن بھی ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا اعزاز جو ہے وہ ہے کارکن اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی آپ کارکن بن کر ہی یہ کارکنوں کے لئے فخر کا موقع دیں گے کہ آپ کارکن ہوتے ہوئے وزیر اعلیٰ بنتے ہوئے پھر بھی کارکن رہے۔ جناب سپیکر! غلام حیدر وائیں صاحب ! آج ہم جس طرح اپنے اپنے علاقوں سے ان کی نمائندگی کرنے کے لئے یہاں حاضر ہوئے ہیں وہاں کے لوگ آج بھی جناب غلام حیدر وائیں پر فخریہ طور پر یہ بات کہتے ہیں کہ :۔

اپنی نظر تمہارے تجسس میں کھو چکے ہیں
اب خود کو ڈھونڈتے ہیں تمہاری نظر کے ساتھ

جناب سپیکر! آج اسلامی جمہوری اتحاد جو ہماری پہچان ہے اس میں سب سے پہلے اور سب سے بڑا لفظ "اسلام" ہے۔ جمہوریت بعد کی بات ہے۔ آج جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو جہاں بہت ساری مبارکبادیں وصول ہو رہی ہیں وہاں ان کے کاندھوں پر بہت ساری ذمہ داریاں بھی لادی جا رہی ہیں۔ اور اس میں سب سے بڑی ذمہ داری جو ہم عوام سے Mandate لے کر آئے ہیں وہ ہے اسلام کی بالادستی۔ اگر ہم نے اپنے اس ایوان میں جہاں دوسری پریشانیاں ہیں۔ جہاں پاکستان کے عوام کی بہت ساری محرومیاں ہیں وہاں اگر ہم نے عوام کے Mandate کی اگر اسلام کی بات نہ کی تو یقیناً ہم نے اپنے فرض میں کوتاہی کی ہو گی۔ جناب عالی (اس مرحلہ پر گھنٹی بجی) جناب سپیکر میں آپ کے حکم کی تعمیل میں بیٹھتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ قریشی صاحب۔ جناب ملک طیب خان اعوان صاحب

ملک طیب خان اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو اپنی طرف سے اور پنجاب کے ان غریبوں کی طرف سے جن کی نظریں آج غلام حیدر وائیں کے اس اعلیٰ عہدے پر لگی ہوئی ہیں۔ جن کے گھر نہیں ہیں۔ جن کی زمینیں نہیں ہیں اور ان کے بچے نوکریوں کے لئے در در پھر رہے ہیں۔ ان کی نظریں آج غلام حیدر وائیں پر لگی ہوئی ہیں کہ ہمارے لئے خدا نے ایک نعمت بھیجی ہے جو ہم میں سے اور انشاء اللہ ہمارے دکھوں کا علاج ثابت ہونگے۔ تو میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب سے یہ استدعا کروں گا کہ ان غریبوں کا جن کے گھروں میں جو اپنی پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور روٹی سے بھی تنگ ہیں ان پر نظر ڈالیں اور ان کا خیال رکھیں۔ اس سے خدا بھی راضی ہو گا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہوگا اور اس کے مطابق اپنے ساتھی بنائیں تاکہ وہ بھی غریبوں کے دکھ درد میں پیش آئیں اور ان غریبوں کے دکھوں کو دور کریں۔ کیونکہ اس وقت پنجاب نہیں بلکہ پاکستان کی 62 فیصد آبادی کے قلمدان پر آپ فائز ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو اس میں کامیابی عطا فرمائے خدا حافظ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب رائے نور محمد کھرل صاحب!

رائے نور محمد کھرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا ۔ میں آپ کے توسل سے قائد ایوان اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ کے کے دربار میں دعاگو ہوں کہ اس منصب جلیلہ پر خدا ان کی قدم بقدم راہنمائی اور مدد فرمائے اور میں ساتھ ہی اپنے سارے دوستوں کو ہزاروں مبارکبادیں پیش کرتا ہوں کہ ہمارے سابقہ قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج ہمارے ملک کے وزیر اعظم منتخب ہو چکے ہیں ۔ میں ان کے لئے بھی دعاگو ہوں کہ خدا وند کریم ان کی بھی قدم بقدم راہنمائی فرمائے اور جن جذبوں سے یا جن ارادوں سے انہوں نے یہ منصب سنبھالا ہے خدا ان کی مدد فرمائے ۔

جناب سپیکر! میرے دوستوں نے غلام حیدر وائیں صاحب کے بارے میں بہت سی باتیں کیں ۔ چونکہ میرا بھی اس معاملے میں کافی تعلق ہے۔ غلام حیدر وائیں صاحب کی سابقہ حیثیت کو دیکھنے کا مجھے بھی کئی دفعہ موقع ملا ہے بلکہ وہ ہمارے ساتھی رہے ہیں بھی دوسرے دوستوں کی طرح یہ توقع کرتا ہوں اس منصب پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی حیثیت میں غلام حیدر وائیں صاحب کا انتخاب عام طاقتوں کے لئے بہت حوصلہ افزا ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ آج وائیں صاحب جس منصب پر فائز ہوئے ہیں یہ صرف اور صرف ان کی مسلم لیگ کے ساتھ نیک نیتی ' خلوص اور وفا کا نتیجہ ہے اور میں آج موجودہ مسلم لیگ کے اکابرین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ' انہوں نے اپنی اعلیٰ ظرفی سے فراخدلی سے آج ہر رکن کا حوصلہ بلند کیا ہے ۔ کیونکہ آج ایک عام طبقے سے تعلق رکھنے والا آدمی اس صوبے کے بہت بڑے منصب پر فائز ہوا ہے اور میں ساتھ ہی یہ توقع کرتا ہوں کہ آج ہمارے معاشرے میں جو خرابیاں ہیں اور اس کے جو اسباب ہیں ، وائیں صاحب ان سے بخوبی آگاہ ہیں ۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں عام آدمی کو روزمرہ زندگی میں جو پریشانیاں اور تکالیف آتی ہیں ان سے بھی وہ بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ وائیں صاحب نے زندگی کے بہت سارے نشیب و فراز دیکھے ہیں اور روزمرہ زندگی میں عام آدمی کو جو مشکلات پیش آتی ہیں ان کو انہوں نے بہت قریب سے دیکھا ہے ۔ انہیں یہ بخوبی علم ہے کہ تھانوں اور کچہریوں میں عام آدمی کو کیا پریشانیاں آتی ہیں انہیں یہ بخوبی علم ہے کہ غریب لوگوں کو یا عام آدمی کو ہسپتالوں میں دوائی کیوں نہیں ملتی ۔ انہیں یہ بخوبی علم ہے کہ ہمارے صوبے میں سڑکیں اچھی کیوں نہیں بنتی ۔ انہیں یہ بخوبی علم ہے کہ ہمارے پسماندہ علاقوں کو خصوصاً دیہاتوں علقوں کو روشنی اور پانی کیوں نہیں ملتا۔ انہیں یہ بخوبی علم ہے کہ ہمارے معاملات میں پیچیدگیاں کیوں پیدا کی جاتی ہیں ۔

جناب سپیکر: رائے صاحب شکریہ۔

رائے نور محمد کھرل: جناب والا! وقت کی کمی کی پیش نظر یہ توقع کرتا ہوں کہ ان عوامل کی روشنی میں وائیں صاحب عام آدمی کیلئے آسانیاں پیدا کریں گے۔ خدا ان کی رہ نمائی فرمائے اور ان کی مدد فرمائے۔

جناب سپیکر: چودھری نذیر احمد صاحب۔

چودھری نذیر احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ سپیکر کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ جناب والا! میں سب سے پہلے جناب غلام حیدر وائیں کو آپ کی وساطت سے قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور ان سے یہ امید کرتا ہوں کہ عوام نے اور اس ایوان نے جتنا بڑا Mandate انہیں دیا ہے اور ہماری پارٹی کو دیا ہے یہ عوام کی توقعات پر اور ہماری توقعات پر پورا اتریں گے اس کے ساتھ ہی میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کروں گا کہ ہمارے ملک میں اسلامی نظام لانے کیلئے انہیں انتہائی کوشش کرنی چاہیے صوبائی سطح پر بھی قانون سازی کے لئے انہیں کوشش کرنی چاہیے۔ اور برابری کی سطح پر سب دوستوں سے انصاف کرنے کی ان سے توقع رکھتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ان سے یہ بھی توقع رکھتا ہوں کہ ہمارے پسماندہ علاقوں ترقی کے لیے یہ خصوصی گرانٹ دیں گے اور Merit policy کے بارے میں جو انہوں نے اعلان کیا ہے اگر یہ پالیسی چلا سکے تو میں یہ کہوں گا کہ ہمارے لئے بھی یہی ہونا چاہیئے اور ان کی اپنی ذات کے لئے بھی وہی ہونا چاہیے اور وزیر اعظم کے لیے بھی وہی Merit ہونا چاہیئے اور اس میرٹ میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں ہونی چاہیئے۔ سبھی دوستوں کو انصاف ملنا چاہیئے اور تمام کام Merit کی بنیاد پر ہونے چاہیں۔ لہٰذا میں ان سے یہ توقع کروں گا کہ Merit policy کو صحیح طور پر چلائیں گے اور غریب حلقوں کے ترقیاتی کاموں کے لئے بھی کوشش کریں گے۔ اس کے ساتھ میں انہیں دوبارہ مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک Worker کی حیثیت سے کام کیا مسلم لیگ کی خدمت کی اور یہ انہیں صرف اور صرف خلوص نیت سے کام کرنے کا صلہ ملا ہے۔ سب سے آخر میں میں انہیں پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب۔

میاں منظور احمد موہل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب غلام حیدر صاحب کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا! آج یہ بات اس ایوان میں بالکل واضح ہو چکی ہے کہ جناب غلام حیدر وائیں کا انتخاب جمہوری روایات کے مطابق اور عام میرٹ پر ہوا ہے اور یہ بات بھی بالکل بین ثبوت کی طرح عیاں ہو چکی ہے ۔ کہ ان کا ماضی بالکل بے داغ ہے اس میں کسی طرح کوئی کوتاہی نہیں ہے ۔ بلکہ ان کے اس انتخاب سے نہ صرف اس ایوان کا بلکہ سارے پنجاب کے عوام کا سر فخر سے اونچا ہو گیا ہے ۔ انہوں نے محسوس کیا ہے کہ اس صوبہ پنجاب میں خصوصاً جناب نواز شریف کے وزیر اعظم بننے پر انشاء اللہ تعالیٰ تمام فیصلے On merit ہونگے ۔ جس طرح وزارت اعلیٰ کے لئے ان کا انتخاب On merit کیا گیا ہے اسی طرح سے تمام چیزوں میں بھی اسی طرح سے فیصلے ہوں گے ۔

جناب والا! یہاں پر کافی باتیں ہوئی ہیں میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب تک جناب غلام حیدر وائیں صاحب اس منصب پر آکر انتظامیہ کو ٹھیک نہ کریں گے ۔ کیونکہ اس صوبہ پنجاب میں سب سے بری لعنت انتظامیہ کی ہے اور یہ نیچے سے لیکر اوپر تک ہے ۔ اور تمام Field میں ہے۔ میں نہ صرف پولیس کا نام لوں گا نہ کسی اور محکمے کا ۔ سب کا جناب والا اتفاق ہے اور وہ منتخب نمائندوں کو بدنام کرتے ہیں اور تمام کارروائیاں وہ خود کرتے ہیں ۔ اسلئے میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنے اس منصب جلیلہ پر فائز ہو کر انتظامیہ میں جو لوگ بے راہ روی کا شکار ہیں ان کو لگام دیں اور جو اچھے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ دوسرے بھی ان کو دیکھ کر ایسی مثال قائم کر سکیں تو اس لئے میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ صوبہ پنجاب میں انتظامیہ کو راہ راست پر لائیں۔ ہم جو منتخب نمائندے ہیں ۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا بھرپور ساتھ دیں گے اور ہر سطح پر ان کا ساتھ دیں گے کیونکہ جس طرح باقی دوستوں نے کہا ہے کہ ان کی مسلم لیگ سے جو وابستگی تھی ان کے ساتھ جو ان کا خلوص تھا اس نے ان کو اس مقام پر پہنچایا ہے لہٰذا میں یہ شعر عرض کرونگا کہ ۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے ۔

جناب والا! میرا کوئی آدھا منٹ تو ویسے ہی ضائع ہو گیا تھا ــــــ

جناب سپیکر: شکریہ

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر! اب میں صرف ایک لفظ عرض کروں گا وہ یہی ہے کہ

24 اکتوبر کو اللہ تعالی نے خوشیاں عطا کیں اور پھر 27 اکتوبر کو عطا کیں اور اسی طرح سے یہ خوشیوں کا دور چل رہا ہے اور اللہ تعالی نے اس ملک پر خاص طور پر یہ خوشیوں کی بارش کی ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ اب ہم ان خوشیوں کو کس طرح بانٹتے ہیں اور کس طرح راہ راست پر عمل کر کے عوام کی خدمت کرتے ہیں اور مجھے امید کہ تمام منتخب نمائندے اور جو ہمارے وزیر اعلی ہیں وہ اب عوام کو بھی خوشیاں دیں گے۔ شکریہ جناب والا!

جناب سپیکر: ملک محمد عباس کھوکھر صاحب

ملک محمد عباس کھوکھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو قائد ایوان اور وزیر اعلی منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ وائیں صاحب کا نظریہ پاکستان اور مسلم لیگ کے ساتھ لگاؤ کسی بھی شک و شبہ پر مبنی نہیں ہے۔ جب ہم نے سیاست شروع کی تھی اور اس وقت جب ہم مسلم لیگ کے دفتر میں جاتے تھے۔ تو وائیں صاحب وہاں اپنے قلم کے ساتھ ہر وقت انتظامیہ میں مصروف نظر آتے تھے۔ میں اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ایک دیہاتی ہونے کے ناتے سے جیسا کہ میرے بھائی شاہ محمود قریشی صاحب نے پہلے فرمایا ہے کہ ہماری 70 سے 80 فیصد تک آبادی دیہات میں رہتی ہے تو میں غلام حیدر وائیں صاحب کی خدمت میں اور ان کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ اس دیہاتی آبادی کو دو سانپ جو دن رات ڈستے ہیں جو کہ ہمارے تمام ارکان کے نوٹس میں ہیں تمام قوم اس سے واقف ہے لیکن چاہتے ہوئے بھی کوشش کے باوجود ہم ان لوگوں کو ان سانپوں سے نہیں بچا سکے۔ ایک غریب دیہاتی کی اوسط آمدنی چاہے وہ کھیت میں کام کرنے والا ہے۔ چاہے وہ دو تین ایکڑ کا مالک ہے 500 سے زیادہ نہیں۔ یہاں تو شادمان اور گلبرگ میں رہنے والے لوگ پانچ پانچ سو کا صرف ناشتہ ہی کرتے ہیں۔ اللہ ان کو یہ ناشتہ مبارک کرے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں لیکن میں وائیں صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان دیہاتیوں کا وہ 500 روپیہ جو ہے وہ بھی محفوظ نہیں۔ ایک دیہاتی خود کھیت میں کام کرتا ہے۔ ایک چھوٹی بچھڑی یا ایک کٹی لے کر وہ پالتا ہے اس کے بیوی بچے اس کو پالتے ہیں۔ تین چار سال کے بعد جب وہ دودھ دینے کے قابل ہوتی ہے۔ جب ان کے لئے معاشی سہارے کا کوئی موجب بنتی ہے تو اس وقت رات کے بادشاہ جن کو آج تک کوئی کنٹرول نہ کر سکا۔ ان کے گھر میں رات کو بندھی ہوئی وہ بھینس یا وہ گائے چوری ہو جاتی ہے تو وائیں صاحب اس

آدمی کی سوچ بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ جس نے تین چار سال کے لئے اس کو پالا ہو اور پھر چوری ہونے کے بعد جب اس کی سوچ اس کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ تو پھر تھوڑا بہت حوصلہ کرکے اگر وہ اس کی رپورٹ کے لئے جاتا ہے تو جہاں وہ رپورٹ کے لئے جاتا ہے۔ وہاں سے اسے بھاری بھرکم قسم کی بہت بڑی بڑی گالیوں کا ایک تحفہ وصول ہوتا ہے۔ پھر وہ بیچارہ اگر ڈرتا ہوا نہیں جاتا کہ میری عزت خراب نہ ہو تو پھر اس کو گھر بیٹھے پکڑ لیا جاتا ہے۔ کہ تیری چوری ہوئی ہے اور تم نے اطلاع کیوں نہیں دی لیکن یہ سارا کچھ رشوت کے بہانے کے لئے ہوتا ہے۔

وائیں صاحب پہلے جو حکومت تھی وہ عوامی تھی اور انہوں نے عوام کے نام پر ووٹ لے کر عوام کا کچھ نہ کیا۔ آج ہم اسلام کے نام پر ووٹ لے کر آئے ہیں آج ہماری حکومت اسلامی ہے تو یہ گزارش کروں گا کہ آج کسی تحصیل میں دریافت ہونے والی کوئی درخواست 'کسی تھانے میں کوئی رجسٹر ہونے والا مقدمہ 'کسی تھانے میں دریافت ہونے والی کوئی درخواست 'کسی بینک میں دیا جانے والا کوئی قرضہ 'اگر ایک بھی کوئی افسر اٹھ کر یہ کہہ دے کہ یہ سب کچھ رشوت کے بغیر ہوتا ہے تو میں اپنی عوامی زندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چونکہ مجھے ان چیزوں کا سارا پتا ہے۔ ایک بھی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک فائل 'ایک قرضے کی درخواست یا رجسٹر ہونے والا کوئی مقدمہ 'کسی غریب کے خون کی کمائی سے رشوت کی آلودگی سے وہ پاک ہوگا تو میں آج اس کا مرید ہونے کو تیار ہوں۔ کسی تھانے میں جائیں 'کسی تحصیل میں جائیں 'کسی بینک میں جائیں 'کسی دفتر میں جائیں تو غریب آدمی کو ایک تو وہاں جانے کی جرات نہیں ہوتی اور اگر وہ جرات کرتا بھی ہے تو اس کی وہاں کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور جو اس کی خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے۔ وہ وہاں لگا کر آجاتا ہے لیکن اس چیز کو ہم آج تک دور نہیں کرسکے۔ ہم جانتے بھی ہیں۔ ہم سمجھتے بھی ہیں۔ ہمیں یہ علم بھی ہے کہ جب یہ غریب آدمی کسی تھانے یا کسی تحصیل یا کہیں کسی ایسی ہی جگہ پر جا رہا ہے تو اس کے ساتھ یہ ہوگا کہ لیکن اس کا ہم سدباب آج تک نہیں کرسکے۔

جناب سپیکر: شکریہ ملک صاحب۔

ملک محمد عباس کھوکھر: وائیں صاحب 'آپ پاکستانی نظریہ سے پیار کرنے والے ایک پرانے مسلم لیگی سپاہی کی حیثیت سے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ دیہاتی آبادی کو ان دو لعنتوں سے چھٹکارا دلوا کر ان پر احسان کریں اور ان کو جب آپ ان سے چھٹکارا دلوا دیں گے تو انشاء اللہ

تعالیٰ جس طرح کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے اس دن پارلیمانی پارٹی میں یہ فرمایا تھا کہ ہمیں پچیس سال تک بھی اقتدار سے کوئی نہیں ہٹا سکے گا۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب آپ ان کو ان دو چیزوں سے چھٹکارا دلائیں گے۔ تب ہی اقتصادی ترقی کا ان کو فائدہ ہو گا تب ہی پکی سڑک کا ان کا فائدہ ہو گا تب ہی ہسپتال کا ان کو فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ ملک صاحب

ملک محمد عباس کھوکھر: اس کے بعد اللہ تعالیٰ تا زندگی آپ کو اس منصب پر فائز رکھے۔ میں آپ کو بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری محمد فاروق

چودھری محمد فاروق: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں ان لوگوں کا جنہوں نے اس ایوان کے موجودہ اراکین کو منتخب کرکے اپنے مسائل کے حل کے لئے مضبوط پنجاب کے لئے ' اور خوشحال پاکستان کے لیے یہاں پر بھیجا ہے۔ جناب سپیکر! غریب عوام نے جمہوریت کے استحکام کے لئے اپنا فیصلہ اور Mandate اسلامی جمہوری اتحاد کے حق میں دیا ہے اور یہاں پر میں شکریہ ادا کرتا ہوں سابق وزیر اعظم جناب غلام مصطفیٰ جتوئی کا جنہوں نے ملک کی تاریخ میں پہلی بار اقتدار کو عوام کے منتخب نمائندوں کو منتقل کرکے جمہوری تاریخ میں ایک شاندار اور روشن مثال قائم کی ہے۔

جناب سپیکر! بیشک جناب غلام حیدر وائیں صاحب کا بطور قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا انتخاب ان کی خدمات کو خراج تحسین ہے اور میں اپنے دل کی گہرائیوں سے انہیں اس منصب جلیلہ پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ لیکن جناب سپیکر! وائیں صاحب کو اعتماد کا ووٹ مل گیا وہ وزیر اعلیٰ بن گئے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت قائم ہو گئی۔ میرے نزدیک اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم غریب عوام کی امیدوں پر پورا اتریں۔ ان کے جذبات کی نمائندگی کر سکیں۔ جناب سپیکر! ہمارے ملک میں رشوت بدامنی اور بے روزگاری کا دور دورہ ہے اس صوبے کے عوام ان لعنتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اب جناب غلام حیدر وائیں پر نگاہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے وعدے ہوتے ہیں۔ تقریریں ہوتی ہیں ' باتیں ہوتی ہیں لیکن عملی طور پر کوشش نہیں کی جاتی۔ جناب وائیں صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ ایک

کارکن کے مقام سے اٹھ کر اس صوبے کے اندر اس ملک کے اندر یہ منصب انہیں ملا ہے ۔ لہٰذا اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے بھی وہ اپنی صلاحتیں بروئے کار لائیں ۔

جناب سپیکر! بیشک پنجاب کے عوام نے جناب وائیں صاحب کو اپنا قائد چنا لیکن میرے نزدیک معاشی اور اقتصادی استحکام کے لیے اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لیے بھی جناب وائیں صاحب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں ۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں اگر ہم نے 1988ء میں بھی بابری مسجد کے سلسلے میں قراردادیں پاس کیں ۔ آج پھر قرارداد پاس کرنے کی بات ہوتی ہے ۔ ہم قراردادیں پاس کرتے ہیں اور انڈیا میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے ۔ مسجد میں آج ہندو پوجا پاٹ کر رہے ہیں ہمیں قرار دادوں کی دنیا سے نکل کر عملی پیشرفت کرنی ہو گی ۔ ہمیں اپنی ان مساجد اور مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے منتخب نمائندوں کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا ۔

جناب سپیکر ! جب وائیں صاحب ایک کارکن کے مقام سے اٹھ کر ترقی کرکے اس مقام پر پہنچے ہیں ۔ میری ان سے گزارش ہے کہ اس صوبے کے عوام کو ان کے حقوق دینے کے لیے ' انصاف دینے کے لئے ' معاشی اور اقتصادی ترقی دینے کے لئے جناب وائیں صاحب آپ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے چنگل سے نکل کر ان کے گھیرے سے نکل کر غریب عوام کی سوچ کے مطابق فیصلہ کیجئے ۔ انصاف ان کے دروازے تک پہنچا دیجئے۔ اللہ آپ کو بھی ترقی دے گا ۔ آج ہم نے آپ پر اعتماد کر دیا لیکن آپ کے صلاحیتوں کی تعریف اس وقت مناسب ہو گی جب آپ غریب عوام کو ان کے حقوق دیں گے ۔ سرمایہ داروں کو اور پیشہ ور سیاستدانوں کو نہیں ' پیشہ ور اس ملک کو لوٹنے والوں کو نہیں جب غریب عوام کو انصاف ملے گا ۔ جب غریبوں کو ان کے حقوق ملیں گے ۔ جب غریبوں کے بچوں کو ان کا سکھ اور مستقبل ملے گا ۔ اس وقت ہم انشاء اللہ آپ کی بہتر طریقے سے تعریف کر سکیں گے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس منصب پر فائز رکھتے ہوئے عوام کی خدمت کی توفیق دے اور پنجاب کو بھی مضبوط بنانے کی توفیق دے ۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب محمد یامین صاحب

جناب محمد یامین : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر ! میں آپ کے توسط سے جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو قائد ایوان اور حکومت پنجاب کا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے

ہدیہ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! قائد ایوان کا انتخاب اس لحاظ سے بڑا حوصلہ افزا اور امید افزا ہے کہ ان کا تعلق سرمایہ داروں کے ان چند خاندانوں سے نہیں جن کے گرد ہمیشہ اقتدار گھومتا رہا بلکہ ان کا تعلق معاشرے کے ایک ایسے طبقہ سے ہے جو اس ملک کی اکثریتی آبادی کا حصہ ہے۔ جناب قائد ایوان کا ایک طرہ امتیاز اور بھی ہے کہ انہوں نے اپنے سیاسی سفر کا آغاز میاں چنوں کی میونسپل کمیٹی سے کیا۔ اور پھر اپنی جہد مسلسل ' محنت' کوشش بلکہ انتھک کوشش اور اپنے مقصد سے لگن کے حوالے سے پنجاب اسمبلی سے ہوتے ہوئے اسلام آباد کی قومی اسمبلی تک پہنچے۔ اس طویل سیاسی سفر میں جناب قائد ایوان نے مختلف مشاہدات کئے ہوں گے۔ اور مختلف تجربات سے گزرے ہوں گے۔ وہ آج ان تمام مشاہدات کو ان تجربات کو اپنی ذات میں سموئے ہوئے اس ایوان کے سب سے اوپر والے عہدے پر ہمارے سامنے موجود ہیں ' میں ایک دفعہ پھر انہیں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ان سے توقع کرتا ہوں کہ جس پس منظر کی طرف سے نشاندہی کی ہے ' اس پس منظر کے حوالے سے ہمارے قائد ایوان ان تمام محرومیوں اور ناانصافیوں اور جو non Privilege class Privilege اس ملک میں موجود ہیں۔ اس کے عینی شاہد بھی ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ کسی موڑ پر وہ ان کا شکار بھی ہوئے ہوں اس لئے بجا طور پر ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے اس منصب جلیلہ کے فرائض کی انجام دہی میں اپنی خصوصی توجہ دے کر privilege class اور non privilege کے درمیان جو خلیج اور فاصلے حائل ہیں۔ انکو دور کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ جناب والا! آپ نے گھنٹی بجا دی ہے۔ اور مجھے اس بات کا خطرہ تھا مجھے صرف ایک منٹ اور دیا جائے کیونکہ میں قائد ایوان کی خدمت میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بحیثیت مسلمان ہمیں خواہ کوئی بھی کام ہو تو ہماری سب سے احسن رہ نمائی کا منبع یا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے احکامات' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اور صحابہ کرام کی زندگی ہے۔ میں صرف یاد دہانی کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے اپنا منصب سنبھالنے سے پہلے جو خطاب اپنے عوام سے کیا۔ اس کا ایک اقتباس جو میں آپ کے توسط سے ان کو پہنچانا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ اس کی روشنی میں اپنے فرائض کی انجام دہی کریں گے تو اس میں خیرو برکت بھی ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی بھی ہو گی۔ میں پڑھتا ہوں حضرت ابوبکر صدیق کا یہ خطبہ ہے جو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ دیا۔

"صاحبو' میں تم پر حاکم مسلط کر دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں' اگر میں اچھے کام کروں تو ان میں میری مدد کرو اور اگر دیکھو کہ میں برائی کی طرف سے جا رہا ہوں تو مجھے سیدھا کرو ۔ اے بزرگو تم میں جو ضعیف ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے ۔ یہاں تک کہ میں اس کا حق ادا نہ کردوں ' انشاء اللہ اور بظاہر جو طاقتور ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے ۔ یہاں تک کہ میں دوسروں کا حق اس سے دلواؤں جو قوم اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے ۔ خدا اسے ذلیل و خوار کر کے چھوڑتا ہے اور جس قوم میں بدکاری عام ہو جائے ۔ خدا اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے ۔ اگر میں خدا کے اور اس کے رسول کے راستے پر چلوں تو تم لوگ میری اعانت کرو لیکن اگر میں اس راہ سے بھٹک جاؤں تو تم میں سے کسی ایک پر بھی میرا حکم نہیں چل سکے گا۔"

جناب والا ! میں اسی کے ساتھ اور آپ کی گھنٹی کے انتباہ میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی خدمت میں ایک دفعہ پھر ــــ عمدہ تازہ ــــــــ دل و جاں مبارکباد (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب سید طاہر احمد شاہ

سید طاہر احمد شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سب سے پہلے تو جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو ایک نظریاتی کارکن سے لے کر عظیم نظریاتی سیاستدان بننے پر اور ایک بلدیاتی منتخب نمائندہ کی حیثیت سے اس مقتدر ایوان کا قائد ایوان اور پنجاب کا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر اپنی طرف سے ہی نہیں بلکہ فیصل آباد شہر کے مزدوروں' کسانوں تاجروں طلباء اور مسلم لیگی عہدیداروں اور کارکنوں کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! جہاں یہ ہمارے محترم بھائی کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے وہاں ان کے کندھوں پر ایک بہت بڑا پنجاب کی پنجاب کے غریب عوام کی ' اس کے پسماندہ عوام کی تکالیف اور مسائل کو حل کرنے کا بھی بہت بڑا بوجھ آن پڑا ہے ۔ میری

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے نیک خواہشات میں، ان کے عظیم مقاصد میں انہیں کامیابی سے ہمکنار کرے اور میں اپنی طرف سے جہاں پورے خلوص کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں وہاں میں اس موقع پر یہ بات بھی ان سے کرنا چاہتا ہوں کہ کہ صرف دیہاتوں میں ہی نہیں بلکہ شہروں میں بھی ایسی آبادیاں موجود ہیں، جہاں پر مسائل ہیں اور جہاں انسانوں کے رہنے کا ماحول انسانوں جیسا نہیں بلکہ حیوانوں جیسا ہے۔ جہاں فیصل آباد کو پاکستان کا تیسرا بڑا شہر کہا جاتا ہے۔ ہمیں اس وقت شرم آتی ہے جب بہت سے لوگ یہ طعنہ دیتے ہیں کہ فیصل آباد تو پاکستان کا سب سے بڑا گاؤں ہے تو میں آج اس موقعہ پر وقت کی کمی کے باعث تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں مگر صوبہ پنجاب کے ایک سربراہ کی حیثیت سے ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں اور ان سے مطالبہ کرتا ہوں کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی سرزمین سے وابستہ جو بہت سے آئینی مسائل حل طلب پڑے ہیں۔ جیسے دریائے سندھ کے پانی کی صوبوں کے درمیان تقسیم کا مسئلہ ہے، دوسرا کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا مسئلہ ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام پاکستان کا مسئلہ ہے۔ اور ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ جس سے توانائی پیدا ہوگی۔ جس سے صنعتیں لگیں گی، اس سے بے روزگاری ختم ہوگی، اس سے پیداوار بڑھے گی، اور اس سے مہنگائی پر قابو پایا جاسکے گا۔ جناب سپیکر! آپ نے گھنٹی بجا دی ہے۔ میں مختصر ترین الفاظ میں جناب وائیں صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ مہنگائی رشوت، لاقانونیت، امن و امان کا جو مسئلہ ہے اور خاص طور پر لوگوں کی جان و مال کا تحفظ ہے ان مسائل پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ سستا اور فوری انصاف لوگوں کو مہیا کرنا ہو گا۔ آخر میں ایک شعر انکی نذر کرتا ہوں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب سپیکر: جناب سہیل ضیاء بٹ صاحب

جناب سہیل ضیاء بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! جناب سپیکر اور جناب قائد ایوان در وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں صاحب میں آپ کو روایتی مبارکباد تو نہیں دینا چاہتا ہوں، میں آپ کی توجہ پنجاب کے مزدور محنت کش غیرت مند، باصلاحیت نوجوان، طلباء اور غیور کسان کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ مظلوم عوام، بے آسرا لاوارث دکھی اور شفیق مائیں اور بہت سے غیرت مند نوجوان اور

پنجاب کے ان طلباء جن سب کی امید۔ آج کی صبح آئی ہے بڑی دیر کے بعد اس کا شام کا سلسلہ تو آپ نے اسی دن ختم کر دیا تھا۔ جناب قائد ایوان آج اس صبح کا آغاز ہے جس کی طرف یہ تمام نگاہیں مرکوز ہیں۔ آج پیوند لگے کپڑوں میں کئی بیٹیاں اور ہاتھوں پر مہندی سجائے انتظار میں بیٹھی بیٹیاں آپ سے بہت سی توقعات وابستہ رکھے ہوئے ہیں' جناب قائد ایوان وہ بیمار بچے وہ ننھے منے پھول وہ گل لالہ جو کہ کھلنے سے پہلے مرجھا جاتے ہیں' جن کے حلق میں ایک بوند دوائی کی نہیں اترتی ہے اور وہ زندگی کی کشمکش میں اپنی جانیں کھو دیتے ہیں اور غریب گھروں کے چراغ بجھ جاتے ہیں۔ آج ان کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں۔ آج وہ ننھے منے ہاتھ جو اپنی زندگی کا آغاز ورکشاپوں سے کرتے ہیں۔ جن کی زندگی میں کوئی خوشی اور کوئی ایسا موقع میسر نہیں آتا ہے کہ جسے وہ بھی چھٹی کا دن مناتے ہوئے کسی کھیل کود کے میدان میں جاسکیں' انکی زندگی ورکشاپوں کی گونج سے شروع ہوتی ہے۔ اور پھر وہ ہیں ورکشاپوں میں ہی اپنی زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر کہنے کو تو بہت کچھ کہنا تھا' لیکن میں اسی صبح کے حوالے سے یہ ضرور کہوں گا کہ

ابھی تو صبح کی سرخی کا رنگ پھیکا ہے
ابھی فریب نہ کھاؤ بڑا اندھیرا ہے

وہ جن کے ہوتے ہیں خورشید آستینوں میں
انہیں قریب بلاؤ بڑا اندھیرا ہے

بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب اس وقت صورت حال یہ ہے کہ وقت ختم ہونے میں دس منٹ باقی ہیں اور میرے پاس 24 صاحبان کے نام باقی ہیں جو اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں اور ماشا اللہ جو صاحبان بھی اظہار خیال کر لیتے ہیں۔ وہ ایوان سے باہر تشریف لے جاتے ہیں۔ جس وقت یہ چوبیس صاحبان اظہار خیال کرلیں گے۔ تو اس کے بعد میں تقریر کروں گا تو جناب وائیں صاحب سنیں گے اور وائیں صاحب تقریر کریں گے تو میں سنوں گا۔ میرے خیال میں جو صاحبان باقی رہتے ہیں۔ ان کے نام میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کے نیک جذبات شامل کر دیتا ہوں۔

(متعدد اراکین نے اظہار خیال کرنے کا ارادہ ظاہر کیا)

اور حزب اختلاف میں سے سید چراغ اکبر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں ان کو بات کرنے کا ضرور موقع ملنا چاہیے - لیکن آپ سب بھائیوں کے بارے میں میری یہی رائے ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے کہ اب دو بجنے میں پانچ منٹ باقی ہیں اور اگر آپ ایک ایک منٹ بھی لیں تو چوبیس منٹ چاہئیں - اگر آپ سب صاحبان بیٹھنے کو تیار ہیں تو میں اجلاس کے وقت میں اضافہ کرنے کے لیے تیار ہوں -

ایک معزز ممبر: جناب سپیکر! اگر آپ وقت کو بڑھا دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی - آج پہلا دن ہے اور ہر ایک ممبر کو بات کرنے کا شوق ہے -

جناب سپیکر: اس میں صورت یہ ہے کہ یہ بھی روایات کے مطابق نہیں ہے کہ جتنا ٹائم میں نے آپ کو دیا ہے - صرف تحریک کے محرکین بولتے ہیں اور پھر بات ختم ہو جاتی ہے - چونکہ نیا ایوان ہے اور آپ سب صاحبان بات کرنا چاہتے تھے - میں نے آپ کو ٹائم دیا ہے - اب میں وزیر قانون صاحب سے دریافت کرنا چاہوں گا - اور قائد ایوان سے بھی یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کیا اس بات سے اتفاق ہے کہ وقت کو بڑھا دیا جائے ؟ کچھ صاحبان بات کرنا چاہتے ہیں - اور وہ مصر ہیں کہ بات کی جائے یا یہ ممکن ہے کہ آج اجلاس ملتوی کر دیا جائے اور کل صبح یہ سب ارکان دو دو منٹ بات کر لیں اور قائد ایوان ان کے جذبات کا جواب دے دیں - اور ساتھ ہی پروگرام میں یہ تبدیلی کی جا سکتی ہے - اس میں کوئی حرج نہیں ہے - کل صرف Ordinances lay ہونے دیں - تو اس پہ تو کوئی وقت نہیں لگتا - صبح 9 بجے اجلاس ہے - سارے صاحبان وقت پر تشریف لائیں اور یہ صاحبان بات کر لیں اور اس کے بعد قائد ایوان ان کے جذبات کا جواب دے لیں - میرے خیال میں یہ مناسب ہو گا -

سردار نصر اللہ خان دریشک: جناب والا کے توسط سے میری اتنی گزارش ہے کہ وہ وقت پر تشریف لے آئیں - ہاؤس کی کارروائی وقت پر شروع ہو پھر ہم اس مسئلے کو صحیح انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچائیں - ہمیں اس معاملے کو سنجیدگی سے لینا چاہیے - یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس سے ہم گزر رہے ہیں - اس کو ہمیں غیر سنجیدگی سے نہیں لینا چاہیے -

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں -

سردار نصر اللہ خان دریشک: جناب والا ! یہ سارے صاحبان 9 بجے تشریف لے آئیں -

جناب والا جو بھی وقت مقرر کریں۔ اس پر ضرور تشریف لے آئیں۔ چونکہ Ordinances پر تو پانچ منٹ لگتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو طے یہ ہوا کہ آپ دوستوں کی حسب منشا یہ کارروائی کل جاری رہے گی اور آپ صاحبان جن کے نام میرے پاس آچکے ہیں۔ اس میں کسی نئے نام کو وقت نہیں دوں گا۔ جن صاحبان کے نام میرے پاس آچکے ہیں۔ ان کو کل میں دو دو منٹ بولنے کا موقع دوں گا۔ لیکن آپ کو ٹھیک ساڑھے نو بجے تک یہاں پہنچنا ہو گا۔ اور جو صاحبان بات کرلیں گے وہ تشریف رکھیں گے کیونکہ آج کی طرح یہ نہیں ہونا چاہیے کہ آپ جن قائد ایوان کے بارے میں اظہار خیال کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کرنی ہے اور معزز اراکین اپنی بات کرنے کے بعد ایوان میں سے تشریف لے جاتے ہیں۔ یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اس ایوان کا وقار یہ تقاضا کرتا ہے۔ جب قائد ایوان نے بات کرنی ہے۔ آج آپ کے جذبات کے جواب میں تو آپ کو یہاں موجود ہونا چاہیے۔ تو اب یہ بات طے ہو گئی ہے۔ اس کے بعد سیکرٹری اسمبلی ایک اعلان کرنا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب وزیر اعلی اور معزز اراکین اسمبلی کے اعزاز میں آج جناب سپیکر ایک عشائیہ دے رہے ہیں۔ اس میں جناب وزیر اعلی ٹھیک آٹھ بجے تشریف لائیں گے۔ لہذا تمام اراکین کرام سے توقع ہے کہ وہ وقت کی پابندی فرماتے ہوئے رات آٹھ بجے ضرور تشریف لائیں گے۔ اور ابھی جو کھانا جناب چیف منسٹر 7 کلب روڈ پر دے رہے ہیں اس کے لیے تشریف لے چلئے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ تشریف کیوں لے جا رہے ہیں۔ ابھی تو ہاؤس ملتوی نہیں ہوا۔ خانزادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

MR TAJ MUHAMMAD KHANZADA : Point of order.

Sir, the solitary speaker from the backward area of Attock speaks on behalf of hundred percent successes of Islami Jamhoori Ittehad (IJI) which lost hundred per cent in the last elections. I think the overwhelming support of the honourable members who voted in majority for the Leader of the House was sufficient to prove our love and affection and overwhelming majority for the Leader of this House.

We have wasted the whole day merely on praises alone without making a single statement regarding difficulties which we would like to present to the Leader of the House. So during the interim period between now and when the Assembly will be called again he will get time to think over those problems, and he will be in a position to consult us over the problems confronting the province, of Punjab, as promised. Sir, before I close my remarks.

Mr. Speaker Sir, I am sorry to say this is not a point of order.

Mr Taj Muhammad Khanzada. Sir, you will bear me.

Mr. Speaker Please Khanzada Sahib, I am sorry, this is not a point of order.

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Mr. Speaker, I would like to say . . . . . .

Mr. Speaker Please have your seat. I don't entertain your point of order.

جناب سپیکر: کل صبح 9 بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی اتوار 11 نومبر 1990ء صبح نو بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پنجاب اسمبلی کا تیسرا اجلاس

اتوار، 11 نومبر 1990ء

(یک شنبہ 22 ربیع الثانی 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 10.40 بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ
خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ وَمَا
تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
ھٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّھٖ ۚ
وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ
مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ
سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِھَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ
شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ سورۃ آل عمران آیت ۱۱۸ تا ۱۲۰

مومنو! کسی غیر (مذہب) کو اپنا راز دار نہ بناؤ یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو رہی ہے۔ اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں ○

دیکھو تم ایسے صاف دل لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہاری کتاب نہیں مانتے اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب الگ ہوتے کہ ہیں تو تم پر غصہ کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں ان سے کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ خدا تمہارے دل کی باتوں سے خوب واقف ہے اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں کی برداشت اور ان سے کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے ○

وما علینا الا البلاغ

جناب ارشاد حسین سیٹھی: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر کل آپ نے معزز اراکین کے سامنے ایک چیز طے کرنے کے بعد فرما دیا تھا۔ کہ کل کا اجلاس ٹھیک 9 بجے شروع ہو گا۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج ایک گھنٹہ اور چالیس منٹ کی تاخیر ہوئی ہے اگر آج یہی ایک گھنٹہ اور چالیس منٹ آج کی تقاریر کے لیے مزید وقت دیا جائے تو یہ اس شکایت کا ازالہ سمجھا جائے گا۔ جو مسئلہ اراکین کو آج درپیش ہے اس کے لیے میری گزارش پر غور فرماتے ہوئے اراکین کو ایک گھنٹہ اور چالیس منٹ مزید وقت دیا جائے۔ اس سے اس ایوان کے ممبران کو یہ احساس بھی ہو جائے گا کہ ہم نے اس ایوان پر جو توقعات رکھی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ تجویز ہے کہ وقت ایک گھنٹہ اور چالیس منٹ بڑھا دیا جائے۔

میاں منظور احمد موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نئے معزز ممبران اسمبلی سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وہ جب کھڑے ہوں تو اپنا نام بول دیں۔ اس میں مجھے بھی آسانی ہو گی۔ اور پریس کو بھی آسانی ہو گی کہ اگر وہ آپ کی طرف سے کوئی بات چھاپنا چاہیں تو وہ آپ کے نام سے چھاپ سکتے ہیں۔

میاں منظور احمد موہل: پوائنٹ آف آرڈر سر' جناب والا! میں آپ کی توجہ پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے اس قاعدہ 12 کی طرف مبذول کرواتا ہوں

Power Function of the Speaker.

جناب والا! اس ٹائم کے بارے میں یہاں پر ایک Point of Order اٹھایا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ہم پہلے کورم Determine کرتے ہیں۔ کسی جگہ بھی یہ نہیں ہے کہ پہلے سپیکر کورم Determine کرے۔ بلکہ اس میں جو Powers and Functions آتے ہیں اس میں قاعدہ (1)12 میں یہ لکھا ہوا کہ :-

12.(1) In addition to the specific functions and powers provided by these rules, the Speaker shall take the Chair at every sitting of the Assembly at the hour to which the Assembly was adjourned at the last sitting or at the hour at which the Assembly has been summoned to meet.

تو جناب والا نے کل نو بجے اجلاس کے لیے کہا اور اس سے پہلے بھی کرتے ہیں اور اسے

بھی ہے کہ :۔

shall take the Chair at every sitting of the Assembly at the hour to which the Assembly was adjourned at the last sitting or at the hour at which the Assembly has been summoned to meet.

جب پہلے دن کیلئے وقت Summon کیا جائے تو جو آپ کرتے ہیں " adjourned " تو اس میں آپ کی کرسی پہ Shall کا لفظ ہے ۔ Shall take the chair اس لئے جناب والا! یہ روایت کہ ہم پہلے determine کریں گے کہ کورم ہوا ہے یا نہیں کیونکہ کئی دوست اب نئے آئے ہیں ' کیونکہ میں اور دیگر چند ساتھی ہمیشہ وقت پر آتے ہیں اور یہ سزا بھگت رہے ہیں' پچھلی دفعہ بھی اسمبلیوں میں یہ Point of order کافی دفعہ اٹھایا گیا تھا ۔ اس دفعہ بھی جناب ولا ! روزانہ یہی ہوتا ہے ۔ کہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے اجلاس شروع ہوتا ہے کیونکہ اگر یہی روایت رہی تو پھر جو نئے اراکین آئے ہیں وہ بھی یہی فرض کرلیں گے کہ اگر اجلاس 9.00 بجے ہوتا ہے تو ہم بھی 10.00 بجے جائیں گے ۔ تو میں جناب والا سے یہی کہوں گا کہ ہمیں جو وقت دیا جائے جناب والا ! اس وقت پہ آئندہ Chair کو take کرلیں ۔ کیونکہ اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ اگر کورم نہیں ہے تو پانچ منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں ' اگر پھر بھی کورم نہیں ہے تو پھر وہ اجلاس adjourn ہو جائے گا ۔ ممبران بھی پھر یہ سمجھیں گے کہ اس طرح سے تو عوام میں بھی ہماری وہ عزت نہیں رہ جائے گی ۔ تو جناب والا ! میں یہ کہوں گا کہ قاعدہ (1)12 میں یہ آپکی Power میں ہے ' اور آپ کا Function یہ ہے کہ :۔

Powers and the functions of the Speaker	12. (1) In addition to the specific functions and powers provided by these rules, the Speaker shall take the Chair at every sitting of the Assembly at the hour to which the Assembly was adjourned at the last sitting or at the hour at which the Assembly has been summoned to meet.

جناب سپیکر ۔ شکریہ میاں صاحب! جی آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ ------ اس مسئلے پہ بات کرتا

چاہتے ہیں؟

اک معزز ممبر: باہر جو حاضری رجسٹر رکھے جاتے ہیں ان میں حاضری کا وقت مقرر کر دیا جائے اس کے بعد کسی کو بھی حاضری لگانے کی اجازت نہ ہو ۔ بہرحال جو ممبران جلدی آتے ہیں ان کو انتظار کی کافی کوفت ہوتی ہے ۔

جناب سپیکر: میں ذاتی طور پر آپ کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ہم نے معاملات ایوان Consensus سے چلانے ہیں جس میں ہم ایوان کے سارے معززین اکٹھے مل کر چلائیں اور ان کے interest کے خلاف کوئی بات نہ ہو ۔

ایک معزز ممبر: بہرحال جناب سپیکر! ہم جو نئے لوگ ہیں وہ اس چیز سے کافی متاثر ہوئے ہیں کہ ہمارے معزز ممبران وقت کی پابندی نہیں کرتے ۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں یہ جو مسئلہ ہے اس میں میں نے نیشنل اسمبلی کی Proceedings دیکھی ہیں ۔ صوبائی اسمبلیوں کی Proceedings دیکھی ہیں دنیا کے کئی Houses کی proceedings دیکھی ہیں تو اس میں جہاں تک وقت کے تعین کا سوال ہے ایوان کی کارروائی اسی وقت شروع ہوتی ہے جب کورم پورا ہو ۔ اس میں آپ کو اپنے آپ پر یہ پابندی عائد کرنا ہو گی کہ آپ وقت مقررہ پر تشریف لائیں اور اگر آپ وقت مقررہ پر تشریف لائیں اور ہاؤس میں کورم ہو گا تو یقیناً ایوان کی کارروائی اس وقت شروع ہو جائے گی ۔ اس میں میں آپ کی کورم پورا کرنے میں زیادہ مدد کروں گا اور ہاؤس کی کارروائی بر وقت شروع کرنے میں میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا ساتھ دوں گا ــــ جی ــــ

جناب سکندر حیات ملہی: جناب والا! یہ وقت کی پابندی کی خاطر بہت سارے ممبران یہ بڑی اچھی اچھی باتیں کی ہیں ۔ اور خاص طور پر نئے آنے والے ممبران کو ہدایات دی ہیں ' میں اپنے قابل عزت ممبران کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو نئے ممبر آئے ہیں ۔ اللہ کے فضل سے خاصے پڑھے لکھے ہیں ۔ اور وہ انگریزی سمجھتے ہیں ۔ اور وہ وقت کو ملحوظ خاطر رکھیں گے ۔ دوسرا جو آپ کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے کہ لفظ Shall ہے اور آپ مجبور ہو جائیں گے ۔ جناب والا! اگر یہاں پر لفظ will ہوتا یا must ہوتا پھر شائد پابندی ہوتی ۔

It should be dropped altogether.

This means only "may". This is going on part to part.

جناب سپیکر: شکریہ

ملک احمد علی اولک: جناب والا! میری ایک گزارش ہے کہ ہمارے وہ ایم پی اے صاحبان جو دور دراز کے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں ڈیرہ غازی خان ' راجن پور' لیہ اور اس قسم کے اضلاع ہیں تو وہاں سے لوگ اپنے اپنے کام کاج کے سلسلے میں آتے ہیں کہ چلو سیکرٹریٹ میں کام ہوتے ہیں ۔ وہ کام عموماً دفاتر میں ہوتے ہیں اور اس ٹائم پر اجلاس ہوتا ہے اگر اسمبلی کا اجلاس شام کو ہو تو اس میں لوگوں کو آسانی ہو گی کہ وہ اپنا کام کرواسکیں گے ۔ اگر شام کو اجلاس ہو جایا کرے تو بہتر ہے کیونکہ اس سے دور دراز کے علاقوں سے آنے والے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے ۔

جناب سپیکر: اس بات پر بھی غور کیا جاسکتا ہے ۔

ملک احمد علی اولک: اس طرح کورم کا مسئلہ بھی پیدا نہیں ہو گا ۔

مسودات قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: جی! یہ صحیح ہے ' اس بات پہ بھی غور کیا جاسکتا ہے کہ اگلے ٹائم آپ سب ممبران اپنے کام کاج کیلئے دفتروں میں جائیں اور وزراء اور سیکرٹری صاحبان سے آپ اپنے کام کاج کروائیں اور اجلاس پچھلے ٹائم ہو جائے تو مجھے اس میں خوشی ہو گی ۔ اگر آپ سب حضرات اس پہ اتفاق کریں تو مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ' لیکن آپ ابھی سوچ لیں ۔ ابھی کوئی زیادہ جلدی نہیں ہے ۔ ابھی کابینہ بھی بن لے ۔ اس میں وزرا صاحبان کی آراء بھی حاصل کر لیں گے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اب جناب وزیر اعلیٰ Ordinances lay کریں گے ۔

جناب سکندر حیات ملہی: بڑی شفقت ہے جناب سپیکر کہ آپ ہماری استدعا قبول کریں گے کہ دو دو منٹ دیئے جائیں ۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں ' وہ اس کے بعد ہو گا اور آپ کو اظہار خیال کا موقع دیا جائے گا ۔

1۔ ھنگامی قانون ' بیت المال پنجاب ' مصدرہ 1990ء

جناب وزیر اعلیٰ : جناب سپیکر ! مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ کل اس معزز ایوان میں اعتماد کے ووٹ کیلئے جو تحریک زیر بحث تھی اس پر اراکین نے ابھی اپنے خیالات کا اظہار فرمانا ہے۔ تاہم اس دوران جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قانون سازی کی آج ضرور بسم اللہ کی جائے ۔ اور اس کے باوجود کہ ابھی تک کابینہ بھی تشکیل نہیں پائی اور مجالس قائمہ بھی ابھی تک مکمل ہونی باقی ہیں ۔ ہم قانون سازی کے لیے وقت بچائیں اور اس جذبے کے تحت میں آج بسم اللہ کرتے ہوئے اس ایوان کے سامنے ایک آرڈیننس پیش کر رہا ہوں ۔ تاکہ ہم اس میں مثبت انداز سے پیش رفت کا آغاز کریں ۔ تو جناب سپیکر! میں "ہنگامی قانون بیت المال پنجاب مصدرہ 1990ء نمبر 14 بابت 1990ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

جناب سپیکر! میں ھنگامی قانون بیت المال پنجاب مصدرہ 1990ء نمبر 24 بابت 1990ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

2۔ ھنگامی قانون ' بیت المال پنجاب مصدرہ 1990ء

2۔ جناب سپیکر! میں ھنگامی قانون بیت المال پنجاب مصدرہ 1990ء نمبر 24 بابت 1990ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

جناب سپیکر: جی میرے خیال میں آپ سارے اکٹھے ہی ایک بار پڑھ دیں ۔

میاں منظور احمد موھل: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! قانون یہی ہے کہ منسٹر کی تعریف میں چیف منسٹر شامل ہے یعنی وہ ایک ہنگامی قانون ہاؤس میں رکھیں گے اس کے بعد دوسرا آئے گا ۔ یہ ہے طریقہ کار' کیونکہ ہمیں روایت کے مطابق چلنا ہے ۔ Rules of Procedure میں جو Precedent ہیں اس کے مطابق چلنا چاہیئے ۔

جناب سپیکر: صورت حال یہ ہے کہ ہمارے پاس ابھی مجالس قائمہ نہیں بنیں ۔ اس کے لیے

میں نے سوچا ہے کہ چیف منسٹر صاحب ان سب کو lay کریں گے اور اس کے لیے میں مجلس خصوصی تشکیل دوں گا۔ دو مجالس خصوصی کو تشکیل دوں گا جو ان تمام ہنگامی قوانین پہ غور کرنا شروع کر دیں گی۔ جس وقت یہ سارے ایک دم ہی lay کر لیں گے تو اس کے بعد میں Put کروں گا اور اس پہ مجالس بنادوں گا۔

ھنگامی قانون ترمیم (ادائیگی) بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1990ء

3۔ وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! میں ہنگامی قانون (ترمیم) (ادائیگی) بھتا خصوصی، ملازمین پنجاب مصدرہ 1990ء (ہنگامی قانون پنجاب نمبر 15 بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون (ترمیم) (ادائیگی) بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1990ء

4۔ جناب سپیکر! میں ہنگامی قانون (ترمیم) (ادائیگی) بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1990ء (ھنگامی قانون پنجاب نمبر 25 بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون، تعلیمی فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 1990ء

5۔ میں ہنگامی قانون تعلیمی فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 1990ء (ہنگامی قانون نمبر 16 بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون ترقیاتی ادارہ، ڈیرہ غازی خان مصدرہ 1990ء

6۔ میں ھنگامی قانون ترقیاتی ادارہ ڈیرہ غازی خان مصدرہ 1990ء (ہنگامی قانون نمبر 17 بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون حق شفع پنجاب مصدرہ 1990ء

7۔ میں ہنگامی قانون حق شفع پنجاب مصدرہ 1990ء (ہنگامی قانون نمبر 18 بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا۔

ھنگامی قانون حق شفع پنجاب مصدرہ 1990ء

8۔ میں ہنگامی قانون حق شفع پنجاب مصدرہ 1990ء (ہنگامی قانون نمبر 21 بابت 190ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون (ترمیم) تحدید شہری کرایہ پنجاب مصدرہ 1990ء

9۔ میں ھنگامی قانون (ترمیم) تحدید شہری کرایہ پنجاب مصدرہ 1990ء (ھنگامی قانون پنجاب نمبر 19 بابت 1990ء) کی ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون (ترمیم پنجاب) انضباط کارخانہ جات چینی مصدرہ 1990ء

10۔ میں ھنگامی قانون (ترمیم پنجاب) انضباط کارخانہ جات چینی مصدرہ 1990ء (ھنگامی قانون پنجاب نمبر 20 بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون (ترمیم) (تحفظ' محافظت' نگہداشت و انتظام) جانوراں پنجاب مصدرہ 1990ء

11۔ میں ہنگامی قانون (ترمیم) (تحفظ ' محافظت نگہداشت و انتظام) جانوراں پنجاب مصدرہ 1990ء (ھنگامی قانون پنجاب نمبر 22 بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

ھنگامی قانون (ترمیم) پنجاب بنک مصدرہ 1990ء

12۔ جناب سپیکر! میں ھنگامی قانون (ترمیم) پنجاب بنک مصدرہ 1990(ھنگامی قانون نمبر 23

بابت 1990ء) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
شکریہ جناب سپیکر

جناب سپیکر: یہ آرڈیننسز ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں۔ جو رول 75 کے تحت اب مسودات قانون کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ چونکہ اسمبلی کے مجالس قائمہ کی ابھی تشکیل نہیں ہوئی۔ اس لئے میں مجالس خصوصی کی تشکیل کرتا ہوں جو ان مسودات قانون پر غور شروع کریں گی۔ میں ایک ایک کمیٹی میں دس دس معزز ارکان کے نام شامل کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی مجلس خصوصی میں یہ معزز اراکین شامل ہوں گے۔

مجلس خصوصی I

1- چودھری محمد اعظم چیمہ
2- راجہ خلیق اللہ خان
3- جناب ریاض فتیانہ
4- چودھری شاہد اکرم بھنڈر
5- جناب عثمان ابراہیم
6- حاجی محمد افضل چن
7- میاں محمود الرشید
8- ملک سرفراز احمد
9- سید چراغ اکبر شاہ
10- جناب غلام سرور خان صاحب

دوسری کمیٹی میں یہ معزز اراکین شامل ہوں گے۔

مجلس خصوصی II

1- مہر سعید احمد ظفر
2- دیوان سید عاشق حسین بخاری

3۔ سردار عاشق حسین خان گوپانگ

4۔ جناب ایم لطیف مغل

5۔ جناب غلام حیدر خان کمی

6۔ رانا اکرام ربانی

7۔ جناب محمدؐ اقبال لنگڑیال

8۔ میاں منظور احمد موہل

9۔ چودھری محمد جعفر اقبال

10۔ سید طاہر احمد شاہ

میں ان مجالس میں دو دو نام اور شامل کرنا چاہتا ہوں ۔ بارہ بارہ ارکان کی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں ۔ پہلی کمیٹی میں محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ آجائیں گی اور پیر محمد یعقوب شاہ صاحب آجائیں گے ۔ دوسری کمیٹی میں راجہ محمد بشارت خان صاحب اور نصیر خان صاحب آجائیں گے ۔ یہ بارہ بارہ صاحبان پر مشتمل دو مجالس خصوصی ہیں جو اپنی رپورٹ 16 دسمبر 1990ء تک اس ایوان میں پیش کریں گی ۔ مسودات قانون نمبر 1 سے 6 تک پہلی کمیٹی کے پاس اور نمبر 7 سے بارہ تک دوسری کمیٹی کے پاس ہوں گے ۔

ملک سرفراز احمد : جناب والا ! میں ایک وضاحت چاہتا ہوں کہ مناسب ہو گا کہ آپ ان کے کنوینز مقرر کر دیں ۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے ۔ اگر کنوینز مقرر کر دیں تو میٹنگ Convene کرنے میں آسانی ہو گی ۔ ورنہ اس میں دیر لگے گی ۔ کیونکہ یہ کام خاصا زیادہ ہے ۔

جناب سپیکر: اس کے لیے کنوینز بھی مقرر کیے جاسکتے ہیں ۔ لیکن کمیٹیوں کی میٹنگ تو سیکرٹری اسمبلی convene کریں گے ۔ اس میں آپ کو دقت نہیں ہو گی ۔ اور جس وقت آپ بارہ ممبران meet کریں گے تو آپ آپس میں کسی کو کنوینز مقرر کر لیں ۔

ملک سرفراز احمد : یہ مناسب ہے ۔

جناب سپیکر: اب جو صاحبان Vote of Confidence پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کے بارے میں کل طے ہوا تھا کہ انہیں دو دو منٹ دیئے جائیں گے ۔ میرے پاس چھبیس نام ہیں ۔ یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ کوئی اور نیا نام entertain نہیں کرنا ۔ ہم میاں عبدالستار صاحب سے شروع

کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں عبدالستار صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔

سردار نصر اللہ خان دریشک: جناب والا! کل یہاں یہ طے ہوا تھا کہ معزز رکن تقریر کرنے کے بعد یہاں تشریف رکھیں گے۔

جناب سپیکر: جو صاحبان بات کرنا چاہتے ہیں وہ آج ایوان سے نہیں جائیں گے۔ وہ یہاں تشریف رکھیں گے کہیں ایسا نہ ہو کہ جس وقت وزیر اعلیٰ صاحب نے آپکے لیے اظہار تشکر کرنا ہو تو صرف وزیر اعلیٰ صاحب اور میں ہی ایوان میں رہ جائیں۔ انشاء اللہ ہم ہی رہ جائیں گے۔ اس لیے یہ آپکی Commitment ہے جو صاحبان آج تقریر کریں گے وہ ایوان سے جائیں گے نہیں۔ تشریف رکھیے۔ پیر محمد یعقوب شاہ صاحب۔

پیر محمد یعقوب شاہ: جناب سپیکر! میں آپکی وساطت سے جناب غلام حیدر وائیں صاحب پر جو اعتماد کیا گیا ہے۔ اور انکی شخصیت کے متعلق جو اظہار خیال کیا گیا ہے۔ میں اس سلسلے میں انکے لیے دعاگو ہوں لیکن آزمائش کی اصل گھڑیاں منصب پر فائز ہونے کے بعد ـــــ

ملک سرفراز احمد: جناب سپیکر! آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہے۔ اب جناب اسکی بندش کردیں۔ اور اسکی بندش ذرا سختی سے کردیں تو مناسب ہو گا۔

جناب سپیکر: میں ملک سرفراز صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر سے اتفاق کرتا ہوں۔ کہ معزز اراکین جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں گیلری میں بیٹھے ہوئے۔ صاحبان سے وہاں جا کر نہ بات چیت کریں اور نہ ہی ہاتھ ملائیں اور نہ گیلری میں بیٹھے ہوئے صاحبان جو ہیں وہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے اراکین کو کسی قسم کا اشارہ کریں کسی کو بلائیں یا کسی کو سلام علیک کریں۔ یہ چیزیں پارلیمانی روایات اور پنجاب اسمبلی کی روایات کے منافی ہیں۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرونگا اس بارے میں احتیاط کریں۔

پیر محمد یعقوب شاہ: جناب سپیکر! میں آپکی وساطت سے جناب غلام حیدر وائیں صاحب پر بحیثیت وزیر اعلیٰ اعتماد کیا گیا ہے۔ اور انکی شخصیت کے متعلق کل اور آج اظہار خیال کیا گیا یا کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں میں انکے لیئے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکو اس نئے منصب پر ملک و ملت کے

تمام فرائض اپنی رہنمائی سے ادا کرنے کی توفیق کامل عطا کرے۔ اصل ۔ ۔ سنبھالنے کے بعد ذمہ داری اور فرائض کا دور شروع ہوتا ہے۔ اب جناب غلام حید. وائیں بحیثیت ۔ یہ اعلیٰ اس منصب پر فائز ہیں ۔ جس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا ۔ اگر میرے دور حکومت میں دریائے دجلہ کے کنارے پر کوئی کتا بھی پیاسا مرگیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے ضرور پوچھے گا کہ تم نے نظام حکومت کو کیسے چلایا ۔ اب یہ اکیلے انکی ذمہ داری نہیں ہے ۔ بلکہ ہم سب کی ذمہ داری ہے ۔ ہم انکے ساتھ کیسا چلتے ہیں ۔ کسی طرح کا تعاون پیش کرتے ہیں ایک تو تقریر کی حد تک حسن خیال کا اظہار کر دینا اور دوسرا عملی کام کرکے دکھانا اس سلسلے میں ہمیں انکے ساتھ اس طرح تعاون پیش کرنا پڑے گا ۔ کہ ہم ناجائز کام انکے سامنے پیش نہ کریں ۔ لاقانونیت کی کوئی مثال پیدا نہ ہو ۔ امن شکنی نہ ہو اور کوئی ایسی بات نہ ہو جو یہاں عہد کئے جا رہے ہوں ۔ ان کی خلاف ورزی ثابت ہو۔ جناب سپیکر! میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو اپنی جماعت کی طرف سے جمعیت علمائے پاکستان کے ہم دس ممبران اسمبلی ہیں اسلامی جمہوری اتحاد کے ٹکٹ پر یہاں کامیاب ہو کر آئے ہیں۔ میں انکا پارلیمانی لیڈر ہوں ۔ میں اپنی پوری جماعت کی طرف سے انہیں یقین دلاتا ہوں ۔ ہم انشاء اللہ ہر لحاظ سے انکے ساتھ تعاون کریں گے ۔ نظامیہ لوٹنے نہ دیں

اگرچہ بکھرے ہوئے سینکڑوں عنوان میرے لئے ۔

جب ہم ووٹ لینے کے لیے گئے تو جا کر دیکھا کہ نہریں ٹوٹی پڑی ہیں ۔ سڑکیں برباد ہو چکی ہیں ۔ اور ضلع تک نظام حکومت کچھ نہ کچھ نظر آتا ہے ۔ اور نیچے جا کر سارے کا سارا گرد ہی گرد نظر آتا ہے۔ جیسے کوئی حکومت کا عنصر موجود ہی نہ ہو ۔ اسلئے میں عرض کر رہا ہوں کہ جب ہم نے نیچے کی سطح پر جا کر مسائل دیکھے ہیں ۔ ان میں بڑی مشکلات کا سامنا ہے ۔ اور لوگوں کی بڑی توقعات اسلامی جمہوری اتحاد کے ساتھ وابستہ ہیں اور انہوں نے سب سے زیادہ نفاذ شریعت اور نفاذ اسلام کے سلسلے میں ووٹ دیتے وقت ترجیح دی ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب لوگ یہ بات بھی کرتے ہیں کہ 1988ء میں جو سیلاب آیا جو سڑک انگریز بنا کر گیا تھا ۔ راولپنڈی سے لاہور آنے والی شاہدرہ کے قریب اس کے پل اب تک باقی ہیں لیکن جس سڑک کو بنے ہوئے ابھی سات سال ہوئے تھے ۔ اسکے سارے پل پانی میں بہہ گئے ہیں ۔ اس قسم کا ناقص میٹریل استعمال کرنا اور اس قسم کی تباہی کرنا اور خزانے خالی کرنا اتنی بڑی شکایات ہیں ۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ بہت بڑا بوجھ وہ اپنے کندھوں پر اٹھا رہے ہیں۔ ہم انکے ساتھ دیانت داری سے تعاون کریں گے۔ میں امید کرتا ہوں اور انشاء اللہ العزیز ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں گے کہ انکو ان مشکلات میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کی توفیق کامل عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک جلال الدین ڈھکو صاحب

ملک جلال الدین ڈھکو: جناب سپیکر! شکریہ آپ نے موقع دیا پہلے تو میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور کل ان کے بارے میں بڑی باتیں ہوئیں انکی خدمات کے بارے میں انکی ورکری کے بارے میں۔ ہم ان تمام باتوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ وہ ایک معمولی ورکر سے اس منصب جلیلہ پر آئے ہیں۔ اور وہ اپنی نیک نیتی دیانتداری اور عمل سے آئے ہیں۔ اسکے بعد میں دو تین گذارشات کروں گا کہ سب سے اولین فرض حاکم اعلیٰ کا یہ ہے کہ جب وہ برسراقتدار آتا ہے تو وہ ملک میں امن و امان کی صورت حال کو برقرار رکھتا ہے۔ جناب غلام حیدر وائیں صاحب آپ اس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں اور آپ نے اس کنبہ کو کنٹرول کرنا ہے۔ سب سے پہلے آپ اپنی انتظامیہ پر کڑی نظر رکھیں۔ انتظامیہ کو ہلنے نہ دیں۔ اور اپنے صوبہ میں پوری طرح سے امن عامہ کی صورت کو برقرار رکھیں۔ جب تک صوبہ میں امن نہ ہو باقی معاملات نمبر2 پر ہیں۔ پہلا مسئلہ امن کا ہے۔ اسکے بعد عدل و انصاف آتا ہے۔ رشوت خوری کا خاتمہ آتا ہے۔ اور بیروزگاری کا مسئلہ ہے۔ یہ تمام تر مسائل آپکی توجہ سے آپکی محنت سے آپکی ہمت سے اور ساتھیوں کی مدد سے حل ہونگے۔ آخر میں آپکو دوبارہ دلی مبارکباد دیتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ پورے ہاؤس کو یقین ہے۔ کہ آپ اس پنجاب کو اچھی طرح سے نیک نیتی سے اور قابلیت اور ہمت سے چلائینگے۔ کیونکہ آپ نے وہ تمام مراحل طے کئے ہیں۔ آپ نچلی سطح سے اوپر آئے ہیں۔ آپکو ان تمام باتوں کا کافی تجربہ ہے آپ اپنے اس تجربے کی روشنی میں ان تمام مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہونگے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ محمد طاہر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ حاجی محمد بوٹا صاحب۔

حاجی محمد بوٹا: (پنجابی) جناب سپیکر! جناب غلام حیدر وائیں نے وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد کل بہت بڑی اکثریت کے ساتھ اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پنجابی بولنے سے پہلے اسکی اجازت لینا ہوتی ہے۔

حاجی محمد بوٹا: کیونکہ یہ ہماری طرح کے آدمی ہیں اس لیے میں ان کو بڑی کھلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ اسکے بعد جناب سپیکر! جناب غلام حیدر وائیں صاحب کا خیال ہے کہ پنجاب کی بہتری کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کریں گے ۔ جس کے لیے میں اپنی ایک دو تجاویز پیش کروں گا ۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک میں لوگ مزدور رہتے ہیں ۔ چونکہ اگلے ہفتے یا کل پرسوں انہوں نے کابینہ تشکیل دینی ہے ۔ میں اس کے متعلق ان کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کیونکہ زیادہ تر لوگ پاور لوم اور قالین بانی کا کام کرتے ہیں ۔ اور اس کے علاوہ لوگ **Shoe maker** ہیں کئی لوگ ترکھان کا کام کرتے ہیں زرعی آلات بناتے ہیں اور کھیلوں کا سامان بناتے ہیں ۔ اور جو لوگ گھروں میں چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں ان کی بہتری کے لیے ان کو سمال انڈسٹری کی علیحدہ وزارت بنانی چاہئے اور اس کا تعلق صرف سمال انڈسٹری کے ساتھ ٹیکسٹائل ملز یا جو اور بڑی فیکٹریاں ہیں ۔ ان کے ساتھ وزارت صنعت کا تعلق ہو ۔ اور ان کے ساتھ صرف سمال انڈسٹری کی وزارت کا تعلق ہو ۔ کیونکہ ملک میں 52 فیصد آبادی خواتین کی ہے ۔ ہماری خواتین نہ دفاتر میں کام کرنا چاہتی ہیں اور نہ ہی وہ ٹیکسٹائل ملوں میں جاتی ہیں نہ کبھی باہر کام کرنے جاتی ہیں اور نہ ہی ان کے خاوند اس کی اجازت دیتے ہیں ۔ اپنے گھروں میں وہ کھڈیوں پر ہی کام کر سکتی ہیں ۔ قالین بانی کرتی ہیں ۔ اس کے علاوہ اور بھی چھوٹے چھوٹے موٹے کام کرکے اپنے کنبے کے لیے آمدنی میں اضافہ کرتی ہیں ۔ اس لئے میں بار بار گزارش کروں گا کہ جناب غلام حیدر وائیں صاحب! مہربانی کرکے سمال انڈسٹری کی علیحدہ وزارت بنائیں اور ان چھوٹے گھروں میں جو کام ہوتے ہیں ۔ ان کے لئے مشورے کریں تاکہ ان غرباء کی آمدنی میں اضافہ ہو کیونکہ مہنگائی بین الاقوامی ہے۔ لہٰذا اس پر قابو بالکل نہیں پایا جاسکتا ۔ اس قسم کی تجاویز سوچنی چاہئیں تاکہ غریب لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہو اور ان کی آمدنی کے اضافے کے لیے میاں صاحب کو بہت دلچسپی لینی چاہیے ۔ آخر میں ان کو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ ۔ سید چراغ اکبر صاحب!

سید چراغ اکبر شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ہے ۔ سب سے پہلے میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی خدمت میں ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ وائیں صاحب نے اپنی تقاریر میں کئی شعر سنائے ہیں اور اپوزیشن کہیں پیچھے نہ رہ جائے ۔

جو ہم پر گزری سو گزری مگر شب ہجراں
ہمارے اشک تیری عاقبت سنوار چلے

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے انگریزی میں تقریر کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اردو میں اچھی تقریر کر سکتے ہیں۔

سید چراغ اکبر شاہ: جناب والا! اس پر میں پوائنٹ آف آرڈر اٹھاؤں گا کہ نیشنل اسمبلی کی کوئی مثال نہیں ہے۔ کہ انگریزی میں تقریر کرنے کے لیے ــــــ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگر انگریزی میں بولنا چاہتے ہیں تو بے شک بولیں۔

SYED CHIRAGH AKBAR SHAH : - Mr. Speaker, Sir, I congratulate Mr. Ghulam Haider Wyne on receiving the vote of confidence of the House. He is a man of principles, character, integrity and convictions. Mr. Wyne has attained this high office due to his personal hard work and party loyalty. Sir, despite the serious reservations of the Opposition to the conduct of the general elections and their impartiality, the Co-Chair Person Miss Benazir Bhutto has decided to sit in the Opposition of in the all five liegislatures. This decision of the Co-Chair Person is of great significance in the political history of Pakistan because if she had boycotted these legislatures and the Members of the PDA had resigned from their seats then these legislatures and Assemblies would have been nothing but s theatre of abdurdness. Despite determined to play an important and constructive role in these legislatures. We are ready to co-operate with you, Sir, for the welfare of the poor and the down-trodden of this country.

There are certain important national issues that I would like to bring to the attention of the very newly elected Chief Minister. There that should be made to the National Assembly. Firstly, the Provincial Assembly of Punjab should jointly and unanimously recommend to the National Assembly that they should do away with the Eighth Amendment. Two Assemblies have met their fate through this

amendment. Secondly. the food prices should be. kept at the minimum and no heights should be allowed. Prices of agricultural inputs should not be allowed to rise. A comprehensive energy policy is be avoided. In the forthcoming Session I will point out in detail how important this energy policy is. We will not be able to meet our energy needs through man - made dams. For us nuclear energy is very important and the Federal Government should try to go through the agreements signed by Miss Benazir Bhutto with the Government of France and acquire those nuclear plants so that the energy situation in the country can be improved.

Finally, Mr. Speaker, I will like to bring to the notice of the Chief Minister that in view of the atmosphere which the Opposition has created after the general elections in the National and the Provincial Assemblies, the harassment and political victimization of the Pakistan Peoples party workers must come to an end immediately. We are ready to co-operate with you, Sir, but only to the extent where the welfare and good of the common man is concerned. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صداقت علی صاحب!

چودھری صداقت علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم! جناب والا! میں غلام حیدر وائیں صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں ۔ اور یہ بڑے عرصے کے بعد ہوا ہے کہ پاکستان میں ہم دوبارہ اس لائن پر آئے ہیں ۔ جہاں سے ہم بھٹکے تھے ۔ اور ہم موجودہ ترقی یافتہ دور میں بہت پیچھے ہیں ۔ اور ہم نے بہت تیزی سے سفر کرنا ہے ۔ تاکہ ہم جو پیچھے رہ گئے ہیں ۔ اس کو ہم Cover کریں ۔ اور موجودہ زمانے کا ہم ساتھ دیں ۔ یہ بڑی خوش آئندہ بات ہے کہ لوگوں نے ہماری عوام نے آئی جے آئی پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ایک بات بہت توجہ طلب ہے کہ اس دفعہ عوام نے ہم سے بہت زیادہ توقعات وابستہ کی ہیں ۔ جس گرم جوشی سے جس اچھے انداز سے لوگوں نے ہمیں Support کیا ہے اسی طرح سے ان کی ہم نے توقعات بھی ہیں ۔ اگر ہم لوگوں کی توقعات پر پورے نہ اترے تو پھر نتیجہ برعکس ہو سکتا ہے ۔ ہمیں تلخ حقائق سامنے رکھنے چاہئیں ۔ ہمیں اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ لوگوں نے ہمیں بڑا اچھا mandate دیا ہے ۔ اور لوگ ہمیشہ کے

لیے ہمارے ساتھ ہونگے ۔ لوگ ہمیشہ کے لیے ہمارے ساتھ نہیں ہیں ۔ لوگوں نے ہم سے کچھ توقعات وابستہ کی ہیں ۔ اور اس کے مطابق انہوں نے ہمیں ووٹ ڈالا ہے ۔ اور ہمیں چاہیے کہ ہم ان کی توقعات کو پورا کریں اور ان کی خواہشات کو پورا کریں ۔ رائے عامہ جو ہم سے چاہتی ہے وہ پورا کریں ۔ اور اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں چاہیے کہ ہم اس ملک میں Islamization کا کام فوری طور پر شروع کریں کیونکہ لوگ اس بارے میں بہت - - - - Serious views رکھتے ہیں ۔ اور اس کے علاوہ Corruption سے تقریباً ہم تمام لوگ ، ہماری عوام بھی تنگ ہیں اور ہم ایم این اے اور ایم پی اے بھی اس سے تنگ ہیں ۔ اس کے لئے ہمیں چاہیے کہ ہم مضبوط قسم کی پالیسی بنائیں کہ Corruption کو کنٹرول کر سکیں ۔ اور ہماری پالیسی مختلف شعبے جیسے تعلیم ہے ، ہیلتھ ہے اور مختلف محکمہ جات ہیں ۔ ہمیں ان سب سے اصلاحات شروع کرنی چاہیں ۔ اب اگر ہم یہ کہیں کہ ہماری تعلیمی پالیسی بالکل صحیح جا رہی ہے ۔ تو یہ قطعاً غلط ہے ۔ ہم اگر یہ کہیں کہ ہماری صحت پالیسی بالکل ٹھیک ہے تو یہ قطعاً غلط ہے ۔ ہمیں شعبوں میں بہت زیادہ اصلاحات کی ضرورت ہے اور یہ ہمیں فوری طور پر کام کرنا چاہیے ۔ اور اگر ہم نے ان شعبوں میں تبدیلی نہ کو تو عوام ہم سے مایوس ہو ج گے اور تھانے کچہریوں کے جو حالات ہیں وہ بھی کافی توجہ طلب ہیں ۔ ہم پر الزام دیا جاتا ہے کہ ایم این اے اور ایم پی اے مداخلت کرتے ہیں ۔ میں اس فلور پر کہتا ہوں کہ ہم نے اپنی اصلاحات کافی کی ہیں ۔ اور مزید کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ اور اللہ کے فضل سے ہمارے وزیر اعلیٰ اور ہمارے وزیر اعظم دیانتدار ہیں ہم ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے اور جو بھی ہم پر پابندیاں لگائی جائیں گی ہم قبول کریں گے ۔ اور اس کے علاوہ اور لوگ بھی اس کے ذمہ دار ہیں ان کو بھی ملکر ہم سب نے درست کرنا ہے ۔ اگر ہم ان کو درست نہ کر سکے تو پھر اس کا نتیجہ برعکس ظاہر ہو گا ۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم انقلابی قسم کی اصلاحات کریں ۔ ایک اور اہم بات نظام عدل کی ہے ۔ ہمیں اپنے نظام عدل کو بدلنا ہو گا ۔ ہم Criminal کیسوں میں کسی بھی کیس کا فیصلہ تین ماہ میں نہیں کرتے اور سول کیسوں میں اگر ہم چھ ماہ میں فیصلہ نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ ہم نے لوگوں کو انصاف دینے سے انکار کیا ہے ۔ ہمیں اپنے - - - - Judicial System کو مکمل طور پر بدلنا ہو گا ۔ تاکہ لوگوں کو جلد اور سستا انصاف ملے ۔ اور معاشرے میں جو بے چینی ہے ، جو بدامنی ہے وہ دور ہو سکے ۔ اور ہم تمام لوگ امن اور سکون کی زندگی گزار سکیں ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان بلوچ صاحب (فاضل ممبر ایوان میں تشریف فرما نہ تھے)
چودھری خادم حسین صاحب

چودھری خادم حسین: بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بھی موقع دیا تو میں مختصر سی دو چار باتیں عرض کروں گا کہ باقی جب بھی ہماری پارلیمانی میٹنگز ہوں گی ۔ وہاں Policy Matters بنتے رہیں گے ۔ جناب والا ! میں اپنی طرف سے اور اپنے علاقے کی طرف سے غلام حیدر وائیں صاحب کے وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ! آج کے وزیر اعلیٰ اور اس سے پہلے جو بھی وزیر اعلیٰ گزرے ہیں ان میں خاص نمایاں جو بات ہے وہ یہ ہے کہ 1985ء سے پہلے اس ملک کی سیاست پر چند خاندانوں کا ہی عروج تھا۔ ان کا کنٹرول تھا اور آج ہم لوئر مڈل کلاس کے لوگ جناب غلام حیدر وائیں صاحب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر بے حد خوش ہیں ۔ اسلئے کہ اب عوام میں بھی شعور آ چکا ہے ۔ کہ شخصیت کو ترجیح دی جائے نہ کہ حیثیت کو ۔ اور غلام حیدر وائیں صاحب کی بے لوث خدمت اور ایک پارٹی سے وابستگی اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک نظریاتی آدمی ہیں اور ہمارے مسلم لیگی کارکن کے لیے اس سے بڑا خوشی کا کوئی مقام نہیں ہے ۔ آج ہمارے لئے بالخصوص مسلم لیگی ارکان کے لیے اور بالعموم اسلامی جمہوری اتحاد کے لیے یہ مسرت کا مقام ہے کہ آج پاکستان مسلم لیگ پنجاب کے صدر اور پاکستان مسلم لیگ پنجاب کے جنرل سیکرٹری دونوں عہدوں پر فائز ہیں ۔ یعنی وزیر اعظم کے عہدے پر بھی اور وزیر اعلیٰ کے عہدے پر بھی ۔ تو جناب والا ہم توقع کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح عوام نے اسلامی جمہوری اتحاد کا ساتھ دیا ہے اب عام لوگوں کے ہاتھ میں یہ کنٹرول آگیا ہے ۔ اب عام لوگوں کے ہاتھ میں یہ حکومت آئی ہے ۔ لہٰذا اب عام لوگوں کی بہتری کے لیے منصوبے بنائے جائیں گے اور ان پر لائحہ عمل اختیار کیا جائیگا ۔ میں ان ہی الفاظ کے ساتھ جناب وائیں صاحب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں اور ان کے لیے ایک شعر پیش کرتا ہوں اور یہ پنجابی کا شعر ہے ۔

نہ تیر دگایاں بن دی اے   رب دیا پیارے محبوبا
نہ درد سنایاں بن دی اے   گل تیرے بنایاں بن دی اے

بات صرف اتنی سی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ ۔۔۔۔۔۔ تاج محمد خانزادہ صاحب ۔

Mr. TAJ MOHAMMAD KHANZADA . Thank you , for giving me the floor. I hope you will allow me speak in English.

MR. DEPUTY SPEAKER : Yes.

Mr. TAJ MOHAMMAD KHANZADA : Mr. Ghulam Hyder Wyne, your election to this august office by the sounding majority of the Treasury benches is a sufficient of the testimony of your qualities of heart and head. Sir, today you occupy a seat which has for decades been occupied by the feudal lords and jagirdars of this Province. You have been elevated to this august office through your hard work and tour devotation to the cause of the original Party which brought this country into creation, namely the Muslim League.

Sir, While congratulating on your elevation to this august office, I would like to bring out to you that the test will lie in what lies ahead of us. We are facing unsurmountable difficulties but as we are faithfuls of Islam, there is no problem in the world which with the blessing of God, our people cannot overcome. You will have a singular support of this sovereign body sent here by the poor and unrepresentative people of Punjab whose cause has never been pleaded. This Province of Punjab in the past has been ruled by the feudals and jagirdars by persecution and prosecution through the lower services of law and order.

Sir, I appeal to this august House that since the shape of elections has changed and we have held out vast promises to the populace of PUnjab in the name of Islam, the. first thing you should know is to constitute a Committee of eligible and capable people knowing judicial law as well as the law of Shariah to see what changes are required in the Judicial and Criminal law of this country to bring it in consonance and in accordance with the Sunnah and Hadith.

Sir, while there is very little time for me to elaborate on many problems, time will come in the Budget Session when we shall be able to give our views in greater details by way of consultations, for the blessing of this House and for its support to surmount those problems.

Sir. I would refer to my very backward area of Attock.

Sir, to day after 43 years of creation of this country, we are still deprived not only of basic rights but even of drinking water. Sir, during my several tenures I have been representing the cause of the people, the soword arm of Pakistan.

Sir,. don't forget us. we are the defenders of Pakistan. Every citizen of Pakistan is the defender of Pakistan but the people who sacrificed their blood and life are the people of Attock, Jehlum and Rawalpindi primarily alongwith other people of Pakistan. Sir, let out request for drinking water for this area receive the top most priority in your regime. Sir, today our children, our girls, our boys, our mothers and sisters travel 8 to 10 miles to bring water which is unfit for human consumption and which is even unfit for animals. They bring that water where animals urinate and which carry all the diseases. Please have pity. Is it the freedom for which we fought ? Is it in accordance with the Islamic values ? Today our people, are being treated, if not on similar odds as Karbala, but very nearly so because if the water is not denied we have to make greater effort to jump into the water and bring it to our children.

Sir, I appeal to this House today that in the name of God and in the name of humanity, come to the rescue of the backward areas. I am glad that your predecessor has made a Trust for the development of Dera Ghazi Khan, Sir, while appreciating the Trust for that Division, I request that kindly do not forget that the district of Attock, Jehlum, Mianwali, Muzzafargarh are equally backward, if not more backward than those areas. Sir, your attention alongwith my colleagues who today from this sovereign body for the governance of Punjab which constitutes 62% of the populace of Pakistan, will come to the rescue of the dumb and deaf people who have never been able to plead their cause sufficiently with importance to invite your kind attention.

Sir, since I am debarred by the time and the bell has rung.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے درخواست کروں گا کہ جو دوسرے مقرر حضرات آپ سے بعد

MR, TAJ MOHAMMAD KHANZADA just a minute Sir. It is for the first time that Government has come into existence which is for the people, by the people and formed by the people of this country. Sir, we hope that we will give sufficient proof of our ability to deal with the problems and come to the welfare of the common man who form the rural population, population of Pakistan. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر محمد افضل صاحب۔ (فاضل ممبر ایوان میں تشریف فرما نہ تھے۔) میاں محمود الرشید صاحب۔ (فاضل ممبر ایوان میں موجود نہ تھے) چودھری محمد حنیف صاحب۔

چودھری محمد حنیف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب سپیکر! میں سب سے پہلے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی خودرای 'ان کی قلندرانہ صفت انہیں اس مقام پر لائی ہے۔ بقول شاعر۔

مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

جناب سپیکر! آج اسلامی جمہوری اتحاد کی فتح کا آغاز ہے لیکن اصل فتح اس وقت ہو گی کہ جب اس ملک کے غریب کا 'اس ملک کے کسان کا 'اس ملک کے مزدور کا مسئلہ حل ہو گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کیا ملیں اس لیے ریشم کے ڈھیر بنتی ہیں کہ دختران وطن تار تار کو ترسیں اور کیا مالی نے خون سے زمین کو اس لئے سینچا تھا کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں کہ ہماری فتح دراصل اس وقت ہو گی کہ جب وہ انقلاب وہ سوچ وہ فکر پیدا ہو کہ جس کے لیے عوام نے قوم نے ہمیں یہ Mandate دیا ہے۔ میں خدا سے دعاکرتا ہوں کہ جو پروگرام اور جو مشن لے کے ہم آئے ہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے ورنہ اس دور میں کہ جنھوں نے شریعت کو بالائے طاق رکھ کر اس کو پیچھے چھوڑا۔ اس کے خلاف باتیں کیں اور لوٹ مار کا بازار گرم رکھا۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے قرآن پاک میں آتا ہے کہ ۔ (ان بطش ربک لشدید ○) بلاشبہ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

یہ اقتدار یہ اختیارات اور عزت خدا کی دین ہے۔

(وتعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیرہ) تو آج اس اقتدار کو جو آج ہمارے پاس ہے۔ ہم نے اس کے بل بوتے پر تھانوں 'کچہریوں کے نظام کو بدلنا ہے۔ لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے نظام تعلیم کو بدلنا ہے۔ اس فرق کو مٹانا ہے جو غریب اور امیر کے درمیان ہے اور انصاف غریب کے دروازے

تک پہنچانا ہے ۔ وقت کی کمی کے باعث اس پر ہی میں اکتفا کرتے ہوئے اپنے قائد کی نذر اتنی ہی بات کہوں گا کہ

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشاد حسین سیٹھی صاحب ۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں قائد ایوان پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں کو اپنے اور دوستوں کی طرح مبارکباد نہیں دوں گا ۔ بلکہ میں اس انداز میں ان کو مبارکباد دوں گا کہ جس انداز میں اس ہادی برحق نے خوشخبری سنانے اور بشارت دینے کا اعلان کیا ہے ۔ میں اس انداز میں مبارکباد دوں گا فرمایا گیا ہے کہ ----

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
(یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت کردیتا ہے)

اس مصداق پر میں آج غلام حیدر وائیں صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ مجھے یہ پتا ہے کہ انہوں نے اس عہدے کے لیے ذرا برابر بھی کوشش نہیں کی تھی ۔ مجھے یہ پتا ہے کہ ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز اراکین نے بھی ان کا اس معاملے میں کوئی ساتھ نہیں دیا تھا بلکہ یہ اللہ کا ایک خاص کرم تھا کہ

------ واللہ یختص برحمتہ من یشاء

اللہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کرلیتا ہے ۔

اس طرح اس نے اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے ۔ اور یہ عزت کا تاج جو آج غلام حیدر وائیں صاحب کے سر پر سجایا گیا ہے ۔ یہ اس عزت کے تاج کا ایک پرتو ہے جس کے بارے میں ہادی برحق نے اپنی کتاب میں کہا کہ :۔

فان العزت للہ جمیعا
تمام کی تمام عزت تو اللہ کے لیے ہیں ۔

اللہ اپنی عزت کے تاج کو پرتو جب بندوں پر ڈالتا ہے آج وہ حصہ غلام حیدر وائیں صاحب کے نصیب میں بھی آیا ہے ۔ اس لیے میں یہ کہوں گا کہ آج جو ہمارے قائد ایوان ہیں وہ نظریہ پاکستان کے وہ سپاہی ہیں کہ جنہوں نے نظریہ اسلام کے لیے نعرے تک لگائے ہوئے ہیں ۔ آج ان پر جو ذمہ داری

عائد ہوتی ہے آج سے دین متین کو غالب کرنے لئے کہ جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے :۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق
لیظھرہ علے الدین کلہ و لوکرہ المشرکون

اللہ نے اس دین کو اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے بھیجا۔ آج اس کی ایک ذمہ داری پنجاب کے 6 کروڑ عوام کی نمائندگی کے ناتے آج جناب غلام حیدر وائیں صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ اس بات پر بھی میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو اس بات پر بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں استحقاق کی بنیادوں پر فیصلے کروں گا کہ اس لئے یہ مرد مومن یہ مرد درویش' اس بات سے آگاہ ہے کہ قرآن پاک کے الفاظ ہیں کہ ۔۔۔۔۔

یا ایھاالذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون
کبر مقتا عنداللہ ان تقولو مالا تفعلون
اے ایمان والوں وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں
اللہ کے ہاں یہ بات بڑی ہی ناگواری کا باعث ہے کہ

انسان ایک بات کو اپنے منہ سے کہے پھر اس پر عمل نہ کرے۔ اس لیے میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور اس بات پر بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ۔۔۔۔۔

یا ایھا الذین امنو اتقو اللہ وقولوا قولا سدیدا
اے ایمان والو! ہمیشہ درست بات کہا کرو

اس لئے میں غلام حیدر وائیں صاحب کو اس بات پر بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی سابقہ زندگی بھی اس بات کی غماز ہے کہ یہ درست بات کہنے کے عادی ہیں۔ جناب والا! میں پورے ایوان میں اس بات پر بھی جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کے پیش نظریہ بھی رہا ہے کہ ۔۔۔۔

ولا یجر منکم شنان قوم علی الا تعدلوا
اعدلوا ہو اقرب للتقوی

کہ پورے ایوان میں جتنے بھی گروپ ہیں ان کو ساتھ لے کر چلنے کے لیے ان کے ذہن میں یہ ولولہ ہے۔

ولا یجر منکم شنان قوم

کہ کسی گروہ یا کسی گروپ کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کر سکو ۔ انصاف کرو کہ یہی تقوی کے قریب تر ہے ۔ اس لئے میں اس بات پر بھی ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ اس بات سے آگاہ ہیں ۔

جناب والا ! وقت کی کمی کے باعث میں آخر میں صرف اب بات پر اکتفاء کروں گا کہ انشاء اللہ

وتعاونوا علی البر وا لتقوی ولا تعاونو علی الاثم والعدوان

کہ نیکی اور تقوی کے معاملات میں ہم ان سے بھرپور تعاون کریں گے گناہ اور زیادتی کے کسی معاملے میں ان سے تعاون نہیں کریں گے ۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر وسیم اختر شاہ صاحب

(معزز ممبر ہاؤس میں موجود نہ تھے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد اکرم صاحب

جناب محمد اکرم : بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر ! آج کے خوشگوار ماحول میں ، میں قائد ایوان جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ جن پر اس معزز ایوان کی بھاری اکثریت نے اعتماد کا اظہار کیا ۔

جناب سپیکر! ان کی یہ کامیابی ان کی زندگی کی مسلسل جدوجہد اصولوں کی پاسداری ، پاکستان مسلم لیگ کے ساتھ جنونی حد تک لگاؤ کی مظہر ہے۔ آج پاکستان بھر میں مسلم لیگ کے کارکن اس بات سے خوش ہیں کہ ایک جمہوری عمل سے ایک کارکن کو پنجاب جیسے صوبے کی قیادت نصیب ہوئی اور یہ جمہوری عمل یقیناً فخر پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے جو انہوں نے اس ملک میں منافقت اور نفرت کی سیاست کو ختم کرنے کے لئے جہاد کے طور پر شروع کیں ۔ الحمد للہ آج ملک بھر میں تخریب کار ملک دشمن عناصر ، ابن الوقت لوگ عیاں ہوچکے ہیں ۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے پورے ملک میں صاف ستھرا ماحول اور شرافت کی سیاست کا آغاز ہو چکا ہے ۔ جناب سپیکر خوشی کے ان لمحات میں ، معزز ممبران اور قائد ایوان کو یہ یاد دلانے کی بھی کوشش کروں گا ۔ کہ ایک

خوشحال پاکستان کے لیے ایک ترقی یافتہ صوبے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ یہاں پر بسنے والے ہر طبقہ فکر کے لوگوں کے لئے سستا اور فوری انصاف مہیا کیا جائے ۔ انکی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لائی جائیں خواہ وہ کاشتکار طبقہ جو کہ عرصہ دراز سے قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے خاموشی سے اپنی زندگی گزار رہا ہے خواہ وہ لوگ محنت کش اور مزدور طبقہ ہو سے تعلق رکھتے ہوں جو کہ حصول روزگار کے لیے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے جناب سپکر! انکی تلافی کے لیے ایک جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جو کہ معزز ممبران کی طرف سے تجاویز کی صورت میں پیش کی جاسکتی ہے ۔ جناب سپیکر! ایک کھلا چیلنج جو کہ اسلامی جمہوری اتحاد کو درپیش ہے اس سے میری مراد اس ملک میں نفاذ اسلام ہے۔

یہ وہ مطالبہ ہے جو کہ آج کا نہیں قیام پاکستان کے وقت' حصول پاکستان کے وقت نہ صرف ہمارے قائدین نے ہمارے عوام کے ساتھ کیا تھا بلکہ یہ وعدہ ہے جو کہ اللہ تبارک و تعالی کے ساتھ ہمارے قائدین نے کیا تھا ۔ آج بفضل تعالی اسلامی جمہوری اتحاد کو اللہ رب العزت نے وہ طاقت عطا کی ہے وہ اختیارات عطا کئے ہیں ۔ جن کو بروئے کار لاکر اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا جاسکتا ہے ۔جس کو پورا کرنے سے نہ صرف پاکستان کے عوام بلکہ عالمی اسلامی برادری میں ہمارا سر فخر سے بلند ہو سکتا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری پاکستان کی قیادت اپنے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کوئی تاخیر نہیں کرے گی ۔

جناب سپیکر! وقت کسی کا ساتھ نہیں دیتا ہے ۔ وہ کسی کا انتظار نہیں کرتا ہے ۔ آج ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کرنے کے لیے جلد از جلد اقدامات اٹھائے جائیں ۔

جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا' میرے ایک دوست نے چٹ بھیجی تھی ۔ میں قائد ایوان جناب غلام حیدر وائیں سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جیسا کہ ہم پہلے اعتراف کر چکے ہیں ۔ کہ وہ اپنے قول کے سچے ہیں ۔ انہوں نے استحقاق کی بنیاد پر فیصلے کرنے کا یہاں پر اعلان فرمایا تھا ۔ ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ مستقبل قریب میں بننے والی کابینہ میں بھی ایسے ہی استحقاق کو ملحوظ رکھیں گے ۔ اور ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ اپنی کابینہ میں شامل کریں گے ۔ جن کا ماضی بے داغ ہو جو باکردار لوگ ہوں جو کہ اپنے فرائض میں کوتاہی نہ کرنے والے ہوں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جناب قائد ایوان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے لوگوں کا انتخاب کریں گے جو کہ اس ملک کی ترقی کا باعث بن سکیں ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سکندر حیات خان ملی

حاجی محمد افضل چن: جناب والا! ایک ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔ کہ جناب ہمارے ملک میں ہڑتال بڑی زبردست ہو گئی ہے ۔ لوگ بہت تنگ ہیں ۔ یہ لوگ بڑی تقریریں کرتے ہیں ۔ اس بارے میں بات کریں ۔ لوگ بہت تنگ ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو پتہ ہے ۔

جناب سکندر حیات ملی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر! ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں ۔ کہ پاکستان مسلم لیگ اور اسلامی جمہوری پارٹی کی لیڈر شپ یا اس کی قیادت جو ہے اس پر کوئی غاصب برا جمان نہیں ہے ۔ اس کی لیڈر شپ پر جمہوری طریقہ سے کوئی بھی اوپر آسکتا ہے ۔ آئی جے آئی کوئی Dynastic rule نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ محض اس لئے آج میاں محمد نواز شریف کو استحقاق کی بنیاد پر وزیر اعظم اور جناب غلام حیدر وائیں صاحب کو وزیر اعلیٰ چنا گیا ہے میں اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ کے لوگوں کی طرف سے جو کہ ہرگز غریب نہیں بلکہ محروم ہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ جناب والا! صوبہ پنجاب میں ہر شعبہ میں محرومیوں سے ہمارے علاقہ کے عوام کو نجات دلائیں گے ۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جناب آئین میں صوبائی خود مختاری کو یقینی بنوانے کے لئے آپ مرکز اور صوبوں کے باہمی تعلقات میں کشیدگی کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی پوری کوشش کریں گے ۔ کل ہمارے کئی ممبران نے یہاں پر کالا باغ ڈیم کا ذکر کیا ۔ اور اس کو Controversial کہا گیا ۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے حصہ میں نہ صرف کالا باغ ڈیم جیسے Project ختم ہو گئے ہیں ۔ بلکہ گزشتہ سال WAPDA Authorties نے تین دفعہ منظور کرکے چشمہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ سینٹر کو بھیجا ۔ 1200 میگا واٹ کا اور تینوں دفعہ اس کو محترمہ بے نظیر بھٹو نے کھٹائی میں ڈال دیا ۔ میں آپ سے یہ درخواست کرونگا کہ پنجاب کو اس کا حق دلایا جائے ۔ اور چشمہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ جس میں کوئی Controversy نہیں ہے اسکو بحال کرایا جائے ۔ جناب والا! آپ کی قیادت میں ہمیں ہر قسم کی سہولت سینٹر سے مساوی حقوق سے ملنی چاہیئے Absolutly on equal Rights ، جان و مال اور آبرو محفوظ رہنے۔ بنیادی حقوق کا آپ تحفظ کریں گے ۔ انشاء اللہ آپ پوری کوشش کریں گے کہ عزت نفس کے ساتھ انصاف کے حصول کو سہل بنائیں گے۔ آخر میں میں یہ چاہتا ہوں کہ ملک میں جو غیر یقینی کی فضا ہے اسکی صورت حال کو ختم کرنے کے لئے آپس میں جس

طرح سے آج ہمارے اپوزیشن بنچوں سے اشارہ بھی کیا گیا ہے ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ بھائی چارے اور اخوت کی فضا میں سب کو ساتھ لے کر نہ صرف پنجاب اسمبلی میں بلکہ پورے پاکستان کی اسمبلیوں میں سب کو ساتھ لے کر چلیں تاکہ جمہوریت اور جمہوری ادارے اس ملک میں برقرار رہیں ۔ آخر میں ایک درخواست ہے کہ آپ کے آنے سے پہلے گزشتہ حکومت نے منگائی کر دی تھی اور وہ یکم نومبر سے قیمت بڑھنی تھی ۔ جس کا تمام بوجھ آپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے ۔ میری درخواست ہے کہ فصلوں کی قیمت میں اس حساب سے اضافہ کیا جائے ۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد حنیف ۔ ۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ جناب امان اللہ چٹھہ صاحب

جناب امان اللہ چٹھہ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب سپیکر ان واردت سلیم کا جو کہ اس وقت میرے قلب و نظر میں پیدا ہو رہی ہیں ۔ اظہار کرنا چاہوں تو یہ ناممکن ہے ۔ میں نے 25سال سیاست کی حروف ابجد سیکھی ہے۔ میں نے اپنی جوانی اسی سیاست کے لیے لٹا دی ہے ۔ میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اور قائد ایوان کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ایک پنجابی شعر ان کی نذر کرتا ہوں جناب سلطان العارفین کا ـــــ

دل دریا سمندروں ڈونگے کون دلاں دیاں جانے ہو
وچے بیڑے وچے جھیڑے وچے ونج مہانڑے ہو

جناب والا ! فارسی زبان بھی ہماری 800 سال تک قومی زبان رہی ہے۔ میں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مقبرہ پر گیا ہوں تو وہاں پر کوئی اردو کا شعر نہیں لکھا تھا ' جب داتا صاحب کی نگری گیا اس کی چوکھٹ کو چوما ہے تو وہاں بھی فارسی زبان کے اشعار تھے ۔ ایک فارسی زبان کا شعر کہتا ہوں اور اس کا محور میرے چند الفاظ ہیں ۔

شب تاریک بیم موج گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ماسبک ساران ساحل را

اندھیری رات ہو' موجوں کا مدوجذر ہو' اور گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہو ایک ساحل پر بیٹھا ہوا تماشائی' تھل کے ریگزار کا چولستان کے ریگزار کا ' وہ کیسے انکی مشکلات کا اندازہ کر سکتا ہے ۔ جناب والا ! میں بھکر کے پسماندہ اضلاع سے تعلق رکھتا ہوں ' اور بھکر پنجاب میں ہوتے ہوئے اتنا پسماندہ ہے کہ وہاں جوہڑ پر چوپائے بھی پانی پیتے ہیں 'گیدڑ بھی وہاں پر پانی پیتے ہیں اور انسان بھی وہاں پر پانی پیتے ہیں

اور اس میں کیڑے اور جراثیم بھی ہوتے ہیں ۔ پانی کی شدید کمی ہے ۔ ایک عظیم تر تھل کینال منظور ہوئی تھی ۔ آج تک کسی کو حوصلہ اور ہمت نہیں ہوئی کہ اس کے بارے میں کوئی سوال تک اٹھاتا ۔ میں تھل کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے تھل کے حلقہ پی پی 210 سے منتخب ہو کر آیا ہوں ۔ میں یہ کہوں گا کہ صدر ایوب کے دور میں جو عظیم تر تھل کینال منظور ہوئی تھی اس کا آج تک کیا بنا ہے ؟ اگلے اجلاس تک مجھے اس کا جواب دیا جائے ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ التماس کروں گا ۔ کہ جو عظیم تر تھل کینال جو پنجاب اسمبلی نے یہاں سے منظور کرکے بھیجی تھی۔ مرکز میں وہاں سرد خانے کا شکار کیوں ہوگئی ؟ آیا اس میں دریائے سندھ کے پانی کے فیصلے کا کوئی مقصد تھا ۔ یا کالا باغ ڈیم کا کوئی مسئلہ تھا ؟ ہم نے کالا باغ ڈیم سے پانی نہیں لینا تھا ۔ میں اپنے معزز بھائیوں کی تائید کرتا ہوں کہ کالا باغ ڈیم کو بننا چاہئے ' بھاشا ڈیم کو بننا چاہئے ۔ تربیلا ڈیم کو رہنا چاہئے۔ منگلا ڈیم میں پانی پورا ہونا چاہیے ۔ ہماری کھیتیاں سرسبز اور شاداب ہوں گی ۔ آپ کا علاقہ سرسبز ہے ۔ اس میں سبزہ اگا ہوا ہے لیکن میرے علاقے میں ابھی ہم نے سبزہ اگانا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی یہ عرض کروں گا کہ کالا باغ ڈیم جس کا منصوبہ ایک ارب اور کتنے کروڑ کا منصوبہ بنایا گیا۔ اسے میرے سابقہ ضلع میانوالی کی زمین لے کر بنایا جائے ۔ ہم اس میں سے صرف پانی نکالیں گے ۔ کئی اراکین نے غریبوں کی بات کی ' امیروں کی بات کی "عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی" غریب طبقہ کیا ہوتا ہے ؟ کہ جس کے پاس سب کچھ ہو لیکن اپنی ضرورت کے مطابق ہو۔ امیر یا جاگیردار ہوتا ہے ۔ کہ جس کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ ہو ۔ جناب والا ! اگر کوئی جاگیردار ہے تو وہ سندھ میں ہو گا۔ اگر کوئی جاگیردار ہو گا تو وہ بلوچستان میں ہو گا ۔ میری سمجھ کے مطابق پنجاب میں یا سرحد میں کوئی جاگیردار نہیں ہے۔ اگر کسی کے دماغ میں جاگیرداری کی بو ہے۔ وہ تو ہم نہیں نکال سکتے ۔ ہم پنجاب میں پانچ یا چھ مربعے کے مالک ہو سکتے ہیں ۔ ایک زرعی اصلاحات بھٹو صاحب نے کی اس کے بعد بھٹو صاحب نے دو زرعی اصلاحات کیں ۔ جناب والا! میرا ملک بڑا خوبصورت ہے ۔ رونا ' متاع کارواں لٹ جانے کا نہیں ۔ رونا تو اس بات کا رویا جا رہا ہے ۔ کہ کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا۔ آپ نے مشرقی پاکستان مرحوم کی بات نہیں کی ۔ بنگلہ دیش کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے کی کس نے بات نہیں کی ۔ جب تک آپ اپنے ملک کو سلامت رکھیں گے ۔ تو یہ اسمبلیاں بھی ہیں ' ہم ایم پی اے بھی ہیں اور ایم این ایز بھی ہیں ۔ ہمارا ملک ہے تو سب کچھ ہے ۔ فوج کو سیاست میں نہیں آنے دینا چاہیے ۔ وہ ملکی سرحدوں کا تحفظ کرے ۔ وہ ہماری عزتوں کے محافظ ہیں ۔ ہم ان کو بھی سلام

کرتے ہیں ۔ 1965ء کی جنگ میں اس نے وطن کا بھرپور دفاع کیا تھا ۔ ہم انہیں سلام کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر! اب ہر ادارے میں Corruption آچکی ہے ۔ Corruption اتنی آچکی ہے ۔ کہ اگر کوئی سیاستدان بھی Corrupt ہوتا ہے تو وہ سوپ لاگو ہوتا ہے ۔ رشوت اور بدعنوانی کو ختم کرنے کے لیے کوئی انقلابی قدم اٹھانا چاہیے ۔ رشوت ایک ناسور کی شکل اختیار کر گئی ہے ۔ رشوت کے خاتمہ کے لئے اوپر کے مگرمچھوں کو پکڑیں نیچے پٹواری سے شروع نہ کریں ۔ میں دوبارہ وائیں صاحب کا جو مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل بھی ہیں ' شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ سردار بہادر خان جب ریٹائر ہوئے تھے ۔ تو انہوں نے دو شعر کہے تھے ۔ آخری شعر میں بھی کہوں گا کہ

یہ راز کوئی اب راز نہیں سب اہل گلستان جان گئے
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستان کیسا ہو گا

شکریہ !

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد فاروق صاحب

میاں محمد فاروق: جناب سپیکر ! شکریہ ! میں قابل احترام غلام حیدر وائیں صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے بڑی اکثریت سے اعتماد کا ووٹ لیا ۔ واقعی غلام حیدر وائیں صاحب اس کے حقدار تھے ۔ وہ ایماندار تھے ۔ ان کا کردار بے داغ ہے ۔ وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں صاحب یہ پہلا مرحلہ وزرائے کرام بنانے کا ہے ۔ اگر انہوں نے اپنے جیسے بے داغ وزیر بنا دیئے تو ہم سمجھیں گے کہ وہ واقعی حقدار تھے ۔ اگر انہوں نے کسی دباؤ کے تحت ایسے وزیر لے لیے کہ جن کی لوگ مثالیں دیتے ہیں ۔ کہ وہ شرابی کبابی اور زانی ہیں تو پھر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

حافظ سلمان بٹ : جناب والا ! اگر ان کے علم میں ہے کہ کوئی ایسا آدمی جو زانی اور شرابی ہے اور ممبر بن گیا ہے تو اس کے ممبرشپ ختم کرنے کے لئے قانون موجود ہے۔ اس کا نام بھی بتایا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ درست فرما رہے ہیں ۔

میاں محمد فاروق: جناب سپیکر! یہ مجھے بھی علم ہے کہ اور ان کو بھی علم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتا بھی سکتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں ۔

میاں محمد فاروق: میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ـــــ

رانا اکرام ربانی: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ استدعا کرنا چاہوں گا کہ اگر ان کے علم میں ہے تو وہ اس ہاؤس کے علم کے لئے بتا ہی دیں ۔ تو بہتر ہو گا

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ان کے اپنے خیالات ہیں ' ان کی اپنی سوچ ہے ۔ اس پر آپ پابندی نہیں لگا سکتے ۔

میاں محمد فاروق: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے گزارش کروں گا کہ ہم نے اپنے اپنے علاقہ میں بہت سے وعدے کیے ہیں ۔ اور ہم امید بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وزیر اعلیٰ پنجاب ان وعدوں کو پورا کریں گے ۔ ان میں سے ایک وعدہ ایسا بھی ہے کہ میرے علاقہ پی پی 51 میں کسان دن رات باہر کھیتوں میں کام کرتے ہیں ۔ رات کو زبردستی ان کی بھینسیں اور بیل چور لے جاتے ہیں ۔ جناب والا! جب ہم علاقہ کے افسر اعلیٰ کو بتاتے ہیں ۔ تو خدا کے فضل و کرم سے کوئی نہ کوئی آئی جے آئی کے ایم پی اے کا رشتہ دار ایس پی یا انسپکٹر لگا ہوتا ہے۔ وہ ہماری بات تک نہیں سنتا ۔ میں جناب وزیر اعلیٰ سے توقع کرتا ہوں کہ وہ صوبے میں قانون کی بالا دستی قائم کرائیں ۔ اور چوروں اور ڈاکوؤں کو سخت سے سخت سزائیں دلائیں ۔ تاکہ وہ دوبارہ ایسی جرات ہی نہ کریں۔ وہ دوبارہ چوری کریں ۔ اس میں کوئی روپیہ پیسے کا کام نہیں ہے نہ ہم سڑکیں کہتے ہیں اور نہ کوئی واٹر سپلائی سکیمیں مانگتے ہیں کہ یہ کہیں کہ خزانہ خالی ہے ۔ یہ تو قانون کی بات ہے ۔ یہ کام دو چار روز میں ہو سکتا ہے ۔ اگر وزیر اعلیٰ ایسا قانون بنادیں تو میں کہتا ہوں کہ ہر جگہ پہ وائیں صاحب ' وائیں صاحب ہو جائے گی ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ایسا قانون ضرور بنائیں گے ۔ میں دوبارہ دل کی گہرائیوں سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں شہباز احمد صاحب ـــ (تشریف نہیں رکھتے) نور محمد تارڑ صاحب

جناب نور محمد تارڑ: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم ! جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان غلام حیدر وائیں صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز! میں معزز ممبران جو کہ اپنی اپنی تقاریر کر چکے ہیں ان سے التماس کروں گا کہ ازارہ کرم وہ دوسروں کے خیالات بھی ضرور سن لیں۔

جناب نور محمد تارڑ: جہاں محترم وائیں صاحب کیلئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ وہاں ان پر بہت بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ خلیفہ راشد سید نا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ جس شخص پر کوئی ذمہ داری ڈالی گئی دراصل وہ ایک کند چھری سے ذبح کر دیا گیا۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ محترم وائیں صاحب کو اتنا حوصلہ' اتنی بصیرت اور اتنی ہمت عطا فرمائے کہ وہ اس پورے صوبے کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے پورے صوبے میں جو جو وعدے ہم نے کئے ہیں ان وعدوں کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ ان میں صلاحیت پیدا کرے اور انہیں توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین) آپ یہ اچھی طرح جانتے ہیں ـــــــ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات سمیٹنے کی کوشش کریں۔

جناب نور محمد تارڑ: ابھی تو جناب آدھا منٹ بھی نہیں ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات جاری رکھیں اور خیالات کو سمیٹنے کو کوشش کریں۔

جناب نور محمد تارڑ: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اسلامی جمہوری اتحاد کے پلیٹ فارم سے انتخاب لڑتے وقت ہم نے عوام سے ایک وعدہ کیا تھا۔ اور وہ وعدہ یہ تھا کہ اگر اسلامی جمہوری اتحاد کامیاب ہو گیا تو اس پنجاب میں عموماً" اور پورے پاکستان میں خصوصاً یہ کوشش کریں گے کہ Corruption کو ہر ممکن ختم کردیا جائے اور صوبے میں یہ کوشش کریں گے۔ کہ اس قسم کی فضا پیدا ہو کہ جہاں پر نیکی کرنا آسان ہو اور نیکی کرنا مشکل ہو۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ یہاں پر بدی کرنا آسان ہے اور نیکی کرنا مشکل ہے۔ میں محترم وائیں صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ پورے صوبے کے ذمہ دار ہیں۔ پورے صوبے میں اس قسم کا ماحول پیدا کریں۔ جس میں عام آدمی کو سانس لینا مشکل نہ ہو بلکہ آسان ہو۔ دوسری چیز میں خاص طور پر محترم وائیں صاحب سے گوش گذار کروں گا کہ

جس طرح آپ ایک دیہاتی زندگی کے مکین رہے ہیں ' دیہاتی زندگی کو جانتے ہیں پی پی 79 یہ پورے کا پورا علاقہ جس کی نمائندگی کرتا ہوں وہ ایک دیہاتی علاقہ ہے۔ وہاں پر نہ کوئی سکول ہے۔ نہ مرکز صحت ہے نہ راستے ہیں یہ سب کچھ تو بعد میں ہوتا رہے گا۔ آپ سے صرف اتنا مطالبہ ہے اور اسے پنجابی میں تقریباً "کندی کا علاقہ" کہتے ہیں وہاں پر چوروں اور ڈاکوں نے وہ اودھم مچا رکھا ہے کہ جس شخص کو اکیلے جانے میں اور رات کو اکیلے سونے میں اتنی تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ اگر میں اکیلا سفر کروں گا یا رات کو اکیلا سوؤں گا تو مجھے کوئی نہ کوئی رات کو آکر لوٹ لے گا میرے مویشی لوٹ لے گا۔ اور کسان جو دن بھر محنت کے بعد رات کو آرام چاہتا ہے وہ امن و سکون چاہتاہے۔ خدرا اس بات میں خصوصی توجہ فرمائیں اور اس علاقے کو ان غنڈوں سے ' ڈاکوؤں اور لٹیروں سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔ بس یہی چند ایک گزارشات تھیں۔ جو عرض کر دیں۔ انشاء اللہ بعد میں باقی ملاقات کے وقت عرض کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شوکت محمود صاحب ـــــــ

جناب شوکت محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ! نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم جناب سپیکر! جناب غلام حیدر وائیں صاحب ' اور معزز ممبران میں اپنی بات کو حضرت خواجہ فرید کے کلام سے شروع کروں گا۔"زیر بن زبر نہ بن متاں پیش آویں" جناب والا ! یہ ہمارے لئے بڑا ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ جہاں ہمیں ایک نڈر اور محب وطن اور بے باک وزیر اعظم نصیب ہوا ۔ وہیں ہمیں ایک Worker دیانتدار اور اس ملک سے محبت کرنے والا انسان ایک وزیر اعلیٰ کے روپ میں میسر آیا ہے۔ سب سے پہلے تو میں غلام حیدر وائیں صاحب کو اس ایوان کا قائد ایوان مقرر ہونے پر مبارکباد پیش کروں گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا کہ میں نے اپنے علاقے کے عوام سے اپنے ووٹروں سے جو وعدہ کیا تھا۔ بحیثیت آزاد امیدوار کہ اگر میں کامیاب ہو گیا تو انشاء اللہ العزیز میرا ووٹ اسلامی جمہوری اتحاد کیلئے ہو گا تو اس میں سرخرو ہونے میں کامیاب ہوا ہوں۔ جناب والا! آج بھی اور آئندہ بھی آپ دیکھیں گے کہ میری رگوں میں ایسا خون ہے کہ نہ تو مجھے منافقت پسند ہے۔ اور نہ ہی مجھے خوشامد پسند ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میں اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں جہاں بڑے بڑے جاگیردار بھی رہتے ہیں۔ اور اللہ کے کرم سے میں اس علاقے کے سب سے بڑے جاگیردار کو شکست دیکر اس ایوان میں پہنچا ہوں۔ اس کا سب سے بڑا Credit

یہی تھا۔ کہ ہم نے عوام سے جہاں یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم نفاذ مصطفیٰ کے لئے کام کریں گے وہاں میں نے ایک نظریے کے تحت انتخاب لڑا تھا۔ اور میرا نظریہ یہ تھا کہ میرا انتخاب ' میرا الیکشن ایک جہاد ہے۔ جہاد ہے کہ ایک برائی کے خلاف ' جہاد ہے ان ظالم قوتوں کے خلاف' اور جہاد ہے ان چیزوں کے خلاف جن چیزوں کو ختم کرنے کے لیے ہم نے یہ ملک حاصل کیا تھا۔ ہمیں افسوس کے ساتھ دیکھنا پڑتا ہے۔ اور ہم ان لوگوں سے شرمندہ ہیں جن لوگوں نے اپنی عصمتوں کی قربانیاں دے کر' اپنی جانوں کو لٹا کے اپنی جائیدادوں کو ختم کرکے اس خطے کو حاصل کیا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج ہم پھر اس مقام پہ پہنچے ہیں بلکہ اس سے بھی پیچھے ' اس ملک کو بنے ہوئے چالیس سال سے زائد ہو گئے ہیں۔ لیکن آج بھی ایک عام آدمی اپنا تحفظ محسوس نہیں کرتا' اس ایوان میں چوریوں کی باتیں ہوتی رہیں مویشیوں کی اور ڈنگروں کی باتیں ہوتی رہیں کہ ان کو رسہ گیروں سے محفوظ رکھا جائے وہ انہیں دھوکہ دے کر واپس دلاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایوان جانتا ہو گا کہ میرا تعلق اس علاقے سے ہے جہاں انسانوں کو اغوا کیا جاتا ہے جہاں انسانوں کا تاوان لیا جاتا ہے۔ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ کہ آج تک ہمارا کوئی ممبر 'کوئی ایسا وزیر' کوئی ایسا جاگیردار جو ہے۔ آج تک ہمیں کوئی تحفظ نہیں دے سکا۔ کیونکہ ہمارا تعلق ایک متوسط طبقہ سے ہے اگر ہم نے اپنی ساکھ بنائی ہے۔ تو لوگوں کے ساتھ محبت کے ساتھ بنائی ہے۔ لوگوں کی خدمت کے ساتھ بنائی ہے۔ اگر ہم وہ آدمی واپس لائے ہیں۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم نے پیسہ دے کر لوگوں نے احتجاج کرکے ' اور افسوس کے ساتھ مجھے یہ بھی کہنا پڑے گا۔ کہ جو بھی حکمران بنتا ہے۔ بلکہ میں حکمران نہیں کہوں گا کہ بلکہ ہمیں تو نمائندہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ حکمرانی جسموں پر کی جاتی ہے۔ لیکن اگر صحیح حکمرانی کرنی ہے تو دلوں پر ہونی چاہیے۔ لیکن آج تک عوام ــــــ جناب سپیکر! میں پہلے جب کوئی بات کرتا تھا تو محسوس کرتا تھا کہ آپ Bell دے رہے ہیں۔ اور وہ بیٹھتے نہیں ہیں۔ اور میرے دل میں بھی اتنے جذبات ہیں بہرحال میں آپ کا احترام کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا مختصر فرمائیں

جناب شوکت محمود: میں انشاء اللہ مختصر کروں گا۔ اور میں یہی کہوں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا بھرپور تعاون آپ کے ساتھ رہے گا کیونکہ ہم نے Corruption کو ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے اور میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ ہم پر اتنا ہاتھ رکھیں اور ہم ایمانداری کے ساتھ کام کریں گے

دیانتداری کے ساتھ کام کریں گے اور آپ سے کوئی غلط کام نہیں لیں گے ۔ لیکن میرا یہ عہد ہے چاہے انتظامیہ میرے خلاف ہو جائے ' میں نے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ کسی ظالم کا ہاتھ غریب تک اور کسی افسر کا ہاتھ ایک عام آدمی تک نہیں پہنچنے دوں گا ۔ مجھے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ میں اس کا ہاتھ پکڑ کے روک دوں گا ۔ یہ میرا عہد ہے اور اس کے ساتھ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ خدا کیلئے اگر ہم ایمانداری سے کام کریں تو آپ اور ہمیں یہ محسوس ہونا چاہئے ۔ چاہے ایک صادق آباد کا ایم پی اے ہے وہ چاہے اٹک کا ایم پی اے ہے اس کے اندر اتنی ہی طاقت ہے جتنی ایک وزیر اعلیٰ کے اندر ہے کیونکہ ہم نے لوگوں کو یہ بتایا ہے ۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ کہ جناب راہ چلتے ہوئے ہر آدمی کو یہ تحفظ محسوس ہو گا کہ وہ خود ایک ایم پی اے اور ایک ایم این اے ہے اور ہم نے یہ لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے ۔ اور ایک بات مختصراً" یہ کروں گا کہ آپ اس روایت کو توڑیں کہ خدا کے لئے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں یہ سیاست ہماری وراثت ہے اور یہ وقت آن پہنچا ہے کہ کوئی ایک آدمی یہ نہ کہے کہ اگر ایک کے ساتھ اگر وزیر کا لفظ لگ گیا ہے ۔ تو وہ دس سال یا چالیس سال سے اس خاندان کی وارثت ہے بلکہ merit پر ہونا چاہیے ۔ جو ایماندار لوگ ہیں جو deserve کرتے ہیں ان کو یہ حق پہنچنا چاہیے ۔ یہاں Talent ہے ۔ یہاں ایماندار لوگ ہیں کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ "ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی" یہ بات ایسی نہیں ہے کہ یا ایمانداری نہیں ہے کہ اور عام طبقے اور غریب آدمی میں Talent نہیں ہے کہ یہاں زرخیزی نہیں ہے ۔ اس کی سب سے بڑی مثال آپ ہیں خدا کیلئے اس پہ عمل کروائیں ۔ اگر ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ ملک ہم نے جس مقصد کیلئے حاصل کیا ہے وہ پورا ہو رہا ہے ۔ تو آخر میں میں اپنی بات کو ایک شعر کے ساتھ ختم کروں گا ۔

"رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
دل و آرزو باقی نہیں ہے

نماز روزہ قربانی و حج
یہ سب باقی ہے تو باقی نہیں ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ محمد طاہر محمود صاحب

جناب محمد طاہر محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ! جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بھی اظہار خیال کا موقع دیا ۔ سب سے پہلے تو میں مسلم لیگ اور اسلامی جموری اتحاد کے ان قائدین کا شکریہ ادا

کرتا ہوں کہ جنہوں نے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں صاحب کا نام تجویز کیا۔ وائیں صاحب کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کی ذات میں ایک ایسی شخصیت چھپی ہوئی ہے۔ جنہوں نے پاکستان کو بنتے بھی دیکھا، جنہوں نے پاکستان کو دو حصوں میں ٹوٹتے بھی دیکھا۔ اور جنہوں نے پچھلے اٹھارہ ماہ میں پاکستان کو دونوں ہاتھوں سے لٹتے بھی دیکھا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح میاں نواز شریف صاحب، ہمارے قائد اور وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا ہے کہ اب استحقاق کی بنیاد پر فیصلے ہوں گے۔ پچھلے وقتوں میں جو دھاندلیاں ہوئی ہیں انہیں دہرایا نہیں جائے گا۔

سید چراغ اکبر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔ گنتی کروا لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے ----- گنتی کی گئی ہے ------ کورم نہیں ہے۔ گھنٹی بجائی جائے ----- گھنٹی بجائی گئی ----- کورم پورا ہے۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب محمد طاہر محمود: جناب سپیکر! ہمارے قائد ایوان یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں غربا کے کیا مسائل ہیں؟ اور امراء کی خواہشات کیا ہیں؟۔ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ غلام حیدر وائیں صاحب کی قیادت میں ہم جن نظریات پر الیکشن لڑ کر یہاں پہنچے ہیں۔ یہ نظریہ پاکستان کا تحفظ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اور بدعنوانی اور رشوت ستانی کے خاتمے کا جو عہد ہمارے قائدین نے کیا ہے ہم ان کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کریں گے۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وائیں صاحب اپنی کابینہ بھی ایسے لوگوں پر مشتمل بنائیں گے جو لوگ واقعی خلوص نیت سے کام کرنا جانتے ہوں۔ جو ایماندار اور محنتی ہوں۔ ان سے کوئی معاملہ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ دوسری بات عرض کروں گا کہ کل کی تقریروں میں یہ کہا گیا کہ انتظامیہ بدعنوان ہے اور رشوت خور ہے۔ لیکن میں وائیں صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہمیں ان ہاتھوں کو بھی روکنا ہے کہ جو ہاتھ انتظامیہ سے غلط کام کرواتے ہیں۔ الٹے سیدھے دھندے کروانے والے جو ہاتھ ہیں انہیں بھی روکیں تاکہ ملک صحیح بنیادوں پر ترقی کر سکے۔ ہمارے چار نکات تھے۔ نظریہ پاکستان کا تحفظ مکمل شریعت بل کا نفاذ، بے روزگاروں کے لئے مناسب روزگار کا انتظام اور کالا باغ ڈیم کی تعمیر جیسے منصوبے جو تھے ان پر عمل درآمد کروایا جائے۔ کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اسلامی جمہوری اتحاد اور مسلم لیگ کو اتنی بھاری اکثریت دی ہے۔ کہ پچھلی غلطیوں اور کوتاہیوں کو دہرایا نہ جائے بلکہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اور ایک ایسا نظام اور ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جائے تاکہ معاشرے سے بدعنوانی اور بے انصافی کا خاتمہ ہو۔ جس طرح غلام حیدر وائیں صاحب نے ایک

منزل طے کی ہے ۔ اور اقتدار اعلیٰ تک پہنچے ہیں ۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ پانچ سالوں میں اتنے اچھے اچھے کام کریں گے ۔ تاکہ ہمارے علاقے کی بہتری ہو اور ہم عوام کی صحیح معنوں میں خدمت کر سکیں ۔
اور ہم اس امید کے ساتھ ان کے ساتھ ہر وقت تعاون کے لیے کوشاں اور تیار رہیں گے ۔
خدا حافظ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایس ۔ اے حمید صاحب

جناب ایس ۔ اے حمید: بسم اللہ الرحمن الرحیم ! جناب سپیکر! مختصر سی سوچ و فکر کا دیا جلائے میں آج اس ایوان میں اظہار خیال کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ۔ گویا کہ ایک لمحہ ملا ہے بات کرنے کو ۔ زندگی بھر کی بات کیسے کروں ۔ جناب سپیکر! میں آج اس ایوان میں قائد ایوان جناب غلام حیدر وائیں کے وزیر اعلیٰ ہونے پر دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد باد دیتا ہوں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت عثمان غنی نے فرمایا تھا ۔ کہ اے لوگوں ' تم یقیناً ایسے لوگوں کو اپنا رہنما بناؤ گے جو تم میں بات کرنے کی بجائے کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں ۔ اہل پنجاب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آج انہوں نے جناب غلام حیدر وائیں کی صورت میں حضرت عثمان غنی کے اس قول کو پورا کر دیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب غلام حیدر وائیں کردار کے اعتبار سے پارے کا سونا ' صبا کی موج اور صبح کا اجالا ہیں ۔ اراکین پنجاب اسمبلی اس بات کے لیے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پنجاب کے عوام کی نمائندگی کے لئے جناب غلام حیدر وائیں کا انتخاب کیا ہے جو نہ جھکنے والے ہیں ' نہ دبنے والے ہیں ۔
اور ان کی زندگی کا منشور آج تک یہ رہا ہے ۔

پل دو پل کی عیش کی خاطر کیا جھکنا کیا دبنا
آخر ہے سب کو مر جانا سچ ہی کہتے جانا

جناب سپیکر: آج پورے ملک میں اور خاص طور پر پنجاب میں جس طرح عوام نے اسلامی جمہوری اتحاد کو ایک واضح Mandate دیا ہے ۔ اسی کے پس منظر میں ہماری ذمہ داریاں مزید بڑھی ہیں ۔ اور ہمارے لئے آج عوام کو مطمئن کرنا ایک چیلنج سے کم نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں بہت زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے ۔ اور اس کے پیش نظر خاص طور پر پنجاب میں بیروزگاری مہنگائی اور توانائی کا بحران اپنی انتہا پر ہے ۔ اس کے پیش نظر ہمیں ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا ہو گا ۔ جنگی

بنیادوں پر کام کرنا ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں قانون سازی کے معاملہ میں وقت ضائع کرنے کے بغیر انقلابی طور پر کام کرنا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اسلامی جمہوری اتحاد کو عوام نے اس ملک میں شریعت بل کے نفاذ کے لئے ایک واضح Mandate دیا ہے ۔ آج ہماری پنجاب اسمبلی اپنی روایت کے پیش نظر شریعت بل کے لئے ایک قرارداد پاس کرے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے شریعت بل کے نفاذ میں ایک پہلا قدم ہو گا۔ میں آخر میں آپ کا اور تمام اراکین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس بات کا احساس دلانا چاہتا ہوں کہ ہم قانون سازی کے عمل کو پورا کرنے کے لئے قائد ایوان اور حزب اختلاف کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے ۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب سپیکر: بادشاہ میر خان آفریدی صاحب

جناب بادشاہ میر خان آفریدی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ! جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے غلام حیدر وائیں صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ایوان میں دو سو سے زائد ارکان نے آپ کی حمایت کی یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ معزز ایوان بھی اور عوام بھی آپ سے بہت سی توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں ۔ میں یہ مطالبہ تو نہیں کرتا کہ فوری پور پر پنجاب میں انقلاب آئے گا ۔ لیکن چند موضوعات ہیں ۔ اگر ان پر فوری طور پر عمل کیا جائے تو شاید پنجاب کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے ۔ جناب عالی ! پولیس کی کارکردگی پر کل بھی بہت بحث ہوئی لیکن آج کے اخبارات دیکھے تو پولیس مقابلوں میں ایک اور پولیس مقابلہ میں اضافہ ہو چکا تھا ۔ جس کی حیثیت انتہائی مشکوک ہے کہ کمرہ بند ' ایک ملزم محفوظ پناہ گاہ میں تو گولیوں کا شکار ہو جاتا ہے ۔ لیکن وہ سینکڑوں کی تعداد میں پولیس والے جو اس ملزم کو گرفتار کرنے کے لئے آئے تھے ۔ ان کو کوئی گزند نہیں پہنچتی تو جناب عالی آپ کے حلف اٹھانے کے فوراً بعد یہ پولیس مقابلہ ہے شاید اس کا اثر آپ کی حکومت پر بھی پڑے اور وہ لوگ یہی سوچیں ۔ وہ بنیاد جو کھر صاحب کے زمانے میں پولیس نے ڈالی تھی وہ طرز آج بھی چل رہی ہے ۔ آپ کو اس روش کو بدلنا ہو گا ۔ اور عدالتوں پر انحصار کرنا ہو گا ۔ اگر عدالتی نظام میں کوئی سقم ہے تو اس نظام کو بدلئے ۔ لیکن خدا را قانون کو ہاتھ میں لینے کی روش ختم کی جانی چاہئے۔ جناب والا ! ہسپتالوں کی کارکردگی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ حادثات کا شکار وہ لوگ جن کے

وارث بر وقت نہیں پہنچ سکتے ۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ہسپتالوں میں زخمی سسک رہے ہیں ۔ لیکن ڈاکٹر حضرات چائے کی پیالی نوش فرما رہے ہیں ۔ سگریٹ نوشی کر رہے ہیں ۔ اور ٹیلی فون پر گفتگو کر رہے ہیں ۔ جناب عالی ! ہم جو ایک مہذب معاشرہ کا حصہ کہلاتے ہیں ہمارے لئے اور ہمارے ڈاکٹر حضرات کے لئے بھی یہ ایک تازیانہ ہے کہ زخمی سسکتے رہیں اور ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی جائے ۔ فوری امداد کی دوائیں ہسپتالوں میں موجود نہیں ہوتیں ۔ اور آپ کی ذرا سی توجہ اس نظام کو درست کر سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے آپ کو ہسپتالوں کی طرف ترجیحی طور پر توجہ دینی چاہئے ۔ ہسپتالوں میں جو سرکاری وسائل میسر ہیں وہ پوری طرح ان مریضوں پر صرف کئے جا سکیں۔

اس کے علاوہ ہمارے ملک میں وہ بچے جو ٹاٹوں پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور وہ جو ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کے پاس وافر وسائل نہیں ہیں۔ آپ ایچیسن کالج ۔ حسن ابدال کالج کی یوم تاسیس پر جتنی رقم خرچ کرتے ہیں اگر وہی رقوم ان سکولوں پر لگائی جائیں تو ان سکولوں میں پڑھنے والے بچوں کی تقدیر بدل سکتی ہے۔

جناب والا ! ہم اس ایوان میں بھاری Mandate لے کر آئے ہیں ۔ اتنی ہی عوام نے ہم سے توقعات وابستہ کر رکھی ہیں ۔ ہمیں آنکھیں کھول کر چلنا ہو گا ۔ ہمیں ماضی کے واقعات سے بھی سبق حاصل کرنا ہو گا ۔ ہمیں اکثریت کے نشے میں اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا پڑے گا ۔ ہمیں مستعد رہ کر ان لوگوں کی توقعات پوری کرنا پڑیں گی ۔ جنہوں نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر ہمارے حق میں نعرے لگائے تھے ۔ اصل میں وہ اپنے مستقبل کی تلاش میں اپنے بہتر مستقبل کے لئے نعرے لگا رہے تھے۔ ان کی نگاہیں ہم پر ہیں ہم ان کے لئے کیا کرتے ہیں میں اس مختصر وقت میں یہی گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اکثریت کے نشے میں اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے ۔ ہم ایک بھاری Mandate لے کر آئے ہیں ۔ ہمیں انقلاب کی طرف ہاتھ بڑھانا ہو گا ۔ ہمارے پاس یہ جواز نہیں کہ ہمیں ایوان میں کوئی مشکل درپیش ہے ۔ ہمارے پاس یہ جواز نہیں کہ مرکز ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے اس وقت ہماری راہ میں جو مشکلات تھیں وہ ہٹ چکی ہیں ہم ترقی کی راہ پر گامزن ہونا چاہتے ہیں۔ ہمیں آپ کی قیادت پر فخر ہے ۔ کہ آپ کا تعلق ایک Worker class سے ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ اس طبقے کا ضرور خیال رکھیں گے ۔ جس طبقے سے اٹھ کر آپ آج کے وزیر اعلیٰ کے عہدے پر پہنچے ہیں ۔ آپ کا بہت مشکور ہوں ۔

جناب سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر صاحب

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے غلام حیدر وائیں صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ اور اس کے ساتھ اس معزز ایوان کے معزز ممبروں کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے ایک عظیم فیصلے کی تائید کی میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ۔ کہ یا باری تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے غلام حیدر وائیں صاحب کو اسی جوش اور جذبے کے ساتھ پنجاب کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور جس جذبے کے ساتھ جناب میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان نے بطور وزیر اعلیٰ پچھلے 5 سال اس صوبے کی خدمت کی ۔

جناب سپیکر! عوام نے جس جوش اور جذبے کے ساتھ ہمیں Mandate دیا ہے ۔ اسی جوش اور جذبے کے ساتھ ان کی توقعات ہم سے وابستہ ہیں ۔ یہ ہم اسی صورت میں کر سکتے ہیں ۔ جب ہم اپنے دل میں خلوص نیت سے یہ ارادہ کر لیں کہ ہم نے اب وزارتوں اور مشاورتوں کے پیچھے نہیں بھاگنا ہے ۔ بلکہ ہم نے اس صوبہ کی خدمت کرنا ہے اور اس صوبہ کے مسائل حل کرنے ہیں ۔ ہم نے پنجاب کے زمینداروں کو زرعی ٹیکس سے بچانا ہے ۔ ہم نے پنجاب کے زمینداروں کو ان کی اجناس کی صحیح قیمت دلوانی ہے ۔ ہم نے پنجاب کی تعمیرو ترقی کے لئے کام کرنا ہے ۔ نہ کہ ہم نے وزارتوں اور مشاورتوں کے پیچھے بھاگنا ہے۔ میں اپنے بھائیوں سے التجا کرتا ہوں ۔ کہ مشاورتیں اور وزارتیں کچھ بھی نہیں آپ اپنا کردار اتنا اونچا کریں اور کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

منزل کی جستجو میں کیوں بھٹک رہا ہے راہی
اتنا عظیم ہو جا منزل تجھے پکارے

آپ ان وزارتوں کے پیچھے مت جائیں۔ پنجاب کے عوام نے جس مقصد کے لئے ہمیں ووٹ دیا ہے ہم وہ نے وہ کام کرنے ہیں۔ میں آخر میں اہل اقتدار میں بیٹھنے والے غلام حیدر وائیں صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم حکومت دی ہے۔ ایک عظیم Mandate دیا ہے اور ہم نے آئندہ پانچ سال میں اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کرنا ہے۔ ہم نے خلوص نیت اور نیک نیتی سے پنجاب کی خدمت کرنی ہے اور اپنے اندر یہ تکبر اور غرور پیدا نہیں ہونے دینا کیونکہ جب بھی کسی اقتدار پر بیٹھنے والے کو ذہن میں

تکبر اور غرور آیا تو اس کا انجام کچھ یوں ہوتا ہے۔

میرے محبوب یہاں اور بھی مسجود ہیں
جن کو ان گنت سجدے کئے جاتے ہیں
اور جب ان میں ہو جائے انداز خدائی پیدا
میں نے دیکھا ہے کہ وہ بت توڑ دئے جاتے ہیں

جناب سپیکر: جناب پیر احمد شاہ کھگہ صاحب!

جناب پیر احمد شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب سپیکر آپ کی بڑی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ آپ کو پتہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے میں وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے قائد قوم ہونے کا ثبوت مساوات محمدی کی شکل میں دیا ہے کہ غلام حیدر وائیں صاحب کو وزیر اعلٰی پنجاب بنانے کا فرض ادا کیا ہے۔ اس کے بعد میں غلام حیدر وائیں صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی نے ان کو یہ منصب بخشا ہے۔ امید ہے کہ وہ اس بات کا ضرور خیال رکھیں گے کہ جس طرح سے ہمیں یہ ووٹ ملے ہیں اور یہ اسلامی اتحاد کی کامیابی ہوئی ہے وہ صرف اس لئے ہوئی ہے کہ اللہ تعالٰی کے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ یہ مجلس اور یہ اسمبلی اور یہ لیڈر صاحبان قانون شریعت کا نفاذ کرائیں گے کیونکہ ان جماعتوں کا تعلق زیادہ اسلام سے ہے تو اگر ہم نے یہ مبارکوں پر ہی مسئلہ رکھا اور عمل صحیح نہ رکھا تو میرا خیال ہے کہ اللہ پاک نے یہ فرمایا ہے کہ ہم ان سے جن کا کردار بہتر نہیں ہوتا پھر ان سے وہ حکومتیں اور اقتدار ہم چھین لیتے ہیں۔ تو یہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اگر ہم نے اسلامی قانون کا نفاذ نہ کیا تو پھر شائد ہمیں یہ موقع میسر ہونا مشکل ہو گا۔ کیونکہ اللہ پاک نے پیپلز پارٹی کے کردار کو بھی دیکھا اور ہمارے کردار اور مسلم لیگ کا جو سب سے پہلا نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کہ ہم نے قرآن کی حکومت اور اللہ کی حاکیت قائم کرنی ہے۔ اس پر عمل نہ کیا اور ہمارا آدھا ملک جاتا رہا۔ تو پھر اللہ پاک نے بیالیس تنتالیس سال کے بعد دیکھا ہے۔ کہ اب مسلم لیگ والے یہ اسلامی خیال والے لوگ کیا کرتے ہیں؟ آیا میرے قانون

کا نفاذ کرتے ہیں یا نہیں ؟ یہ ہمارے اجلاس میں بہت سارے اسمبلی کے ممبران نے اس قسم کا ثبوت دیا ہے کہ جب بجٹ اجلاس ہو اور وہ بجٹ تقریر میں ہر قسم کی باتیں کر سکتے ہیں ہم ان کو صرف مبارک باد دینے کے لئے آئے ہیں اور وقت بھی مبارک باد کا تھا لیکن ہم نے اپنے علاقوں کے پورے مسائل بتانے شروع کر دیئے ۔ کہ ہمارے علاقے کے میں چوری ہے ۔ تو ہم میں خیر کوئی چور نہیں ہوں گے ۔ کوئی بددیانت نہیں ہوں گے۔ کوئی دنیا میں اس قسم کے بھی لوگ ہوتے ہیں ۔ تمام قسم کی دنیا ہوتی ہے ۔ اسمبلی میں بھی ایسے میں یا کوئی اچھے برے خیال کے لوگ نہیں ہوں گے ۔ لیکن اللہ پاک کا خیال یہ تھا کہ اب میرا قانون یعنی میرے قرآن کے قانون کا نفاذ ہو گا اور میں اس کو امداد دیتا ہوں ۔ جس سے اول سے لے کر آخر تک اسلامی اتحاد کی فتح ہوئی وہ اسلامی قانون والے ہم جدا تو نہیں ہیں وہ ہم سے ہی ہیں ۔ اور یہ ہماری آواز ان کی طرف بھی جا رہی ہو گی ۔ کہ وہ اسلامی قانون کا نفاذ کریں اوراسلام کا بول بالا ہو ۔ تو یہ تمام تکالیف یا بد دیانتیاں ' چوریاں 'ڈاکے یا راہزنیاں یا جو کچھ ہو رہا ہے۔ ان سب کا سد باب ہو گا اور رشوت وغیرہ بھی ختم ہو جائے گی ۔ اگر یہ نہیں ہو گا تو پھر ہمیں شائد یہ موقع نصیب نہ ہو ۔ اس کے بعد میں ایک اورعرض کرتا ہوں ۔ اور غلام حیدر وائیں صاحب کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ وہ نہایت دیانتدار اور شریف النفس انسان ہیں۔ یہ بے لوث خدمت کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کو اچھا موقع ملے گا کہ یہ عنان نمائندگی کو چلائیں ۔ تو میں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ انہوں نے درخواستوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ان پر رپورٹ لیں گے۔ اورہم رپورٹ کر کے پھر دیکھیں گے کہ وہ کیسا معاملہ ہے ۔ لیکن ان کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ ہم کو لوگوں نے چن کر بھیجا ہے ۔ اور آپ کے اسلامی اتحاد کی شکل میں چن کر آئے ہیں اگر ہم برے تھے اور ہم جھوٹے ہیں تو پھر لوگوں نے ہمیں کوئی نہیں چننا تھا ۔ تو اس لئے میں درخواست دیکھ دکھا کر دیتے ہیں اور ہماری درخواست پر کسی تھانیدار کی رپورٹ لے کر فیصلہ دیں گے تو یہ ان کے خیال کی کی ہو گی ۔ تو امید ہے کہ یہ ایسا نہیں کریں گے ۔ لوگوں کے جو خیالات ہمارے ذمے ہیں اور لوگوں کی جو امیدیں ہمارے ساتھ وابستہ ہیں ان کو پورا کرانے کی کوشش کریں گے ۔ تو اللہ تعالیٰ نے جس طرح ان کو قائد پنجاب مقرر فرمایا ہے وہ ان کو نصیب رہے گا اور اس کے مطابق یہ عمل کرتے رہیں گے ۔ ان کو مبارک اور میاں نواز شریف صاحب کو دوبارہ مبارک دیتا ہوں کہ انہوں نے مساوات محمدی کو اپنایا ہے اور یہ ایک مثال قائم ہوئی ہے ۔ اس میں کئی آدمیوں کا خیال ہو گا کہ ہمیں وزیر اعلیٰ بنایا جائے لیکن انہوں نے مساوات محمدی کو اپناتے ہوئے وائیں صاحب کو وزیر اعلیٰ بنایا ۔ اگر

دائیں صاحب بھی درست نہ رہے تو پھر اللہ کا حکم ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ آخر میں آپ نے کیا بات کی ہے؟

جناب پیر احمد شاہ کھگہ: جناب والا! پھر اللہ کا حکم جس طرح ہو گا اس طرح چلیں گے پھر مصیبت میں پھنس جائیں گے اور کیا ہو گا۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: جناب ملک ذوالفقار احمد اعوان صاحب!

جناب ملک ذوالفقار احمد اعوان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے جیسے آپ نے فرمایا تھا کہ ذوالفقار اعوان میرا نام ہے اور حلقہ 139 شیخوپورہ سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ کی طرف سے غلام حیدر وائیں صاحب کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کے بارے میں اتنا کہا جا چکا ہے کہ میرا خیال ہے کہ میرے لئے بار بار کہنا کچھ یونہی لگے گا کہ

خود نمائی تو نہیں شیوہ ارباب وفا
جن کو جلنا ہو آرام سے جل جاتے ہیں

جناب سپیکر: میں جس حلقہ سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے غلام حیدر وائیں صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سیٹ 1970ء سے پیپلزپارٹی کی چلی آ رہی تھی۔ میں نے اپنے علاقے کا چپہ چپہ پھر کر دیکھا ہے۔ وہاں کوئی سڑک نہیں ہے کوئی سکول نہیں ہے۔ اگر کوئی سکول ہے تو اس کی عمارت نہیں ہے۔ اگر عمارت ہے تو اس کی چھت نہیں ہے۔ تو میری یہ درخواست ہے غلام حیدر وائیں صاحب سے کہ میں اس علاقے کو پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے۔ یہ میری ان سے درخواست ہے کہ ان علاقوں کو ذرا غور سے دیکھا جائے کیونکہ یہ وہ علاقے ہیں جو 1988ء سے بھی تعمیر و ترقی سے محروم ہیں۔ چونکہ میں کاروبار کے سلسلہ میں ہر ضلع میں جاتا ہوں ہر قصبے میں جاتا ہوں۔ تعمیر وطن کے پروگرام کے بورڈ میں نے ہر جگہ دیکھے ہیں لیکن سانگلا ہل کی تحصیل ایک واحد تحصیل ہے جس میں تعمیر وطن پروگرام کا ایک بورڈ بھی مجھے نظر نہیں آیا۔ میں جناب وزیر اعلیٰ کو یہ التجا کروں گا کہ اپنی پہلی فرصت میں شیخوپورہ کے ضلع کو اپنی خاص توجہ سے دیکھا جائے۔ اور . . .
ہمارے وہ مسائل حل کرنے کی کوشش کی جائے جن کا ہم نے اپنے لوگوں سے وعدہ کیا

ہے ۔ ہم اپنی بساط کے مطابق انشاء اللہ اپنے اس علاقے کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے ۔ اور میری جناب وزیر اعلیٰ سے یہ بھی درخواست ہے کہ جو ادارے برباد ہو چکے ہیں میری مراد ان اداروں سے ہے کہ کوئی سسٹم نہیں تھا ۔ اس سسٹم کو revive کیا جائے ۔ اور میں چونکہ امداد باہمی کا طالب علم ہوں تو میں یہی کہوں گا کہ آپ کی صحت ،تعلیم اور یہ ساری چیزیں جو ہیں ان کا واحد حل امداد باہمی میں ہے ۔ اس کا گر میرے پاس ہے ۔ جب کبھی میری ضرورت پڑی میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے سامنے پیش کروں گا ۔ میں ایک بار پھر اپنے دل کی گہرائیوں سے جناب وزیر اعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ اور جناب سپیکر ! آپ سے شکوہ تو نہیں ۔ شکایت بھی نہیں لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ ہوا یہ ہے کہ آپ نے 1985ء کے لوگوں کو بھی ٹائم دیا ۔ آپ نے 1988ء کے لوگوں کو بھی ٹائم دیا ۔ ۔ ہم جو نئے آنے والے ہیں انشاء اللہ آپ کی Captain Ship میں وقار یونس تو ضرور بننے کی کوشش کریں گے اگر ہم محنت کریں گے ۔ ہم بھی پارلیمنٹیرین بنیں گے ۔ یہی میری آپ سے التجا ہے کہ ہمیں بھی موقع دیا جائے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب سپیکر: سیٹھ صورتا رام صاحب ۔

سیٹھ صورتا رام : جناب والا! میں آپ کے توسل سے جناب نواز شریف کو ان کے وزیر اعظم بننے پر مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ہی میں ان کا مشکور ہوں کہ انھوں نے ہمارے ہندو بھائی کو مرکز میں وزیر بنایا یہ بات میں نے پہلی بار دیکھی ہے ۔ میں جناب وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں ۔

جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ جب قائد اعظم نے قیام پاکستان کے وقت پاکستان کی بنیاد رکھی تھی تو اس وقت Scheduled caste لوگوں کی نشستیں مخصوص کی گئی تھیں اور ان Scheduled caste کی نشستوں پر لوگ وزیر رہے قیادت کرتے رہے ۔ اس کے بعد سکندر مرزا کے دور میں یہ ریت ختم کر دی گئی اور ہمارے لوگوں کے مسائل حل کرنے والا کوئی نہیں تھا اس کے بعد 1973ء کے آئین میں اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستیں رکھی گئیں ۔ لیکن ان نشستوں کا اقلیتوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا اس کے بعد اب آزادانہ اور منصفانہ جو انتخاب ہوا ہے اس میں ہم وزیر اعظم میاں نواز شریف سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اقلیتوں کے مسائل حل کریں گے اور اقلیتوں کے برابر کے حقوق بحال کریں گے اور غلام حیدر وائیں صاحب پرانے تجربہ کار ہیں اور میں سمجھتا

ہوں کہ یہ قائد اعظم کے نقش قدم پر چلیں گے اور اقلیتوں کے لئے سہولتیں فراہم کریں گے Scheduled caste اقلیت ایک ایسا فرقہ ہے ۔ جناب والا! ہندوؤں میں چار فرقے ہیں اور یہ چوتھا فرقہ ہے جس کو Scheduled cast کہتے ہیں اور ہندوستان میں اس کو ہریجن کہتے ہیں ہندوستان میں بھی اقلیتیں ہیں یہاں بھی اقلیتیں ہیں یہاں پر اقلیت کے لئے کوئی سہولتیں نہیں ہیں یہ لوگ مشکل سے اپنی زندگی گزار رہے ہیں یہ ان کے پاس کوئی مکان ہے نہ کوئی سہولت ہے نہ ہی کوئی ایسی بات ہے نہ ہی کوئی مانگتا ہے اور نہ ہی کوئی اس بارے میں بولتا ہے ۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسے کیوں ہیں وہ ابھی تک اپنے آپ کو پاکستانی ہونے کی حیثیت سے کچھ سمجھتے نہیں ہیں تو جناب والا میں موجودہ حکومت پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے ہندو اور جو Scheduled caste لوگ ہیں پنجاب میں ان کا نمائندہ ہوں ان کے لئے رہائش کی سہولتیں ، تعلیم کی سہولتیں دیں گے یہ لوگ چولستان کی زمینوں کے حقدار ہیں ان کو وہاں پر زمین الاٹ کی جائے اور تعلیم میں ان کے لئے وظائف مقرر کئے جائیں تاکہ ان کے بچے تعلیم حاصل کر سکیں ان کو برابر کا حقدار سمجھا جائے ان کا تحفظ کیا جائے تاکہ ان کو کوئی بھی آدمی تکلیف نہ دے آج کل کے دور میں ہمارے لوگوں کو تھوڑی تھوڑی بہت تکلیفیں آتی ہیں لیکن میں اس اسمبلی پر یقین رکھتا ہوں اور خاص طور پر غلام حیدر وائیں صاحب پر کہ یہ اقلیتوں کے معاملے میں دلچسپی لیں گے اور میری گزارش ہے کہ یہ اقلیتوں کے معاملے میں دلچسپی لیں گے اور میری گزارش ہے کہ یہاں پر ہمارے Scheduled caste لوگ ہیں ان کا یہ تحفظ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اور میں پاکستانی ہونے کی حیثیت سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں برابر کی نمائندگی دی ہے۔ پاکستان زندہ باد ، قائد اعظم زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب حاجی ملک گلاب خان صاحب ۔

حاجی ملک گلاب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! اور قائد ایوان غلام حیدر وائیں صاحب میں آپ کے بلا مقابلہ اور بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ! میرا تعلق پی پی 14 سے ہے اور وہ علاقہ میرے مقدر میں بنجر زمین کی رکھوالی کرنا لکھی ہے علاقے کے کئی کھیت ویران ہو گئے ہیں ۔ اگر میں کوئی غلط بات کروں تو ملک سلیم اقبال صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں اور وہ بھی اس علاقے سے انتخاب لڑ چکے ہیں میں قائد ایوان غلام حیدر وائیں صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے پنجاب کے دورے پر جب نکلیں تو اس علاقے کو ترجیحاً

پہلا موقع عطا فرمائیں اور بچشم خود اس علاقے کی پسماندگی کو ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں پندرہ میل سے لوگ پینے کے لئے پانی حاصل کرتے ہیں راستے دشوار گزار ہیں ذرائع آمدورفت محدود ہیں اور ان کے لئے......

سردار محمد اظہر خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر! جناب والا! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے۔ لہٰذا گنتی کی جائے۔

(گنتی کی گئی کورم نہیں تھا)۔

جناب سپیکر: گھنٹی بجائی جائے۔

(گھنٹیاں بجیں)

جناب سپیکر: ایوان میں کورم ہو گیا ہے۔ حاجی صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

حاجی ملک گلاب خان: جناب سپیکر میں جناب......

جناب سپیکر: حاجی صاحب آپ اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیئے گا کہ آپ قائد ایوان کو ہدیہ مبارک پیش کر رہے ہیں۔ آپ کو اپنے علاقے کے مسائل پیش کرنے کا تو بہت موقع ملے گا۔

حاجی ملک گلاب خان: جناب والا! میں تو وثوق سے یہ عرض نہیں کر سکتا کہ پھر مجھے کوئی موقع ملے بہرحال میں جناب کی خدمت میں عرض کروں گا۔......

جناب سپیکر: انشاء اللہ تعالے آپ کو موقع ملے گا۔

حاجی ملک گلاب خان: جناب میں اسی کو غنیمت سمجھ کر ان سے دو الفاظ عرض کروں گا کہ جناب والا جو لوگ وہاں سے الیکشن لڑتے ہیں انہوں نے وہاں پر عوام کی کوئی خدمت نہیں کی ہم نے الیکشن الٹے رخ لڑا ہے۔ پیر صاحب کے خلاف لڑا ہے اور اس علاقے کے وڈیروں کے خلاف لڑا ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں یہ کامیابی دی ہے اور ہم کامیاب ہوئے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس علاقے میں آپ تکلیف فرما کر اپنے قدم لے جائیں اور اس علاقے کے مسائل کو بچشم خود ملاحظہ کریں کہ ان لوگوں کے کیا مسائل ہیں، کیا تکلیفیں ہیں؟ اس پورے حلقے میں صرف ایک سڑک اب مکمل ہوئی ہے جو کمنڈ میں بنی ہے۔ لوگ اتنے دشوار گزار راستوں سے دریائے سندھ تک صبح جاتے ہیں اور

رات گئے تک پانی لے کر واپس آتے ہیں ۔ میں آپ کی خدمت میں ایک بات عرض کر دوں کہ جب گورنر جیلانی صاحب نے تلہ گنگ میں ایک جلسہ کیا تھا تو وہاں جب ایک فوجی نے کہا تھا کہ ہم تو گرمیوں میں چھٹی گزارنے ہی نہیں آتے کہ یہاں پر پانی ہی نہیں ہے ۔ جناب یہ اس علاقے کے حالات ہیں میں جناب وائیں صاحب سے یہ نہایت مودبانہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنے اس قیمتی وقت سے جو عوام کے لئے وقت نکال رہے ہیں اس علاقے کے لئے بھی وقت نکالیں اور جنڈ ' لکڑوال یا ہنڑہ سٹیشن پر قدم لے جا کر اس علاقے کے مسائل کو ملاحظہ کریں ۔

جناب سپیکر: جی چیمہ صاحب ! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ؟

چودھری محمد اعظم چیمہ: پوائنٹ آف آرڈر پر عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر: جی ارشاد فرمائیں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ: عالیجاہ ! زیادہ تر سننے والے لوگ بیٹھے ہیں اور جو صاحب تقریر کر جاتے ہیں ان کو تو کوئی مجبوری بن جاتی ہو گی ۔ میری عرض یہ ہے اور میرے سارے ممبران کی جو میں محسوس کر رہا ہوں ان کی بھی رائے یہی ہے کہ قائد حزب اختلاف کو دعوت دی جائے اور اس کے بعد قائد ایوان سے گزارش کی جائے کیونکہ اب کافی باتیں ہو گئی ہیں اور بدیہ تبریک بھی پیش ہو گیا ہے تو آپ اجازت دیں لوگوں نے اپنے حلقوں کو بھی جانا ہے ۔ ایک بج رہا ہے پھر اس کے بعد وقت بھی کم ہے ۔ تو ہماری سب کی یہ رائے ہے کہ باقی دوستوں سے معذرت کی جائے ۔

جناب سپیکر: شکریہ چیمہ صاحب ۔ حاجی صاحب آپ اپنی بات مکمل کر چکے ہیں ۔

حاجی ملک گلاب خان: جی

جناب سپیکر: شکریہ ۔۔ تو جناب اعظم چیمہ صاحب نے نہایت دانائی کے ساتھ اس وقت یہ تجویز پیش کی ہے ۔ ہمارے پاس اب کوئی مقرر باقی نہیں ہے۔

شیخ محمد طاہر رشید: جناب میں باقی ہوں ۔ میں ذرا دیر سے حاضر ہوا ہوں ۔ مجھے دو منٹ ضرور دے دیں ۔

جناب سپیکر: ایک شیخ محمد طاہر رشید صاحب دیر سے تشریف لائے ہیں پہلے ان کا نام پکارا گیا ہے

اب وہ چاہتے ہیں کہ وہ بھی دو منٹ بولیں تو شیخ صاحب ٹھیک ہے دو منٹ کے لئے آپ اپنی بات کریں۔

شیخ محمد طاہر رشید: نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر بچپن میں ایک شعر میرے دل پر کندہ کر دیا گیا تھا کہ ....

ہم لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کے
اس ملک کو رکھنا میرے بچوں سنبھال کے

الحمد اللہ آج یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم پر رب ذوالجلال والاکرام کا یہ عظیم کرم اور یہ عظیم انعام ہے کہ آج ملک کی قیادت ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے کہ جس کو بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ فخرِ پاکستان ' ایک محنت کش کا بیٹا ' ایک تاجر ' ایک صنعتکار اور ایک عام آدمی ہے کہ جس کو رب ذوالجلال والاکرام نے اس عظیم منصب تک اس کی کاوشوں سے اور اس کی محنتوں کے بعد اس کو وہاں تک پہنچایا ہے اور یہ اس فیصلے کی کڑی ہے کہ جس پر گذشتہ بیالیس سال یا تنتالیس سال سے باتیں ہوتی رہیں ۔ بڑے اور چھوٹے بھائیوں کے تضاد چلتے رہے ۔ چھوٹے صوبوں اور بڑے صوبوں کی بات ہوتی رہی ۔ الحمد للہ آج اتفاق رائے سے چاروں صوبوں نے مل کر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بڑے بھائی کو بڑے بھائی کا درجہ دیا جائے اور انہوں نے پنجاب کی قیادت کو تسلیم کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ اب تمام تر ذمہ داری پنجاب کے کاندھوں پر ہے اور خصوصاً میں یہ سمجھتا ہوں کہ غلام حیدر وائیں صاحب کے کاندھوں پر اب یہ بوجھ ہے کہ وہ یہ ثابت کر دیں کہ پنجاب حقیقی معنوں میں اب بڑے بھائی کا فعال کردار ادا کرے گا اور جہاں تک غلام حیدر وائیں صاحب کا تعلق ہے ۔ وائیں صاحب میں آپ کی خدمت اقدس میں ایک بات واضح کر دوں کہ .....

پرونا ایک تسبیح میں ہے ' یہ بکھرے ہوئے موتی
آج علاقائی تعصب کی نفرتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں ۔ آج ہم میں

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں!
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

آج اس ایوان کے اندر مختلف اظہار خیال کیا گیا لیکن جہاں تک میں سمجھ پایا ہوں کہ جو اقتدار اور جو فیصلہ آج ہوا ہے یہ فیصلہ فرش کا نہیں بلکہ عرش بریں کا فیصلہ ہے اور یقین کیجئے کہ جس وقت ظلم و بربریت کی آہ و پکار ہو رہی تھی ۔ جب آگ اور خون کی ہولی حیدر آباد اور کراچی میں کھیلی جا رہی تھی تو میں یہ سمجھ پاتا ہوں کہ عرش بریں کے پردے ہل رہے تھے اور یہ فیصلہ عرش بریں کا فیصلہ ہے کہ جس کے تحت رب ذوالجلال و والاکرام نے یہ انعام ' یہ عہدے ' یہ منصب آپ کو عطا کئے ہیں اور ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ اس کی مخلوق کی خدمت کریں ۔ اس کی مخلوق کو انصاف مہیا کریں کیونکہ رب ذوالجلال وُلاکرام کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ تو جناب والا میرا وقت بھی ختم ہو گیا۔ بہت سی باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے ۔ میں اس دعا کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عظیم منصب اور آپ کو اس عظیم چیلنج کا سامنا کرنے کی توفیق عطا فرمائے بزرگوں کی دعائیں آپ کے ساتھ رہیں اور یہ رب کا کرم ہے کہ آج درویش صفت وزیر اعلیٰ ' درویش صفت سپیکر اور درویش صفت وزیر اعظم اس پاکستان کے اندر حکمران ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

قراردادیں

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن کچھ کہنا چاہیں گے ۔ تو اس سے پہلے ایک تجویز آئی ہے کہ قبل اس کے کہ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان ہاؤس میں خطاب کریں کچھ قراردادیں ہیں جو میرے پاس آئی ہیں اور جس پر تحرک کیا گیا ہے کہ قواعد کو معطل کرتے ہوئے ان قراردادوں کو Take up کیا جائے تو میں عام طور پر قواعد کی معطلی کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا لیکن ہاؤس کی رائے پر ایسا کیا جاسکتا ہے تو آپ کی کیا رائے ہے سے کہ ان قراردادوں کو Take up کیا جائے۔

معزز ایوان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو قواعد کو معطل کرتے ہوئے ان قراردادوں کو Take up کیا جاتا ہے نمبر 1 سردار نصراللہ خان دریشک صاحب کی طرف سے قرارداد ہے تو انہیں میں دعوت دیتا ہوں ہوں کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی دلولہ انگیز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار

سردار نصر اللہ خان دریشک: "پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس میاں محمد نواز شریف صدر اسلامی جمہوری اتحاد کے انتخاب پر بطور وزیر اعظم صاحب پاکستان پر دلی اور پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ اور انہیں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے اور میاں محمد نواز شریف کی دلولہ انگیز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے ۔ اور امید کرتا ہے کہ ان کا دور خوشحال پاکستان اور قومی یکجہتی کے استحکام کا دور ثابت ہو گا ۔

میاں محمد نواز شریف نے جس جذبہ ' محنت اور بصیرت سے ' باوجود ناسازگار حالات' اسلامی جمہوری اتحاد کی رہ نمائی کا اہم فریضہ سرانجام دیا ہے ۔ انہوں نے تمام پاکستانیوں سے ' بلکہ اقوام عالم سے بجا طور پر خراج تحسین حاصل کیا ہے ۔ اسلامی جمہوری اتحاد کی عدیم المثال کامیابی ان کی فراست ' جفاکشی ' دور اندیشی اور دانشمندی کی رہین منت ہے میاں صاحب موصوف کا یہ تاریخی کارنامہ ہمیشہ ہمیشہ یاد رہے گا کہ انہوں نے بڑی جوانمردی ' ایثار اور ثابت قدمی سے گوناگوں مشکلات کے باوجود ناقابل فراموش استقامت کا عملی ثبوت فراہم کیا ہے ۔

میاں محمد نواز شریف کے وسیع اور متنوع تجربہ' سیاسی بصیرت ' غیر معمولی صلاحیت ' لازوال حب الوطنی اور اسلام سے دلی عقیدت کی بناء پر پاکستان کی تاریخ کے اس اہم موڑ پر ان کا انتخاب پاکستان کے لیے انتہائی مفید ' موثر اور موزوں ہے ۔پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس اس امر پر یقین رکھتا ہے کہ میاں صاحب موصوف کی رہ نمائی میں پاکستان میں زرعی اور صنعتی انقلاب آئے گا اور پاکستان اقوام عالم میں ممتاز اور منفرد مقام حاصل کرے گا ۔ پاکستانی قوم کو امن وامان ' عزت اور اطمینان کی زندگی میسر آئے گی اور پسماندہ طبقوں اور علاقوں کے لیے ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی ۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا کرتا ہے کہ میاں صاحب موصوف کی رہ نمائی فرمائے ۔ پاکستان کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی انکی مساعی کو کامیاب فرمائے اور پاکستانیوں میں محبت خلوص اور رواداری پیدا کرے ۔ اور قائد اعظم کے ارشادات کے مطابق اتحاد ایمان یقین اور تنظیم کی دولت سے مالا مال کرے" (آمین)

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ :۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس میاں محمد نواز شریف صدر اسلامی جمہوری اتحاد کے انتخاب پر بطور وزیر اعظم صاحب پاکستان پر دلی اور پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہے اور انہیں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے ۔ اور میاں محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے ۔ اور امید کرتا ہے کہ ان کا دور خوشحال پاکستان اور قومی یکجہتی کے استحکام کا دور ثابت ہو گا ۔

میاں محمد نواز شریف نے جس جذبہ محنت اور بصیرت سے باوجود ناسامعد حالات اسلامی جمہوری اتحاد کی رہ نمائی کا اہم فریضہ سرانجام دیا ہے ۔ انہوں نے تمام پاکستانیوں سے بلکہ اقوام عالم سے بجا طور پر خراج تحسین حاصل کیا ہے ۔ اسلامی جمہوری اتحاد کی عظیم الشال کامیابی ان کی فراست ' جفاکشی دور اندیشی اور دانشمندی کی رہین منت ہے ۔ میاں صاحب موصوف کا یہ تاریخی کارنامہ ہمیشہ ہمیشہ یاد رہے گا کہ انہوں نے بڑی جوانمردی ' ایثار اور ثابت قدمی سے گوناگوں مشکلات کے با ناقابل استقامت کا عملی ثبوت فراہم کیا ہے ۔

میاں محمد نواز شریف کے وسیع اور متنوع تجربہ ' سیاسی بصیرت ' غیر معمولی صلاحیت ' لازوال ' حب الوطنی اور اسلام سے دلی عقیدت کی بنا پر پاکستان کی تاریخ کے اس اہم موڑ پر ان کا انتخاب پاکستان کے لئے انتہائی مفید موثر اور موزوں ہے ۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس اس امر پر یقین رکھتا ہے کہ میاں صاحب موصوف کی رہ نمائی میں پاکستان میں زرعی اور صنعتی انقلاب آئے گا اور پاکستان اقوام عالم میں ممتاز اور منفرد مقام حاصل کرے گا ۔ پاکستانی قوم کو امن و امان عزت و اطمینان کی زندگی میسر آئے گی ۔ اور پسماندہ طبقوں اور علاقوں کے لیے ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی ۔

پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے کہ میاں صاحب موصوف کی رہ نمائی فرمائے ' پاکستان کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی ان کی مساعی کو کامیاب فرمائے اور پاکستانیوں میں محبت "خلوص اور رواداری پیدا کرے ۔ اور قائد اعظم کے ارشادات کے مطابق اتحاد ' ایمان یقین اور تنظیم کی دولت سے مالا مال کرے" (آمین)

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب والا! قواعد کے مطابق قرار داد کی ایک نقل ایوان میں پیش کی جاتی ہے لیکن اگر قواعد معطل کرکے قرار داد پیش کی جائے ۔ تو ظاہر ہے اسکی کوئی کاپی تو ہمیں ملنی چاہیے اگر ہماری طرف سے کوئی ترمیم تجویز کرنی ہو ' اس کے لئے تو ہمارے پاس

کوئی وقت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جس وقت کوئی قرار داد قواعد کو معطل کرکے پیش کی جاتی ہے۔ تو اس میں یہ مشکل ہو گا کہ اسکی کاپی سارے معزز اراکین میں تقسیم ہو لیکن اگر قائد حزب اختلاف چاہیں تو آئندہ ایک کاپی کم از کم قائد حزب اختلاف کو مہیا ضرور ہونی چاہیے۔

رانا اکرام ربانی: اگر ہم اس قرار داد کو اسی حالت میں پاس نہ کرنا چاہیں تو اس کے لیے آپ "ہاں" یا "نہ" کے لئے سوال کریں گے۔ جو اس کے حق میں وہ "ہاں" کہیں جو خلاف ہیں وہ "نہ" کہیں۔

جناب سپیکر: جی میں نے یہی کہا، جو اس قرار داد کے حق میں ہیں وہ "ہاں" کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ "نہ" کہیں۔

(یہ قرار داد بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئی) (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: لیکن میں اگلی قراردادں کے سلسلہ میں میں یہ تجویز کروں گا کہ قرار داد کو پیش کرنے سے پہلے جیسا کہ سابقہ روایات تھیں۔ کہ حزب اختلاف کو بھی اعتماد میں لیا جاتا رہا ہے اور ایسی قرار دادیں بغیر کسی اختلاف رائے کے منظور ہوتی رہی ہیں۔ تو آئندہ نہ صرف یہ کہ اس کی ایک نقل قائد حزب اختلاف کو مہیا کی جائے۔ بلکہ ایسی قراردادیں جو کہ رولز کو معطل کرکے ایوان میں پیش کرنی ہیں اس سلسلہ میں اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لیا جانا چاہیے۔

وزیر قانون: جی، بہتر آئندہ ایسا کریں گے

ڈاکٹر محمد شفیق چودھری: جناب سپیکر! ایسی تمام قرار دادیں یا ایسی کارروائی جو کہ معمول کے خلاف ہو اور اس کے لیے قواعد کو معطل کرنا ضروری ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر تحریک کے لیے جداگانہ طور پر تحریک پیش کی جائے کہ آیا قواعد کو معطل کیا جائے؟ اور جب ایوان منظوری دے دیتا ہے تو پھر کارروائی آگے چلائی جائے۔ کیونکہ سپیکر اسکی منظوری کا مجاز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب آپ نے غالباً سنا نہیں، میں نے یہ قرار دادیں پیش کرنے کے لیے جو قواعد کو معطل کرنے کے لیے ایوان کے سامنے پیش کیا اور ایوان سے اجازت لی تھی۔ اب دوسری قرار داد چودھری پرویز الہی کی طرف سے ہے تو اس کی نقل قائد حزب اختلاف کو مہیا کی جاسکتی ہے؟

تو میں قواعد کو معطل کرتے ہوئے اور آپ کو یہ قرار داد پیش کرنے کا اجازت دیتا ہوں ۔

صدر پاکستان اور چیف الیکشن کمشنر کی خدمت میں ہدیہ تہنیت

چودھری پرویز الٰہی: جناب والا! اس " ایوان کی رائے میں 17 اگست 1988ء کے بعد مملکت پاکستان محاذ آرائی اور پر آشوب حالات کا شکار رہی ۔ ملک کو تباہی اور بربادی سے بچانے کے لیے صدر گرامی قدر غلام اسحاق خان نے اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے 6 اگست 1990ء کو اسمبلیاں توڑنے کا جو اقدام اٹھایا اس کے توثیق نہ صرف ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے کی بلکہ اس کی تائید حالیہ انتخاب میں عوام نے بھی کر دی اور جس کے نتیجہ میں عوام کے نئے مینڈیٹ کے ساتھ منتخب حکومتیں قائم ہوئیں ہیں ۔ صدر پاکستان کے اس دانشمندانہ اقدام پر پوری قوم ممنون احسان ہے ۔ اور ہدیہ تشکر پیش کرتی ہے ۔

24 اور 27 اکتوبر 1990ء کے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخاب کے نتیجہ میں اسلامی جمہوری اتحاد اور اس کی حلیف قوتوں کو فقید المثال کامیابی حاصل ہوئی ہے اور قوم پھر اسی منزل کی طرف رواں دواں ہوگئی ہے ۔ جس کی توضیح مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ اور خالق پاکستان قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کی تھی ۔ اب قوم ایک روشن مستقبل کی طرف گامزن ہے ۔ اور انتشار اور خوف کی جگہ سکون اور امید نے لے لی ہے ۔

نیز یہ ایوان امید کرتا ہے ۔ کہ قوم موجودہ حکومت کے ذریعہ اپنی منزل بہت جلد پا لے گی ۔

یہ ایوان چیف الیکشن کمشنر اور انکے رفقائے کار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے ۔ کہ الیکشن کمشن نے قلیل مدت میں غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخاب کروا کر قوم کو دوبارہ جمہوریت کی راہ پر گامزن کرنے اور پر امن انتقال اقتدار کی آئینی ذمہ داری کو بطریق احسن سرانجام دیا ہے " ۔

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ ـــــ

"اس ایوان کی رائے میں 17 اگست 1988ء کے بعد مملکت پاکستان محاذ آرائی اور پر آشوب حالات کا شکار رہی ۔ ملک کو تباہی اور بربادی سے بچانے کے لیے صدر گرامی قدر جناب غلام اسحاق خان نے اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے 6 اگست 1990ء کو اسمبلیاں توڑنے کا جو اقدام اٹھایا اسکی توثیق نہ صرف ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے کی بلکہ اس کی تائید حالیہ انتخاب میں عوام نے بھی

کر دی ۔ اور جس کے نتیجے میں عوام کے نئے مینڈیٹ کے ساتھ منتخب حکومتیں قائم ہوئیں ہیں ۔ صدر پاکستان کے اس دانش مندانہ اقدام پر پوری قوم ممنون احسان ہے اور ہدیہ تشکر پیش کرتی ہے ۔

24 اور 27 اکتوبر 1990ء کے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے نتیجے میں اسلامی جمہوری اتحاد اور اسکی حلیف قوتوں کو فقید المثال کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ اور قوم پھر اس منزل کی طرف رواں دواں ہو گئی ہے جس کی توضیح مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ اور خالق پاکستان قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کی تھی ۔ اب قوم ایک روشن مستقبل کی طرف گامزن ہے اور انتشار اور خوف کی جگہ سکون اور امید نے لے لی ہے ۔

یہ ایوان امید کرتا ہے کہ قوم موجودہ حکومت کے ذریعے اپنی منزل بہت جلد پا لے گی ۔

نیز یہ ایوان چیف الیکشن کمشنر اور انکے رفقائے کار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ الیکشن کمشن نے قلیل مدت میں غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات کروا کر قوم کو دوبارہ جمہوریت کی راہ پر گامزن کرنے اور پر امن انتقال اقتدار کی آئینی ذمہ داری کو بطریق احسن سرانجام دیا ہے ۔

جو صاحبان اس قرار داد کے حق میں ہیں وہ "ہاں" کہیں اور ہیں وہ "نہ" کہیں ۔

(قرار داد بالاتفاق رائے منظور ہوئی)

جناب سپیکر: یہ دوسری قرار داد سید محمد یعقوب شاہ ' چودھری محمد اعظم چیمہ اور ارشاد حسین ہیٹمی صاحب کی طرف سے ہے ۔ میں اس قرار داد کو پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں ۔

بابری مسجد کی بے حرمتی اور انہدام کی سازش پر گہری تشویش کا اظہار

سید محمد یعقوب شاہ: اسمبلی کا یہ اجلاس اجودھیا میں بابری مسجد کی بے حرمتی اور انہدام کی سازش پر گہری تشویش اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے ۔ بھارت کے مسلسل دعوؤں اور ب آئین کے باوجود متعصب ہندوؤں نے تنگ نظری اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بابری مسجد ایسی تاریخی اسلامی عبادت گاہ کو مندر میں تبدیل کر دیا ہے اور اب جہاں خالق کون ومکان رب عزوجل کی وحدانیت اور کبریائی کا اعلان ہوا ہے ۔ وہاں ایک موہوم ہستی یعنی رام چندر کے بتوں کی پرستی شروع ہو چکی ہے ۔ اور اسکے بت بابری مسجد میں بھگوان بنا کر رکھ دیے ہیں اور بھارتی حکومت اس سانحہ میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کرکے بھارتی آئین کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے ۔ قول و فعل

کے اس تضاد سے بھارت اور ان کے مقتدر رہنماؤں کے سیکولر دعووں کی اصل حقیقت تمام دنیا میں آشکارا ہو گئی ہے ۔ اور بابری مسجد کی تبدیلی سے نہ صرف اسلامیان عالم کے مذہبی جذبات کو شدید اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے بلکہ اقوام عالم میں بسنے والی تمام امن پسند اقلیتوں کو کرب ناک ماحول سے دوچار کر دیا ہے ۔

لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس متفقہ طور پر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ :۔

(الف) حکومت پاکستان بھارتی حکومت کو پاکستان کے عوام کے شدید جذبات سے آگاہ کرے اور اس مذہبی جذبات کو توہین کے ضروری سدباب کے لے اقوام عالم سے اپیل کرے کہ وہ بھارتی حکومت کو اپنے آئین اور دعووں کے مطابق اس مسجد کی سابقہ تاریخی اور عدالتی حیثیت کو فوری طور پر بحال کرائے ۔

(ب) حکومت پاکستان اس سانحہ عظیم کے تدارک کی خاطر اسلامی ممالک کو اپنی آواز بلند کروانے کیلئے اپنے جذبات سے فوری آگاہ کرے اور اس سنگین معاملہ کے متعلق اسلامی کانفرنس اور غیر جانبدار ممالک کی عالمی تنظیم اور اقوام متحدہ میں مسلسل تقاضا کرے کہ اس شرمناک کارروائی کی فوری تلافی کروائی جائے ۔

(ج) بابری مسجد کا انہدام اور تبدیلی لیاقت نہرو معاہدہ کی صریحاً" خلاف ورزی ہے جس کی رو سے بھارتی حکومت مسلمانوں کی دینی عبادت گاہوں کی حفاظت کی پابند ہے۔ لہٰذا بھارتی حکومت پر اس معاہدہ کی پاسداری کے لیے پورا اخلاقی دباؤ ڈالا جائے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس پاکستانی عوام سے یہ اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سانحہ عظیم سے اشتعال میں نہ آئیں اور ہندوؤں کے تمام مندروں اور عبادت گاہوں کا پورا پورا احترام کریں تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ پاکستانی عوام باوجود مجروح جذبات اور شدید اضطراب کے عالم میں بھی اپنے پیمانہ صبر کو اب تک چھلکنے سے باز رکھے ہوئے ہے

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال ہے کہ: پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس اجودھیا میں بابری مسجد کی بے حرمتی اور انہدام کی سازش پر گہری تشویش اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے ۔ بھارت کے مسلسل دعوؤں اور بھارتی آئین کے باوجود متعصب ہندوؤں نے تنگ نظری اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بابری مسجد ایسی تاریخی اسلامی عبادت گاہ کو مندر میں تبدیل کر دیا ہے اور اب جہاں خالق کون و مکان رب عزوجل کی وحدانیت اور کبریائی کا اعلان ہوتا ہے ۔ وہاں ایک موہوم

ہستی یعنی رام چندر کے بتوں کی پرستی شروع ہو چکی ہے۔ اور اسکے بت بابری مسجد میں بھگوان بنا کر رکھ دیئے ہیں اور بھارتی حکومت اس سانحہ میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کرکے بھارتی آئین کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے۔ قول و فعل کے اس تضاد سے بھارت اور انکے مقتدر رہنماؤں کے سیکولر دعوؤں کی اصل حقیقت تمام دنیا میں آشکار ہو گئی ہے۔ اور بابری مسجد کی تبدیلی سے نہ صرف اسلامیان عالم کے مذہبی جذبات کو شدید اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے بلکہ اقوام عالم میں بسنے والی تمام امن پسند اقلیتوں کو کرب ناک ماحول سے دوچار کر دیا ہے۔

لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس متفقہ طور پر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ :-

(الف) حکومت پاکستان بھارتی حکومت کو پاکستان کے عوام کے شدید جذبات سے آگاہ کرے اور اس مذہبی جذبات کو توہین کی ضروری سدباب کے لے اقوام عالم سے اپیل کرے کہ وہ بھارتی حکومت کو اپنے آئین اور دعوؤں کے مطابق اس مسجد کی سابقہ تاریخی اور عدالتی حیثیت کو فوری طور پر بحال کرائے۔

(ب) حکومت پاکستان اس سانحہ عظیم کے تدارک کی خاطر اسلامی ممالک کو اپنی آواز بلند کروانے کیلئے اپنے جذبات سے فوری آگاہ کرے اور اس سنگین معاملہ کے متعلق اسلامی کانفرنس اور غیر جانبدار ممالک کی عالمی تنظیم اور اقوام متحدہ میں مسلسل تقاضا کرکے کہ اس شرمناک کارروائی کی فوری تلافی کروائی جائے۔

(ج) بابری مسجد کا انہدام اور تبدیلی لیاقت نہرو معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی ہے جس کی رو سے بھارتی حکومت مسلمانوں کی دینی عبادت گاہوں کی حفاظت کی پابند ہے۔ لہٰذا بھارتی حکومت پر اس معاہدہ کی پاسداری کے لیے پورا اخلاقی دباؤ ڈالا جائے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس پاکستانی عوام سے یہ اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سانحہ عظیم سے اشتعال میں نہ آئیں اور ہندوؤں کے تمام مندروں اور عبادت گاہوں کا پورا پورا احترام کریں تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ پاکستانی عوام باوجود مجروح جذبات اور شدید اضطراب کے عالم میں بھی اپنے پیمانہ صبر کو اب تک چھلکنے سے باز رکھے ہوئے ہے" جو صاحبان اس قرار داد کے حق میں وہ "ہاں" کہیں اور جو خلاف ہیں وہ "نہ" کہیں۔

(قرار داد بالاتفاق رائے منظور ہوئی)

اب میں رانا اکرام ربانی لیڈر آف اپوزیشن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اظہار خیال کریں۔

رانا اکرام ربانی: بسم اللہ الرحمن الرحیم! جناب سپیکر! میں کوئی اور بات کرنے سے قبل اعظم چیمہ صاحب کی سیاسی بصیرت کی داد دوں گا کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بہت کچھ کہنے سے روک دیا۔ جو کہنا چاہتے تھے۔ اور وہ آنے والے وقت میں ہماری تقریروں کا موضوعات بنتے۔ اس کے بعد میں اپنی پہلی بات کو ہی دہراتا ہوں کہ سب سیاسی کارکنوں کے لیے یہ بات باعث اعزاز ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کی نشست پر ایک ایسے شخص کا انتخاب ہوا ہے۔ جو بظاہر اپنے نظریات پر' اپنے نظریات سے وابستگی پر فخر کر سکتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیزیں بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

جناب والا! یہاں انتخابات کی بات بھی ہوئی قرار داد بھی پیش ہوئی' میں چاہتا ہوں تو نہیں تھا لیکن یہ بھی ریکارڈ کی درستی کے لے ضروری تھا کہ میرے پاس 9 نومبر کا "جنگ" اخبار ہے۔ مولانا فضل الرحمان کی شخصیت کسی سے اجنبی نہیں ہے اور 1988ء کے انتخابات کے بعد وہ مسلسل اسلامی جمہوری اتحاد کے سیاسی حلیف رہے ہیں۔ ان کی خبر پہ جو Objection لگا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ "فوج کو ملکی سیاست میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے' تاریخ دھاندلی پر پردہ نہیں ڈالے گی۔ انتخابات میں دھاندلی کے بارے میں ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ ہم بات کو جتنا بھی چھپانا چاہیں تاریخ اس پر پردہ نہیں ڈالے گی۔ اس سوال پر کہ کیا آپ جناب سپیکر! صدر کو بھی اس کا ذمہ دار سمجھتے ہیں؟ مولانا صاحب کا یہ جواب صدر بھی نگران حکومت کا حصہ تھے اور ان نگران حکومت کے دور میں ہمیں بھی انتخاب کا نشانہ بنایا گیا۔ مرکزی سطح پر نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے اجلاس میں جناب صدر کے خطاب پر بحث ہوتی ہے۔ میں اس مرحلہ پر یہ تجویز تو پیش نہیں کر سکتا لیکن مجھے خوشی ہوتی جناب سپیکر کہ اگر صدر پاکستان اپنی تقریر میں جہاں انہوں نے اور بہت سی اچھی اچھی باتیں کی ہیں وہ اس قوم کو یہ بھی بتا دیتے کہ جب پنجاب میں انتخابات ہوگئے۔ سپیکر کا انتخاب ہو گیا۔ ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہو گیا قائد ایوان کا انتخاب ہو گیا انہوں نے مبارکباد بھی وصول کر لیں' یہی تمام مراحل تھے سندھ کی اسمبلی بھی ان تمام مراحل سے گزر گئی۔ سرحد کی اسمبلی بھی تمام مراحل سے گزر گئی تو کیا وجہ ہے کہ بلوچستان کے عوام آج تک اپنے حق سے محروم رکھے گئے ہیں' جناب والا! میں کسی شخصیت پہ یہ الزام نہیں لگاتا لیکن بلوچستان کی ایک سیاسی شخصیت کی یہ بات ہے

حافظ سلمان بٹ: میں آپ سے یہ معلومات لینا چاہوں گا کہ کیا اس ایوان میں صدر مملکت کی

اسلامی جمہوری اتحاد سے مولانا فضل الرحمٰن کا کوئی تعلق نہیں۔

رانا اکرام ربانی: نکتہ ذاتی وضاحت ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے دوستوں نے میری بات شاید سنی نہیں اور اگر سنی ہے تو ان کی سمجھ کا قصور ہے ۔ میں نے انہیں آئی جے آئی کا عہدیدار قرار نہیں دیا تھا۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی ' آج جب کہ جناب غلام حیدر وائیں کی ذات پر بھرپور انداز میں اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے ' سپیکر کی حیثیت سے میں بھی معزز ایوان کے جذبات میں شامل ہوتے ہوئے جناب غلام حیدر وائیں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ اس وقت جب ہم انہیں بھرپور اعتماد میں مل جانے کے بعد یہاں اس معزز ایوان میں جناب غلام حیدر وائیں کی ذات کو ' ان کے Conduct کو ' ان کی سیاسی بصیرت کو ' ان کی سوجھ بوجھ کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں تو مجھے آج سے تیس پینتیس سال قبل کا غلام حیدر وائیں یاد آ رہا ہے جس نے اپنی سیاسی اور اپنی عملی زندگی کا آغاز ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے کیا ۔ انہوں نے میاں چنوں جیسے ۔۔نے قصبے میں اپنی محنت ' اپنی کاوش ' اپنی سوچ اور اپنے نظریات کو اپنا رہنما بناتے ہوئے محدود پیمانے سے لوگوں کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو سکھ د۔ ے کے لیے اپنے منصوبوں کا آغاز کیا اور ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے وہاں کام کا آغاز کیا ۔ مجھے تفصیل میں اس لئے جانا پڑ گیا ہے کہ میں نے میاں چنوں میں ان کے کام کی ابتدا بھی دیکھی ہے اور آج جس وقت یہ وزیر اعلیٰ پنجاب بن چکے ہیں ' میں نے وہاں ان کے کام کی تکمیل بھی دیکھی ہے۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ غلام حیدر وائیں صاحب ' جنہوں نے میاں چنوں جیسے چھوٹے قصبے میں ادارے قائم کئے ' اداروں کو مستحکم کیا اور ان اداروں کے توسط سے بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کا بیڑا اٹھایا ' یہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں ـــــ میں یہ کہوں گا کہ یہ اپنی ذات میں ایک ادارہ ہیں ' ایک ایسا ادارہ جو دکھیا انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) بلا شبہ غلام حیدر وائیں کی ذات کو آج وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے خراج تحسین پیش کرنا پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے لاکھوں ورکروں کو خراج تحسین پیش کرنا ہے' ان سماجی کارکنان کی جدوجہد کو سلام پیش کرنا اور ان نظریاتی کارکنوں کی جدوجہد کو سلام پیش کرنا ہے ' میں کہوں گا کہ یہ صرف غلام حیدر وائیں صاحب کی ذات کو خراج تحسین پیش کرنا نہیں ہے ۔ آج ان کے اس منصب جلیلہ پر فائز ہو جانے کے بعد میں پاکستان کے کروڑوں سیاسی کارکنوں سے یہ کہوں گا کہ جو لوگ ترقی کرنے کے لئے خدمت کرنے کے لیے ' آگے

ہے کہ آنے والے وقتوں میں بھی جب شائد ہم میں سے کوئی بھی ان نشستوں پر موجود نہ ہو ' اللہ تعالیٰ ہر قائد ایوان کو یہ توفیق دے کہ وہ ایوان کی کارروائی میں بھرپور حصہ لیں ۔ اس اسمبلی کا ریکارڈ اس چیز کا گواہ ہے اور ہم نے بھی کوشش کی ' آپ نے بھی کوشش کی وزیر قانون کی یقین دہانیاں بھی ریکارڈ پر ہیں اور ہم قائد ایوان اور ان کے رفقاء کی صورتیں دیکھنے کو ترستے رہے ۔ آج ہم نے بڑے دکھ کے ساتھ دو مرتبہ کورم کا پوائنٹ آوٹ کیا ہے ' صرف یہ جناب قائد ایوان کو دکھانے کیلئے بھی اور پنجاب کے عوام کو بتانے کیلئے بھی کہ اگر قائد ایوان کے موجودگی میں معزز اراکین اسمبلی کا intrest اسمبلی میں یہ ہے تو اگر قائد ایوان اسمبلی میں موجود نہ ہوں منسٹر ایوان میں موجود نہ ہوں تو جناب والا! کیا ہوتا ہے ہم اور آپ اس کا تجربہ بھی کر چکے ہیں ۔ میں بہرحال بات کو مختصر کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا' ہمارا سب کا متفقہ فیصلہ جو ہے' ہماری سب کی متفقہ منزل جو ہے وہ ایک خوشحال پاکستان ہے ایک خوشحال پنجاب ہے ۔ سیاسی اختلاف اپنی جگہ ' میری دعا ہے کہ اگر یہ نیک کام جناب غلام حیدر وائیں کے ہاتھوں ہی انجام پانا ہے ۔ تو ہماری دعائیں' ہماری کوششیں ' ہماری تمنائیں ان کے ساتھ ہیں ' اللہ تعالیٰ ان کو ان کے ارادوں میں کامیابی دے کہ وہ پنجاب کو ایک بار پھر وہ مقام دلائیں جو پنجاب کے پاس ماضی میں رہا اور جس کا پنجاب مستحق ہے ۔مہربانی ۔ جناب والا !

جناب سپیکر: شیخ صاحب' آپ بات کر چکے ہیں ۔

شیخ محمد طاہر: جناب والا ! میں قبلہ رانا صاحب کی معلومات میں جناب کی توسط سے کچھ اضافہ کرنا چاہتا تھا ۔

جناب سپیکر: آپ کس نکتے پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

شیخ محمد طاہر: ابھی رانا صاحب نے فرمایا ہے ــــــ

جناب سپیکر: شیخ صاحب جواب الجواب کی اجازت نہیں ہے ۔ آپ personal Explanation پر بات کر سکتے ہیں ۔ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر سکتے ہیں ۔ ایسے ہی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔

شیخ محمد طاہر: پوائنٹ آف آرڈر ۔ رانا صاحب نے ایک ایسی شخصیت کو اسلامی جمہوری اتحاد کا لیڈر فرمایا ہے جس کا اسلامی جمہوری اتحاد سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ بلکہ وہ سی او پی میں شامل تھے ۔

ذات کو زیر بحث لایا جاسکتا ہے؟ میرے خیال میں تو صدر مملکت کی ذات کو اس ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جاسکتا ۔ میں معزز قائد حزب اختلاف سے درخواست کروں گا کہ وہ محترم صدر مملکت کی ذات کو اس ایوان میں زیر بحث نہ لائیں ۔

جناب سپیکر: جی حافظ صاحب آپ کا بلا شبہ پوائنٹ آف آرڈر جائز ہے کہ

President of Pakistan and Governor's personal conduct

کو زیر بحث نہیں لایا جاسکتا ۔

رانا اکرام ربانی: جناب سپیکر! میرا یہ حق تو نہیں کہ میں اپ کی رولنگ پہ اعتراض کروں' میرے الفاظ غور سے سنے نہیں گئے اگر سنے گئے ہیں تو سمجھے نہیں گئے ۔ میں نے تو ایک تجویز دی ہے اور بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی کسی بھی رکن کا یہ حق ہے کہ اور اس کی یہ ذمہ داری بھی ہے میں نے ان کے کسی Conduct پہ اعتراض نہیں کیا ہے۔ اور نہ ہی میں ان کے کسی Conduct کو زیر بحث لانے کی بات کی' میں نے صرف یہ کہا ہے کہ اگر وہ ـــــــ

جناب سپیکر: یہ میری رولنگ آپ سن لیں ۔ میں نے حافظ سلمان بٹ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ رولنگ دی ہے کہ صدر پاکستان اور گورنر پنجاب کے Personal conduct کو اسمبلی میں زیر بحث نہیں لایا جاسکتا ۔ جی' تشریف رکھیں ۔ شیخ صاحب ۔

رانا اکرام ربانی: جناب والا! میں مختصر الفاظ میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ پاکستان کے سیاسی مسائل کی ذمہ داری بھی ان شخصیتوں پر ہے اگر وہ تھوڑی سی توجہ سے بلوچستان اسمبلی کو ان تمام مراحل سے گزار دیتے تو ملک میں ایک ایسے عمل کا آغاز ہو جاتا جس پر ماضی کی تلخ یادوں کے سائے نہ رہتے۔ بہرحال آپ کے حکم کی تعمیل میرا فرض ہے ۔ جناب غلام حیدر وائیں ایک سیاسی کارکن ہیں جناب والا! انہوں نے ایک جدوجہد کا آغاز کرنا ہے ۔ ان کی اپنی پارٹی کے لوگوں نے ان تمام مسائل کی نشاندہی کی ہے جو انہیں درپیش ہوں گے جو ان کی ٹیم کو درپیش ہوں گے ۔ ان کی شخصیت کے بارے میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا کہ فلاں سن میں فلاں وقت پر انہوں نے اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے اپنا سامان اٹھا کر میاں چنوں چلے گئے ۔ جناب والا! مجھے خوشی ہوتی کہ ان کی جماعت میں یہ اکلوتی مثال نہ ہوتی اور بھی لوگ ان اصولوں پر عمل کرتے ۔ آج جو بل پیش کئے گئے۔ گو وہ مجبوری بھی تھی لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ ایک ایسی روایت قائم کی ہے ۔ میری دعا

بڑھنے کے لئے سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے ' ہمارے پاس دنیاوی وسائل کی کمی ہے ہمارے پاس پیسے کی کمی ہے اور ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں ' آج غلام حیدر وائیں کی ذات ان لاکھوں بے وسیلہ اور کم ذرائع رکھنے والے لوگوں کے دلوں میں خدمت کی ایک شمع روشن کر دی ہے ۔ ان کے بطور وزیر اعلیٰ اس عہدہ جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد ان لوگوں کے دلوں میں ایک امنگ ' ایک ایسے ارمان اور ایک ایسی امید کی شمع روشن ہو گئی ہے کہ وہ اب وسیلوں کو ' دنیاوی ذرائع کو ہی محض عزت کا ذریعہ نہ سمجھیں گے ' بلکہ اپنی جدوجہد کو ' اپنے نظریات کو اور اپنے خلوص کو اور اپنی محنت کو عزت کا ذریعہ تصور کریں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) تو یہ پاکستان کی سیاسی زندگی میں ایک بہت بڑی Contribution ہے ' غلام حیدر وائیں جو آپ نے ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے کی ہے۔

میں یہاں اپنے بھائیوں کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے ' چند ایک باتوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے چند لوگوں کی زندگی میں اجالا کرنے کی تمنا کی ۔ خداوند تعالیٰ کی کبریائی نے ' اس کے لطف بے کراں نے ' اس کی بے پایاں عنایات نے آپ کو پنجاب کے ساڑھے پانچ کروڑ عوام کی قسمت کا کھیون ہار بنا دیا ہے۔

تو جناب وائیں ! یہ پنجاب کے ساڑھے پانچ کروڑ عوام آپ سے یہ توقع کرتے ہیں کہ پنجاب کے دور افتادہ دیہات کی جھونپڑیوں میں رہنے والے لوگوں کی جھونپڑی میں روشنی ہو گی تو پنجاب ترقی کرے گا ۔ میں آپ کے نوٹس میں آج یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی پنجاب کے پچاس فیصد سے زیادہ دیہاتوں میں بجلی کی روشنی نہیں ہے ۔ جناب قائد ایوان ! اس وقت پنجاب کی لاکھوں ایکڑ اراضی سیم اور تھور کے ہاتھوں بنجر ہو چکی ہے اور اس بنجر اراضی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ اس اراضی کو آباد کرنا ہے اور ہمیں اس میں لہلہاتی اور شاداب کھیتیاں اگانی ہیں۔ آج 1990 میں جس وقت کہ پنجاب میں بہت سے سکول قائم ہو چکے ہیں ' بہت سے مڈل سکول ' ہائی سکول اور کالج قائم ہو چکے ہیں اور تعمیر وطن پروگرام کے ڈنکے بج رہے ہیں ' آج اس وقت بھی لاکھوں کی تعداد میں پنجاب کے بچے ایسے ہیں کہ جو سکول نہیں جا رہے ' بلکہ اپنے غریب والدین کی معاونت کرنے کے لئے ان کی مدد کر رہے ہیں اور آج بھی وہ سکولوں میں نہیں جا رہے۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا کہ جو بچے آج زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہو رہے ۔ کہ وہ 20 سال کے بعد پاکستان کے کتنے ذمہ دار شہری بنیں گے اس کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ اور اس کا تصور کرتے ہیں دل خون کے آنسو روتا ہے ۔ ہم

نے ایک قوم بنا ہے تو ہم تعلیم کے بغیر قوم کیسے بنیں گے ۔ اس کے لئے لازمی تعلیم کا قانون پاس کرنا ہو گا ۔ جہاں سکول بناتا ہوں گے وہاں لازمی تعلیم کا قانون پاس کرنا ہوگا ۔ کہ پرائمری سکولوں تک یا مڈل اور ہائی سکولوں تک تعلیم کو لازمی کرنا ہو گا ۔ اور والدین کو اس سلسلے میں مجبور کرنا ہو گا کہ وہ اپنے بچوں کو سکولوں میں بھیجیں۔

اس وقت انصاف کا حصول میں کیونکا مشکل نہیں ناممکن ہے ۔ اس وقت بھی ناممکن ہے ۔ اور ایک غریب انسان اور ایک مفلوک الحال انسان جب اس سے زیادتی ہو جاتی ہے ۔ تو انصاف کا حصول اس بیچارے کے بس کی بات نہیں ہے ۔ یہ بہت بڑا چیلنج ہے ۔ یہ ایک اسلامی معاشرہ میں اور ایک فلاحی معاشرہ میں جناب قائد ایوان اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جو معاشرے انصاف سے ہٹ جاتے ہیں وہ معاشرے قائم نہیں رہا کرتے یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس کا آپ کو سامنا ہے ۔ اور انصاف کے حصول کو غریب سے غریب اور کمزور سے کمزور اور ناتواں سے ناتواں انسان کے لئے ممکن بنانا ہو گا ۔ اور اس کو آسان بنانا ہو گا ۔ آپ نے ان مسائل کو قریب سے دیکھا ہے۔ آپ پر عزم ہیں ۔ بااصول اور باہمت ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ ان مسائل پر قابو پالیں گے۔

میں اب چند باتیں اس ایوان کے بارے میں اس موقع پر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ جناب قائد آپ نے دیکھ لیا کہ قائد حزب اختلاف نے جو Point out کیا ہے کہ اس انتہائی اہم موقع پر جس وقت قائد ایوان کو اعتماد کا ووٹ مل رہا ہے اور آپ کی ذات میں زبردست . . . .

Confidence impose کیا گیا ہے اور اراکین اسمبلی اظہار خیال کر رہے ہیں اور آپ کی ذات کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ تو دو تین دفعہ کورم کے مسئلے کو اٹھایا گیا ہے ۔ اور اس وقت جبکہ ابھی وزارت سازی کے عمل سے گذر رہے ہیں ابھی آپ نے کابینہ بنانی ہے اور ابھی ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت تشویشناک بات ہے ۔ اور میں آپ سے یہ توقع کرتا ہوں اور آپ سے گذارش کرتا ہوں آپ اپنی کابینہ کی تشکیل کرتے وقت اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ جو صاحبان ہاؤس کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتے ان صاحبان کو وزارت سازی کرتے وقت آپ اپنی نظر میں رکھیئے اور مجھے یقین ہے آپ ایوان میں موجود ہوں گے تو یہ سارے معاملات طے ہو جائیں گے آپ ایوان میں موجود ہوں گے تو وزراء صاحبان کو بھی موجود رہنا پڑے گا ۔ . . . .

مشیران کو موجود رہنا پڑے گا۔ اور پارلیمانی سیکرٹریز صاحبان کو موجود رہنا پڑے گا۔ اور معزز اراکین اسمبلی کو موجود رہنا پڑے گا ۔ تو اسلئے آپکی ایوان کے معاملات میں دلچسپی لینا لازمی اور بنیادی بات ہے

اور مجھے آپ سے توقع ہے کہ آپ ایوان کے معاملات میں بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے۔

میں سمجھتا ہوں ممبران کا زبردست استحقاق سب سے بنیادی استحقاق یہ ہے اور ان اسمبلیوں میں بیٹھنے کا جو بنیادی تصور ہے وہ ایک طرف حکومت کا اور ایک طرف اپوزیشن کا وہ جواب دہی کا تصور ہے۔ جواب دہی کا تصور اور جواب لینے کا تصور اور وہ سوال و جواب کے وقفہ میں ہے۔ وہ تحریک التوائے کار میں ہے۔ وہ تحریک استحقاق میں ہے وہ حکومت کی طرف سے جواب دہی میں ہے۔ ان بنیادی باتوں سے اراکین اسمبلی کا استحقاق ہے۔ میں اس دفعہ آپکو یقین دلانا چاہتاہوں اس دفعہ ممبران کا یہ استحقاق بطور سپیکر کے میں اسکو بھرپور انداز میں پورا کرنے کی کوشش کروں گا اور میں آپ سے بھی یہ توقع کرتا ہوں کہ سوالات کے وقفے میں وزراء صاحبان کو آپ ہدایت فرمائیں گے۔ کہ وہ پوری طرح سے تیار ہو کر آئیں۔ آپ اپنے محکمہ جات کو ہدایت کریں گے۔ کہ وہ بروقت سوالات کے جوابات دیں۔ تاکہ اس ایوان میں جواب دہی کے اس مقصد میں تصور کی نگہداشت کی جا سکے۔ اور اس نظریہ کو آگے بڑھایا جا سکے اور اس پارلیمانی روایت کو آگے بڑھایا جا سکے۔

مجالس قائمہ کے بارے میں ہم نے پچھلے دور میں کافی پیش رفت کی ہے۔ مجالس قائمہ کے بارے میں پنجاب اسمبلی کی طرف سے سپیکرز کانفرنس میں یہ تجویز بھیجی۔ اسکی سعادت ہمیں نصیب ہوئی ہم نے اس کا آغاز کیا کہ مجالس قائمہ کو ایک مؤثر کردار دیا جائے۔ مجالس قائمہ کو مؤثر کردار دیئے بغیر حکومت کی جواب طلبی مناسب انداز میں نہیں ہو سکتی۔ انتظامیہ پر عوامی نمائندوں کی گرفت نہیں ہو سکتی۔ اور ایک احتسابی عمل جس سے ہمیں مسلسل گزرنا ہے۔ اس احتسابی عمل کو مؤثر انداز میں چلایا جا سکے۔ مجالس کو ہم مؤثر بنانا چاہتے ہیں۔ اس پر پچھلے 20 ماہ میں ہماری مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور نے سپیکر کی گذارش پر اس پر کافی کام کیا ہے۔ اور قواعد ترمیم کرنے کے لیے وہ مسودہ تیار ہو رہاہے۔ تو اب میں توقع کروں گا۔ آپکی زیر نگرانی قانون اور پارلیمانی امور آفیرز کی مجلس وہ مجالس قائمہ کو پوری طرح فعال اور مؤثر بنانے کے لیے اور انہیں مؤثر کردار دینے کے لئے اور اس میں یہ کہ مجالس قائمہ جس محکمہ کو چاہے وہ بلا لے۔ اور جب جی چاہے وہ معائنہ کر لے اور Suo note اس پر Cognizance لے سکے۔ ہم سٹینڈنگ کمیٹیز کو انتہائی مؤثر اور فعال بنانا چاہتے ہیں۔ جیسے ہمارے سینٹ آف پاکستان کی مجالس قائمہ مؤثر اور فعال ہیں۔ اسی انداز میں ہم پنجاب اسمبلی کی مجالس قائمہ کو مؤثر اور فعال بنانا چاہتے ہیں۔۔

میں جناب قائد ایوان آپکو آپکی ایسی مثبت پیش رفت پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے

تعمیرِ وطن پروگرام میں اپوزیشن کو پورا حصہ دیکر اپنی مثبت سوچ کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔ یہ بہت بڑا کارنامہ ہے اور جو کوئی نہ کر سکا۔ اور یہ آپکے حصے میں آیا ہے۔ میں اسکے لئے آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاسکتا ہے۔

آخر میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اجتماعی سوچ اور اجتماعی ذمہ داریاں ہی آپکو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کر سکتی ہیں۔ مجھے توقع ہے۔ آپ اس بات کی اہمیت کا احساس رکھتے ہیں۔ مشترکہ ذمہ داریاں اور اختیارات میں اور امور مملکت چلانے میں مشترکہ ذمہ داریوں کے اس تصور کو اور اجاگر کریں گے۔ اور اپنے ساتھیوں کو اپنا ہمنوا اپنا ساتھی بنا کر لے کر چلیں گے۔ انکی مشاورت سے چلیں گے۔ تو یقیناً کامرانی اور کامیابی آپکے قدم چومے گی۔۔

جناب والا! سپیکر کا غیر جانبدار رول ہمیشہ سے حکومت کے وقار میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اور حکومت کی Grace میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ بطور سپیکر میرے فرائض کی انجام دہی میں آپکی گورنمنٹ اور میرے رفقاء کار اور میرے معزز ساتھی اور اپوزیشن کے ارکان اسمبلی میری رہنمائی اور معاونت فرمائیں گے۔ تاکہ میں ایک سپیکر کی حیثیت سے انتہائی غیر جانبداری کے ساتھ انتہائی ایمانداری کے ساتھ اور پنجاب اسمبلی کی روایات کو خوبصورت سے خوبصورت تر بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکوں۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب غلام حیدر وائیں قائد ایوان اب آپ سے مخاطب ہوں گے۔

جناب قائد ایوان (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر! میرے بطور قائد ایوان کی اس تحریک پر جو کہ Vote of Confidence کے سلسلہ میں کل اس اجلاس میں پیش ہوئی اور اس کے بہت بھاری اکثریت کے ساتھ کامیاب ہونے کے بعد کل سے اس معزز ایوان کے جتنے محترم اراکین نے حزب اقتدار کے بینچوں کی طرف سے اور حزب اختلاف کے بینچوں کی طرف سے اپنے نیک خیالات اور اپنے مخلصانہ دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ مجھے مبارکباد دی ہے۔ یہ غالباً پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں کسی بھی قائد کی ان کو Vote of Confifence کے موقع پر اس قسم کے مخلصانہ خیالات کے اظہار کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ میں حزب اقتدار میں بیٹھے ہوئے تمام اپنے محترم بھائیوں اور خاص طور پر حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے قائد حزب اختلاف محترم رانا اکرام ربانی صاحب اور محترم سید چراغ اکبر شاہ صاحب کا بلکہ اسلامی جمہوری اتحاد کی تمام حلیف جماعتوں کے

منتخب اراکین صوبائی اسمبلی کا اور جناب سپیکر! آپ کے ان ارشادات کا اور اس ایوان میں تشریف فرما محترم اقلیتوں کے جذبات کا دل کی گہرائیوں سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان دو دن کے خیالات کے دوران جو بات قدر مشترک کے طور پر میں نے محسوس کی دیکھی اور سنی وہ یہ ہے کہ آپ مجھے قائد ایوان کے اس عہدہ جلیلہ پر منتخب ہونے کے ان خوشگوار لمحات پر مبارکباد اور میری کامیابی کے لیے دعا ہی نہیں فرمائی بلکہ آپ نے مجھے قریب قریب ہر میرے محترم بھائی نے اس اعزاز کے ساتھ ساتھ میرے اس عزاز کا بہت احترام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جسے ایک سیاسی کارکن کا اعزاز کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) جناب سپیکر! میں آپ کے ان خیالات سے اور اپنے بھائیوں کے ان تصورات سے حرف بحرف اتفاق کرتا ہوں کہ یہ اعزاز مجھے ہی نہیں بلکہ اسلامی جمہوری اتحاد کی تمام حلیف جماعتوں خاص طور پر پاکستان مسلم لیگ بلکہ تمام سیاسی جماعتوں کے مخلص کارکنوں کی برادری کو خراج تحسین ہے جس کو ہمارے ملک کی تاریخ میں سیاسی کارکن کہتے ہیں۔ اور جناب سپیکر! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے میرے سیاسی کارکن کے ناتے کے ساتھ ساتھ میرے ساتھ ساتھ میرے سماجی کارکن کے ناتے کا بھی ذکر فرمایا۔ اور اس ناتے سے تو میری برادری کی تعداد اور بھی اس ملک میں بڑھ جاتی ہے۔ میں آج نہ صرف اپنی جانب سے بلکہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے مخلص کارکنوں کی برادری کی جانب سے اور پاکستان میں سماجی کارکنوں کی برادری کی جانب سے آپ سب کے ان جذبات کا اور مجھے پاکستان کی سب سے بڑی منتخب نمائندہ اسمبلی کے قائد ایوان منتخب ہونے پر میں ان سب کی جانب اور اپنی جانب سے آپ کے اس تاریخی فیصلے کے عظمتوں کو سلام کرتے ہوئے۔ پاکستان کے تمام سیاسی کارکنوں ہی کی جانب سے اور پاکستان کے تمام سماجی کارکنوں ہی جانب سے ایک کارکن ہونے کے ناتے سے ان کا ایک بھائی ہونے کے ناتے سے ان کے جذبات اس اسمبلی کے تمام اراکین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے یہ گزارش کر رہا ہوں۔

کبھی تو ان کو ہمارا خیال آہی گیا
اسی امید پر ترک وفا نہ کی ہم نے

(نعرہ ہائے تحسین)

یقینی طور پر آپ حضرات نے کل سے اپنے جن جذبات کا اظہار فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ فی الحقیقت آپ نے پاکستان کے سیاسی کارکنوں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور

مجھے امید ہے کہ اگر پاکستان اور خاص طور پر پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں یہ ایک انقلابی فیصلہ ہوا ہے تو اب ہمیں اس کے نتائج بھی انقلابی طور عوام کے سامنے پیش کرنے ہونگے۔ میرے ایک بھائی نے یہاں پر ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایک انقلابی بات ہے اور یہ سوچ و فکر کے علیحدہ علیحدہ ادارے ہیں کہ انقلاب کیسے آتا ہے۔ جناب سپیکر! میری نظر میں سیاسی جماعتوں کے عروج و زوال کی داستان صرف اس بات میں چھپی ہوئی ہے کہ

اندھیروں کے مقابل آفتاب آیا ہی کرتا ہے۔

بشر بے چین ہو تو انقلاب آیا ہی کرتا ہے (نعرہ ہائے تحسین) یہ ایک مثبت تعمیری انقلاب ہے اور اس کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اب ہمیں عوام کے ان جذبوں کی عملی طور پر تصویر پیش کرنے کے لیے تیار رہنا ہو گا۔ جناب سپیکر! میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ماضی قریب کی پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں ہماری چشم گنہگار نے یہ بھی دیکھا کہ 1985ء کی اسمبلی جس کی آئینی میعاد پانچ سال تھی وہ تین سال میں ختم ہوئی اور جناب سپیکر! 1988ء کی اسمبلیاں جن کی آئینی میعاد پانچ سال تھی۔ وہ دو سال سے بھی کم عرصہ میں ختم ہو گئیں۔ پاکستان کے سب سے بڑے منتخب جمہوری ادارے کے قائد ایوان ہونے کی حیثیت سے میرا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ میں پاکستان میں جمہوری اور آئینی تقاضوں کے مطابق آپ کے تعاون، آپ کی سرپرستی اور آپ کی رہ نمائی میں جناب سپیکر! اس بات کو یقینی بناؤں کہ آپ کے حسن کردار کی نتیجے میں ان اسمبلیوں کی میعاد پانچ سال سے ایک دن بھی کم نہیں ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور اس جدوجہد کیلئے مجھے اس ایوان کے دونوں طرف بیٹھے ہوئے اور تشریف فرما اراکین حزب اقتدار اور اراکین حزب اختلاف کی مثبت اور تعمیر رہ نمائی اور ان کی سرپرستی اور تعاون درکار ہو گا۔ ہمیں پاکستان خاص طور پر پنجاب کے اس پارلیمانی ادارے کی آئندہ کی تاریخ میں ان مثالوں کو دہرانے کا موقع نہیں دینا ہو گا۔ جن مثالوں نے ماضی کی اسمبلیوں کو توڑنے کے مواقع فراہم کئے ہیں۔ میرے خیال میں اس اسمبلی کے حوالے سے سب سے پہلا میرا فرض یہ بنتا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس ایوان میں تشریف فرما میرے محترم نمائندگان کی سرپرستی اور رہ نمائی میں ہم نے صرف ان اسمبلیوں کی طبعی مدت کو یقینی بنائیں گے بلکہ آئندہ جمہوری روایات سے پاکستان میں مبہم اور اس غیر یقینی صورتحال کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لیے آگے قدم بڑھانے کا کارنامہ سرانجام دیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے آج کے اتنے بڑے mandate کے نتیجے میں اس بات کا بڑی شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ میرے فاضل اراکین اسمبلی ہال ہی میں اپنی انتخابی مہم ختم کرکے اپنے اپنے علاقوں سے یہاں تشریف لائے ہیں اور جب یہ اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں اپنے دیہاتی علاقوں میں گئے اپنے دیہاتوں کی ان جھگیوں میں گئے ۔ جہاں تاریکیاں بس رہی تھیں ' وہاں گئے جہاں تاریکیوں کے انبار لگے ہوئے ہیں اور ان گلیوں میں گئے جو غلاظتوں کے ڈھیر کی وجہ سے پہچانی جاتی ہیں تو وہاں انہوں نے اپنی انتخابی مہم کے دوران پاکستان اور پنجاب میں بسنے والے باشعور کسانوں ' کاشتکاروں ' محنت کشوں اور نوجوانوں ' بھائیوں اور بہنوں ' ماؤں اور بزرگوں سے بہت سی باتیں سنیں -----

Mr Speaker: Time is extended for 15 minutes.

جناب قائد ایوان: بہت سی باتیں سنیں اور ان کے خیالات کو بہت قریب سے دیکھا تو جناب والا! انہوں نے ہمیں کیا کہا جناب سپیکر! میں یہ محسوس کرتا ہوں جو کچھ بھی انہوں نے ہمیں کہا ۔ انہوں نے پنجاب کو امن و امان کا گہوارہ بنانے کی تمنا کی۔ انہوں نے پنجاب میں شرافت کی حکمرانی کیلئے ہمیں استدعا کی ۔ انہوں نے اپنی غربت مایوسیوں اور محرومیوں کو ختم کرنے کی استدعا کی انہوں نے اپنی جھگیوں کی تاریکیوں کو ختم کرنے اور تعلیم کی ابتدائی ضرورتیں فراہم کرنے کی استدعا کی اور میری ماؤں اور بہنوں نے جن کے بچے داخلہ محض اس بنا پر نہیں حاصل کرسکتے کیونکہ وہ بے وسیلہ ہیں انہوں نے اپنے بچوں کو استحقاق کی بنا پر داخلے فراہم کرنے کی استدعا کی اور انہوں نے دیہاتوں کے کسانوں اور شہریوں کے محنت کشوں نے اپنی کمزوری اور ناتوانی کو آپ کے آگے پھیلاتے ہوئے آپ سے یہ کہا کہ میرا بیٹا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہے ۔ مگر اسے نوکری محض اس لیے نہیں مل رہی کیونکہ اس کے پاس کوئی بڑی سفارش نہیں ہے ۔ تو ان کی ان محرومیوں اور مایوسیوں کو ختم کرنے اور ان کی خدمات اور اپنے اپنے علاقے کی خدمت کرنے کیلئے کوئی تاج محل اپنے اپنے ذہنوں میں بنایا ہو گا اور میں اس بات کا شدت سے احساس کر رہا ہوں کہ آپ اپنے اپنے علاقے کی قسمت سنوارنے ان کو روشنیوں میں تبدیل کرنے اور ان کی محرومیوں کو ختم نہیں تو کم کرنے کیلئے تاج محل بنا کر اس ایوان میں تشریف لائے ہیں اور وہاں پر جھگیوں میں بیٹھے ہوئے ہمارے باشعور بھائیوں نے جو استدعا کی ہے وہ تو یہی ہے کہ ہماری محرومیوں اور مایوسیوں اور ہماری پسماندگی کو کم کرنے کی کوشش کیجئے ۔ جناب سپیکر! میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کہ ان رائے دہندگان جنہوں نے 1988ء کے بعد آج اپنی سیاسی شعور کی بصیرت کا بہت بڑا تاریخی فیصلہ دیا ہے انہوں نے ہم سے کوئی بڑی چیز نہیں مانگی انہوں

نے ہمیں مجموعی طور پر اس بات کیلئے کہا ہے کہ جناب سپیکر! میرے خیال میں انہوں نے ہم سے ایک ہی بات کہی ہے اور انہوں نے اس لئے گزارش کی ہے کہ اور تمنا کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ

ہم نے غم سے نجات مانگی تھی لہلہاتی بہار مانگی تھی
دینے والے یہ برہمی کیسی میں نے کیاکائنات مانگی تھی

آج کے اس ایوان میں تشریف فرما میرے بزرگو اور نوجوانو اور جوان عزم اور جوان جذبے کے ساتھ تشریف لانے والے اراکین اسمبلی ان تمام سپنوں اور تاج محلوں کا محور یہی ایک ہے کہ آؤ سب مل کر پنجاب کی ان مایوسیوں اور پسماندگیوں اور تاریکیوں کو ختم کرنے کیلئے ایک نئے دور کا آغاز کریں اور میں انشاء اللہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اور اس معزز ایوان کے معزز منتخب نمائندگان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے حلقہ نیابت میں آپ کے علاقے کی پسماندگی اور تاریکیوں کو دور کرنے کے لیے میں اپنی جان لڑا دونگا (نعرہ ہائے تحسین) ۔ یہ میرا آپ کے ساتھ دوسرا وعدہ ہے اور امید کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کی بھرپور رہ نمائی اور سرپرستی کا اعزاز مجھے حاصل رہے گا ۔ آج آپ نے مجھے بڑی شفقت اور عنایت کے ساتھ میرے قائد ایوان ہونے کیلئے اپنا ووٹ بڑی اکثریت سے دیا ہے اور آپ نے میرے ساتھ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا ناتا قائم کیا ہے میں اس پر آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ لیکن میں ایک بات نہایت عجزو انکساری کے ساتھ عرض کروں گا اور یہ بات مجھے آپ کے کان میں کہنی چاہیے تھی کہ میرے محترم معزز اراکین صوبائی اسمبلی آپ نے میرے ساتھ ایک رکن صوبائی اسمبلی میرے ساتھ قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ کا ناتا جوڑا ہے آؤ میرے ساتھ ایک سیاسی کارکن اور نظریاتی کارکن ہونے کا ناتا جوڑنے کا بھی فیصلہ کرو ۔ ــــــــــ اور شاید یہ آسان بات ہے یا مشکل بات ہے سوچ سمجھ کر اس کا فیصلہ کر لو اور اگر اس کا فیصلہ کر لو تو پھر اس فیصلے کے پس منظر میں ' میں آپ سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ

ہم فقیروں سے دوستی کر لو
گر سکھا دیں گے بادشاہی کا

ایک سیاسی کارکن ہونے کی حیثیت سے اس کی خدمات کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ سیاسی کارکن اپنی ذمہ داریوں کو پورے خلوص ' پوری محنت کے ساتھ سرانجام دیتا رہے ۔ کبھی حقوق کی تمنا نہ کرے ۔ کبھی حقوق کی آرزو نہ کرے اور راز کی بات یہ ہے کہ اگر ایک ایک کارکن ہونے کی حیثیت سے تم اپنی

ذمہ داریوں کو خلوص سے ' بھرپور انداز سے پورا کرو گے تو پھر حقوق آپ کو نہیں مانگنے پڑیں گے بلکہ حقوق خود چل کر آپ کے دروازے پر دستک دیں گے (نعرہ ہائے تحسین)

میں آج پاکستان کے اس سب سے بڑے منتخب جمہوری ادارہ کے اپنے منتخب اراکین جن کی بہت بھاری تعداد اسلامی جمہوری اتحاد کی حلیف جماعتوں اور اس کی بہت تعداد پاکستان مسلم لیگ کے اراکین سے منسوب ہے ' ان سے وابستہ ہے ان سے گزارش کر رہا ہوں کہ پاکستان کے عوام نے اور خاص طور پر پنجاب کے عوام نے اس دفعہ جو تاریخی اور مثبت فیصلہ دیا ہے اس کے نتیجے میں اپنی سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں کو فعال اور متحرک بنانے کا عہد کرو۔

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب میرے راز داں اور بھی ہیں

اب تو ماشاء اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر گاؤں میں ' ہر قریہ میں جواں عزم رازداں دیئے ہیں لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی ان سرگرمیوں میں اپنی اپنی جماعت کی سرگرمیوں کو فعال اور متحرک بنانے کے لئے بھی اپنے علاقوں میں اس تحریک کا آغاز کریں۔ یہ دن روز روز نہیں آیا کرتے اور یہ بات آپ کو ہی نہیں حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں سے بھی گزارش کر رہا ہوں کہ اس ملک میں جمہوری عمل ہر قیمت پر جاری و ساری رہنا چاہیے۔ کون آتا ہے کون جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے بعد اس کا فیصلہ کرنے والے ہم نہیں ہیں پاکستان کے عوام ہیں۔ اور ان کی نظریں ہم سے زیادہ باشعور ثابت ہوئی ہیں۔ وہ خاموشی کے ساتھ ہر بات دیکھتے ہیں اور فیصلہ درست کرتے ہیں او ان کے اس درست فیصلے کو سب مل کر ہدیہ سلام پیش کریں اور اس بات کا عہد کریں کہ جس بات کی انہوں نے ہم سے توقع کی ہے اب بہت جلد وقت ضائع کئے بغیر ہمیں اس کا آغاز کرنا ہو گا۔

میرے دوستوں' میرے بھائیوں' میرے معزز اراکین اسمبلی میں انشاء اللہ بہت جلد آپ کی رہ نمائی میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے آپ سے رہ نما اصول حاصل کروں گا اور اس سلسلے کو آگے بڑھانے کے لئے ہم انشاء اللہ پنجاب میں انتظامی ' ترقیاتی ' سماجی اور جمہوری روایات کے ایسے چراغ روشن کرنے کی کوشش کریں گے جس سے اور بھی بہت سے چراغ فروزاں ہوں اور اس سلسلے میں مجھے آپ ہی کا نہیں' اسلامی جمہوری اتحاد کی تمام حلیف جماعتوں کے تمام معزز اراکین اور اقلیتوں کے بھائیوں ہی کا نہیں بلکہ مجھے حزب اختلاف میں تشریف فرما اپنے محترم قائد حزب اختلاف

اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کا بھی بھرپور تعاون درکار ہے اور انشاء اللہ اس سلسلے میں ہم عملی طور پر مثبت پیش رفت کریں گے۔

آج کے اس موقع پر میں اس سے آگے بڑھنا نہیں چاہتا تھا لیکن محترم بھائی قائد حزب اختلاف نے اپنے ارشادات کے دوران ایک بات کا تذکرہ کیا ہے اور چونکہ وہ انتخاب کے متعلق ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں میں جناب سپیکر! چند باتیں گزارش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ میرے محترم قائد حزب اختلاف نے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کی ذات بابرکات کے حوالے سے ان انتخاب میں نام نہاد دھاندلیوں کی بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کتنی دیر میں آپ اپنی بات ختم کرلیں گے تاکہ اس کے مطابق میں ٹائم بڑھا لوں۔

جناب غلام حیدر وائیں (وزیر اعلیٰ) زیادہ سے زیادہ دس منٹ

MR. SPEAKER: Time is further extended for ten minutes.

جناب قائد ایوان: مولانا فضل الرحمن صاحب کے ان حالیہ انتخابات میں نام نہاد دھاندلیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ بنیادی طور پر میرے محترم بھائی قائد حزب اختلاف نے جس شخصیت کا ذکر فرمایا ہے۔ میں ان کا بےحد نہایت احترام کرتا ہوں اور میں اس بات کا بھی اقرار کر رہا ہوں کہ بقول حزب اختلاف جو بات، جناب سپیکر، انہوں نے کی ہے تو میں اس کا اقرار کرکے آگے چل رہا ہوں کہ آپ کہتے ہیں تو پھر سچ کہتے ہوں گے۔ مولانا فضل الرحمن صاحب کی دھاندلیوں کے بارے میں، میں جناب سپیکر یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ محترم مولانا فضل الرحمٰن صاحب ان انتخابات میں ڈیرہ اسماعیل خان کے حلقہ این اے 18 سے کامیاب نہیں ہوئے اور بقول ان کے اگر ان کے ساتھ کوئی دھاندلی ہوئی ہے تو وہ دھاندلی اسلامی جمہوری اتحاد نے نہیں کی بلکہ وہاں پر تو (پیپلزپارٹی) پی ڈی اے کے امیدوار نے ان کو ہرایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

فضل کریم کنڈی صاحب پی ڈی اے کے امیدوار تھے اور انہوں نے مولانا فضل الرحمن صاحب کو شکست دی ہے تو میں یہی بات کہہ کر آگے چلتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں تو پھر سچ ہی کہتے ہوں گے۔

جناب سپیکر! ہماری جمہوری تاریخ کا ایک تلخ باب یہ بھی ہے کہ انتخاب کے انعقاد کے بعد ہارنے والوں نے شکست کو قبول نہیں کیا اور جیتنے والوں نے بھی یہ خیال نہیں کیا کہ کامیاب ہونے کے بعد

حزب اختلاف کا کردار بھی اس ملک میں اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ حزب اقتدار کا ہے۔ جناب سپیکر ہماری اس پارلیمانی تاریخ کی یہ تلخ بات بھی ہماری جمہوری تاریخ کے صفحات پر منعکس ہے کہ یہاں پر ایسے ہی لمحات آئے جب حزب اختلاف کے اصحاب کو ٹانگوں اور ہاتھوں سے اٹھا کر اسمبلیوں سے باہر پھینک دیا گیا اور ہم نے توازن کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور توازن کو ہاتھ سے چھوٹنے کا جو نتیجہ نکلا اس کو قوم نے کس کرب کے ساتھ بھگتا۔

جناب سپیکر! ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم اقتدار میں آکر بھی اور اکثر دفعہ حزب اختلاف کا کردار ادا کرتے ہوئے بھی توازن کو قائم نہیں رکھتے مگر اس سلسلے میں مجھے ہمیشہ بہادر شاہ ظفر یاد آتے ہیں۔ انہوں نے ایسے ہی لمحات کے لئے بڑا خوب ارشاد فرمایا تھا کہ ــــــ

ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا ہو وہ کتنا ہی صاحب فہم و ذکاء
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

(نعرہ ہائے تحسین)

انشاء اللہ ہم یہ کوشش کریں گے کہ ہم پاکستان کی جمہوری روایات میں روشن چراغ فروزاں کریں اور ہم آج کی اس مجلس کے اختتام کے بعد اپنا وقت ضائع کئے بغیر پنجاب کے دیہاتوں اور پنجاب کے شہروں اور قصبوں میں پنجاب کے کسانوں، پنجاب کے نوجوانوں کو خوشحال پاکستان اور تعمیر پاکستان کی سرگرمیوں میں عملی طور پر شامل کرنے کے لئے ایک نئے دور کا آغاز کریں گے اور اس سلسلہ میں انشاء اللہ میں بہت جلد آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کے بعد اپنے ان اقدامات کا بہت جلد اعلان کروں گا۔ جن کو ہم اپنا پروگرام کا نام دے کر آگے بڑھیں گے اس سلسلہ میں انشاء اللہ قائد اسلامی جمہوری اتحاد پاکستان جناب میاں نواز شریف صاحب کے اس پہلے قوم سے خطاب کے دوران انہوں نے جو پالیسیز ارشاد فرمائیں، وہ خواہ صنعتی پالیسی کے سلسلہ میں ہوں تعلیم کے سلسلہ میں ہوں۔ خواہ قومی مفاد کے کسی معاملات کے سلسلہ میں ہوں یا بے روزگاری کے سلسلہ میں ہوں ہم ان کو انشاء اللہ اپنے پروگرام کا محور بنا کر ان کے خطاب کی ان پالیسوں کو اپنے پروگرام کا مرکزی کردار بنائیں گے اور انشاء اللہ ایک ایسے دور کا آغاز کریں گے۔ جس سے ایک غریب کسان، ایک کاشتکار اور ایک محنت کش یہ محسوس کرے کہ اس نے اپنا ووٹ دینے میں غلطی نہیں کی۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر اپنے تمام حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں تشریف فرما اراکین کا اسلامی جمہوری اتحاد کی تمام حلیف جماعتوں کے تمام ساتھیوں کا اپنے اقلیتی بھائیوں کا اور جناب سپیکر آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس قرار داد اعتماد کو اتنی بھاری اکثریت کے ساتھ کامیاب کرنے پر ایک بار پھر آپ کا دل گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پاکستان پائندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

MR. SPEAKER : I now red the following order of the Governor of the Punhab : -

"In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with effect from Sunday the 11th November, 1990 after the completion of the business on that day."

خدا حافظ

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کی گئی)